فلولا نفر من کل فرقة منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین
بتوفیق حضرت ذو الجلال رساله مسمی به

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلواۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین **اما بعد** مخفی ومحتجب نرہے جمیع مومنین متدینین پر کہ بندۂ حقیر خادم شریعت نبوی سید ابوالحسن الحسینی ابن مرحوم ومغفور سید نیاز الحسن الحسینی حشرہما اللہ مع موالیہما الاکرمین نے بحسب التماس بعض مومنین مقدسین کے یہہ رسالہ مختصرہ چند مسائل واحکام شرعیہ مین بحسب فتوائے سرکار حجتہ الاسلام والمسلمین آیتہ اللہ فی العالمین اکمل الفقہاء والمجتہدین آغا شیخ محمد حسن مامغانی مد اللہ ظلہ العالی کے زبان اردو مین تحریر کیاہے تاکہ فائدہ ونفع اوسکا عام ہووے

اور میرے لئے بروز قیامت وسیلۂ نجات ہوے اور نام اس رسالہ کا **مخزن طہارات** رکھا ہے وَ اَسْئَلُ اللّٰہَ اَنْ یَجْعَلَھَا وَسِیلَۃً اِلٰی جَنَّتِہٖ وَذَرِیْعَۃً اِلٰی رَحْمَتِہٖ اور یہہ رسالہ مشتمل ہے ایک مقدمہ اور چند ابواب پر مقدمہ بیان مین تقلید اور اوس کے احکام مین ہے جاننا چاہئیے کہ مراد تقلید سے عمل کرنا ہے قول پر شخص غیر کے بدون مطالبہ دلیل و برہان کے اور صرف یاد کرنا مسائل کا بدون عمل کے تقلید کے ثبوت مین کفایت نہین کرتا ہے اور جاننا چاہئیے کہ اجتہاد واجب عینی نہین ہے یعنے ہر ہر مکلف پر تحصیل اجتہاد کرنا لازم نہین ہے بلکہ اجتہاد واجب کفائے ہے باین معنی کہ اجتہاد سے ایک شخص کے یا اجتہاد سے ایک جماعت کے تحصیل اجتہاد دوسرے اشخاص سے ساقط ہے اور جائز ہے اون کے واسطے تقلید کرنا۔

مطلب اول معین و منحصر نہین ہے مکلف پر اجتہاد یا تقلید کرنا بلکہ عمل باحتیاط کرنا یا امکان جائز ہے اور اس مسئلہ مین تین مقام ہین۔

اول یہہ کہ اگر کوئی شخص ترک اجتہاد و تقلید کرے اور موافق احتیاط کے عمل کرے عمل اوسکا صحیح ہے اور قضا و اعادہ اوس سے ساقط ہے اور وجہ اوس کے یہہ ہے کہ اجتہاد و تقلید واجب ہین۔ من باب المقدمہ بجہت امتثال احکام شرعیہ کے پس بہ مجرد

وصول حکم واقعی پر اور اوس کے امتثال کرنے سے تکلیف مقدمہ
کی ساقط ہو جاتی ہے خواہ وصول حکم واقعی پر بواسطہ احتیاط کے
ہوئے یا یہہ کہ اپنے عمل کو بدون استناد طرف اجتہاد و تقلید
کے بقصد قربت بجالاوے و بعد از عمل جبکہ منکشف ہوے کہ عمل
اوسکا مطابق واقع کے ہوا ہے یا یہہ کہ مطابق فتوی کسی مجتہد
کے ہوا ہے کہ جسکی تقلید کرنا لازم تھی پس ہر دو صورت مین عمل
اوسکا صحیح ہے بشرطیکہ بقصد قربت بجالایا ہوے پس معلوم ہوا
کہ عمل باحتیاط با امکان اجتہاد و تقلید جائز ہے ولکن لازم ہے
مکلف پر کہ مسئلہ جواز عمل باحتیاط مین خود اجتہاد کرے یا تقلید کسی
مجتہد کے کرے جو کہ عمل باحتیاط کو جائز جانتا ہوے پس اگر کوئی شخص
عمل باحتیاط کرے بدون اجتہاد یا تقلید کے عمل اوسکا لغو و باطل ہے
مقام دوم۔ اگر کوئی شخص ترک اجتہاد یا ترک تقلید کرے اور
احتیاط پر عمل کرے بحسب طریقۂ مذکور کے مستحق عقاب الٰہی نہین
ہے ہان اگر کوئی شخص تقلید و اجتہاد کو ترک کرے اور عمل باحتیاط
کو بھی نکرے و بدون بصیرت عمل کرے پس اگر عمل اوسکا مخالف
حکم الٰہی ہوے اور تحصیل مین حکم شرعی کے اوس نے تقصیر کی ہوے
مستحق عذاب و عقاب الٰہی کا ہوگا۔
مقام سوم۔ تارک اجتہاد و تقلید جس عمل پر اقدام کرے اگر وہ از
قبیل عبادات نہ ہوے بلکہ از قبیل معاملات ہوے اور مطابق واقع

کے بھی ہوے پس اوس کی صحت مین کسی طرحکا اشکال نہین ہان
اس مقام مین اشکال جو ہے وہ یہہ ہے کہ بعداز وقوع معاملہ
وقبل از تحصیل حکم واقعی کے جائز نہین ہے واسطے مکلف کے
کہ آثار معاملہ کو مترتب کرے مثلاً اگر کوئی شخص بدون اجتہاد وتقلید
کے کسی عورت سے نکاح کرے عقد فارسی مین پس اوس کو جائز
نہین ہے قبل از حاصل کرنے حکم شرعی کے کسی مجتہد سے استمتاع
اوس عورت سے حاصل کرے اور جاننا چاہیئے کہ سابقاً جو کچھہ
کہ مذکور ہوا ہے حکم جواز عمل باحتیاط در صورت مستلزم نہونے
تکرار عمل کے ہے مثلاً بعد حمد کے آیا سورہ پڑھنا واجب ہے
یا مستحب اسمین اختلاف ہے پس اگر مکلف بنا بر احتیاط سورہ کو
بعد حمد کے بقصد قربت پڑہے اور نیت وجوب سورہ یا استحباب
سورہ کے نکرے عمل اس کا صحیح ہے اور عمل باحتیاط جو کہ مستلزم
تکرار عمل ہوے اوس کی دو صورتین ہین۔

صورت اول یہہ ہے کہ مکلف قادر نہ ہوے تحصیل حکم
شرعی واقعی پر بطریق علم یا بطریق ظن معتبر شرعی کے پس اسصورت
مین کوئی شبہہ جواز عمل باحتیاط وحسن احتیاط مین نہین ہے اور
صورت دوم یہہ ہے کہ مکلف قادر ومتمکن ہوے تحصیل
حکم شرعی پر وباوجود تمکن تحصیل نکرے اور عمل باحتیاط بروجہ تکرار
بجالاوے مثلاً لباس مکلف بجنس ہوے اور منحصر ہوے یعنے

سوا اسے اوس لباس نجس کے دوسرا لباس طاہر نہ ہووے پس وہ شخص بدون سوال حکم شرعی کے کسی مجتہد سے ایک دفعہ نماز اوس لباس نجس مین بجالاوے اور بعد دفعہ دوم اوس لباس کو اتار کرکے برہنہ نماز پڑھے پس اس صورت مین یہہ عمل باحتیاط بوجہہ تکرار کے باطل ہے۔

مطلب دوم۔ بیان مین مسائل مہمہ کے ہے۔

مسئلہ اول یہہ ہے کہ اگر مجتہد مرجاوے اور مقلد مجتہد کی موت سے مطلع و آگاہ ہوے بعد گذرنے زمان کثیر کے پس جو کچھہ اعمال کہ مقلد نے موافق راے مجتہد کے اوس مدت مین بجالایا ہے وہ صحیح ہے اور قضا اوس کی لازم نہین ہے۔

مسئلہ دوم یہہ ہے کہ جس وقت خبر وفات مجتہد کی پہونچے اور مقلد کو علم یا مظنہ اوس کا حاصل نہ ہووے پس اس صورت مین تکلیف اوس کی باقی رہنا ہے تقلید پر مجتہد کے اور اسی طرح سے ہے تکلیف اوس شخص کی کہ جسکو ظن بہ موت مجتہد حاصل ہووے غیر طریق معتبر شرعی سے۔

مسئلہ سوم۔ اگر مقلد کو معلوم ہووے کہ مجتہد نے اپنی راے سابق سے کسی مسئلہ مین رجوع کیا ہے واجب ہے اوسپر کہ رجوع کرے طرف راے دوم مجتہد کے اور جائز نہین ہے کہ باقی رہے اوس کی راے سابق پر اور اگر شک رکھتا ہووے تغیر راے مجتہد

مین رجوع کرنا اس صورت مین واجب نہین ہے اور اسی طرح سے
حکم مظنہ کا ہے جبکہ ظن بطریق غیر معتبر شرعی سے حاصل ہو۔
مسئلہ چہارم۔ اگر رجوع کرے مجتہد اپنے فتواے
سابق سے منتقض[۱] ہو جاتا ہے حکم اوس فتوی کا بالنسبت اعمال
مابعد کے حق مین اوس مجتہد و مقلد کے پس بعد رجوع مجتہد کے
عمل کرنا موافق فتواے سابق جائز نہین ہے مثلاً ہرگاہ مجتہد عقد
فارسی کو اول جائز جانتا تھا و بعد ازان راے سابق سے رجوع
کیا اور اب بنا بر فتوی حال کے عقد فارسی کو جائز نہین جانتا
ہے پس بعد رجوع مجتہد عقد فارسی کا واقع کرنا جائز نہین ہے
ولکن اشکال اس مقام مین یہہ ہے کہ بحسب فتوی سابق کے جو عمل
کیا تھا بعد رجوع مجتہد کے آثار اوس عمل کے باقی رہتے ہین
یا منتقض[۲] ہو جاتے ہین اسمین مابین علما کے اختلاف ہے مثلاً
اگر کسی عورت سے نکاح کرے اور عقد فارسی مین واقع کرے۔
بحسب راے سابق مجتہد کے پس بعد از رجوع مجتہد کے اوس
عورت سے استمتاع جائز ہے یا جائز نہین اور وہ عورت حرام
ہو جاتی ہے شوہر پر یا حرام نہین ہوتی محل کلام ہے و اختلاف
ہے مابین علما کے اور نزدیک جناب سرکار حجۃ الاسلام آغا
شیخ محمد حسن مامعانی دام ظلہ العالی کے مثال مذکور مین حرمت
استمتاع متحقق نہین ہوتی ہے یعنے وہ زوجہ اپنے شوہر پر حرام

۱ یعنی ٹوٹ جاتا ہے
۲ یعنی ٹوٹ جاتے ہین

نہین ہوتی ہے اور اسی طرح سے حکم تمام عقدون کا ہے مثل بیع
و شرا کے اور یہی حکم طلاق و عتق وغیرہ کا ہے ولکن دیگر احکام
کے آثار منتقض ہو جاتے ہین مثل اس کے کہ اول مجتہد غسالہ کو
طاہر جانتا تھا بعدہ راے سابق سے رجوع کیا اور اب نجس جانتا
ہے پس چاہیئے کہ جمیع اشیا کو کہ جس سے غسالہ نے ملاقات کی
ہے زمان حکم طہارت مین بعد تغیر راے اوس مجتہد کے تطہیر کرے
خواہ مقلد ہووے یا خود مجتہد ہووے۔

فائدہ - جاننا چاہیئے کہ مجتہد مفتی مین چند شروط معتبر ہین پس
جبکہ یہہ شرائط اوسمین موجود ہون تقلید اوس کی جائز ہوتی ہے
شرط اول یہہ ہے کہ مفتی بالغ ہووے - **دوم** یہہ کہ عاقل ہووے
سوم یہہ ہے کہ ایمان رکھتا ہووے باین معنی کہ اثنا عشری ہووے
پس اگر کافر ہووے یا بعض ائمہ علیہم السلام کی امامت کا منکر ہووے
تقلید اوس کی جائز نہین ہے **چہارم** یہہ ہے کہ عادل ہووے
پس تقلید فاسق کی جائز نہین اگرچہ اوس کے قول سے علم و یقین
حاصل ہووے اوس کے صدق راے کا اور عدالت مفتی درحال
عمل مقلد شرط ہے - پس اگر بوقت اخذ کرنے مسائل کے مفتی فاسق
ہووے اور مقلد کو حاجت اون مسائل پر عمل کرنے کی ایک مدت
تک نہ ہووے پس بعد توبہ کرنے اوس مجتہد کے اپنے فسق سے اور
حصول عدالت کے مقلد اون مسائل پر عمل کرسکتا ہے و اگر بوقت

اخذ کرنے مسائل کے مجتہد عادل ہوے و بعد بوقت عمل مقلد اون مسائل پر مفتی فاسق ہو جاوے عمل کرنا مقلد کا اون مسائل پر جائز نہین ہے۔ **شرط پنجم** یہہ ہے کہ مفتی ولد الزنا نہوے **شرط ششم** یہہ ہے کہ حفظ و یاد اوس کی متعارف مردم سے کم نہ ہوے۔ پس اگر کثیر السہو ہوے اس طرح پر کہ متعارف مردم سے پست تر ہوے تقلید اوس کی جائز نہین ہے **شرط ہفتم** یہہ ہے کہ قوۃ اجتہاد رکھتا ہوے پس اگر بمرتبہ اجتہاد نہ پہونچا ہوے تقلید اوسکی جائز نہین ہے **شرط ہشتم** یہہ ہے کہ مجتہد حی۔ یعنے زندہ ہوے۔ پس تقلید میت کی جائز نہین ہے اور جاننا چاہئے کہ یہہ شرائط مذکورہ جیساکہ ابتدائی تقلید مین معتبر ہین بقار اون شرائط کا بھی معتبر و شرط ہے پس اگر تقلید کرے کسی مجتہد کی و بعد وہ مجتہد فوت ہو جاوے۔ واجب ہے کہ مقلد کسی مجتہد زندہ کی تقلید کرے اور اسی طرح سے اگر بعد تقلید کے مجتہد کو کثرت سہو و نسیان عارض ہوے یا یہہ کہ مجتہد مذہب اثنا عشری سے عدول کرے یا کافر ہو جاوے یا دیوانہ ہو جاوے واجب ہے کہ صورت ہاے مذکورہ مین تقلید دوسرے مجتہد زندہ کی کرے۔

باب اول بیان مین احکام طہارت کے ہے۔ اور اوسمین چند مقاصد ہین اور ایک خاتمہ۔

مقصد اول - بیان مین اقسام پانی کے اور اوس کے احکام مین ہے اور اوسمین چند مباحث ہین -

مبحث اول - جاننا چاہئیے کہ پانی کے دو قسم ہین ایک مطلق دوسرے مضاف پس آب مطلق سے مراد یہہ ہے کہ جسکو پانی کہنا بدون اضافہ و قرینہ کے صحیح ہووے اور عرفاً سلب اسم پانی کا اوس سے نہو سکے - اور آب مضاف سے مراد یہہ ہے کہ جسکو پانی کہنا بدون اضافہ و قرینہ کے صحیح نہ ہووے اور جو کچھ کہ نچوڑا گیا ہے اجسام سے مثل آب انگور یا آب انار کے یا یہہ کہ عرق ہوئے اجسام کا مثل گلاب یا کیوڑہ وغیرہ کے یا یہہ کہ ممزوج ہوے کسی چیز کے ساتھ اس طرح پر کہ سلب اطلاق ہو جائے مثل شربت قند وغیرہ کے کہ یہہ جملہ اشیاء مذکورہ عنوان آب مضاف مین داخل ہین اور جو عرق کہ آب مطلق سے کھینچا جاوے وہ حکم مین آب مطلق کے ہے اور مخفی نہ رہے کہ ذکر کرنا آب مطلق کا باضافہ مثل آب دریا و آب نہر و آب باران و آب چشمہ و آب چاہ وغیرہ کا بوجہہ تمیز اقسام پانی کے ہے بخلاف آب انگور و آب انار کہ بوجہہ صحت استعمال لفظ آب کے ذکر اضافہ لازم ہے اور جاننا چاہئیے کہ آب مطلق دو قسم پر ہے کیونکہ دو حال سے خالی نہین ہے یا یہہ کہ پانی زمین سے خارج ہوتا ہے اور واسطے اوس کے منبع و مادہ ہے یا یہہ کہ زمین سے خارج نہین ہوتا ہے -

قسم اول - قسم اول کو عرف فقہا رضوان اللہ علیہم مین آب جاری کہتے ہین اگرچہ زمین پر جاری نہ ہوا ہو مثل چشمون کے اور آب چاہ بھی داخل ہے۔ عنوان جاری مین بنابر مذہب اصح کے اور **قسم دوم** کو اصطلاح فقہا مین آب راکد یعنی آب استادہ کہتے ہین اور استادہ بھی دو حال سے خالی نہین یا بقدر کر ہے یا کمتر ہے کر سے کہ جسکو آب قلیل کہتے ہین۔

مبحث دوم - آب مطلق خواہ شیرین ہوے یا شور ہووے طاہر و پاک ہے۔ اور مطہر یعنی پاک کنندہ ہے حدث سے و خبث سے اور نجس نہین ہوتا ہے مگر دو حالت مین۔

اول یہہ ہے کہ ایستادہ ہووے و کمتر کر سے ہووے پس نجس ہو جاتا ہے بہ مجرد ملاقات نجاست کے خواہ نجاست اوسپر وارد ہووے یا یہہ کہ وہ پانی نجاست پر وارد ہووے کوئی فرق نہین ہے بنابر مذہب اصح کے ہان جسوقت کہ پانی لوٹے وغیرہ سے گرایا جاوے نجاست پر وہ پانی لوٹے کا اور جزء متصل اوس کا جو کہ متصل ہووے جزو وارد سے نجاست پر نجس نہین ہوتا ہے اور اسی طرح سے جبکہ آب قلیل بصورت تسنیم ہووے اوس کے جزء اسفل کے نجس ہونے سے بجہت ملاقات نجاست کے جزء اعلی اوسکا نجس نہین ہوتا ہے۔

دوم یہہ ہے کہ رنگ یا بو یا طعم نجاست عینیہ کا اوس پانی مین حاصل ہووے بسبب ملاقات نجاست عینیہ کے یا بسبب ملاقات اوس چیز

کے جو کہ ملاقات کی ہووے نجاست عینیہ سے پس ہر دو صورت مین
پانی نجس ہوجاتا ہے خواہ ایستادہ ہووے یا جاری کمتر از کر ہووے
یا بقدر کر کے ہووے اور حصول تغیر پانی مین سوائے اوصاف ثلثہ
مذکورہ کے مثل غلظت و خفت و حرارت و برودت وغیرہ کے
موجب و باعث نجاست پانی کا نہین ہوتا ہے۔ اور اسی طرح سے
نجس نہین ہوتا ہے پانی جبکہ تغیر اوصاف ثلثہ مین اوسکے حاصل
ہووے بسبب وقوع ملاقات شئے متنجس کے نہ بجہت نفس نجاست
کے مثلاً اگر آب نیل نجس یا شیرۂ نجس یا گلاب نجس آب کر وغیرہ
مین واقع ہووے اور احد اوصاف ثلثہ اوس کے یعنے رنگ دیا
بو و یا مزہ اوس کا متغیر ہووے بحیثیتکہ مستند بوصف متنجس ہووے
نہ بوصف عین نجاست پس وہ پانی پاک ہے نجس نہین ہے مگر یہہ کہ
بسبب ملاقات متنجس کے وہ مضاف ہوجاوے اور عنوان آب
مطلق سے خارج ہووے پس ہر صورت مین نجس ہے۔ اور اعتبار تغیر کا
واسطے حصول نجاست کے پانی مین بسبب ملاقات نجاست کے
ہے پس اگر بجہت قرب مکان نجاست کے پانی مین تغیر حاصل ہووے
وہ موجب نجس ہونے پانی کا نہین ہوتا ہے مثلاً اگر میتہ نزدیک
پانی کے ہووے اور اوسکی وجہہ سے پانی بدبو و متعفن ہوگیا ہو اوس
پانی سے اجتناب لازم نہین ہے۔ اور اسی طرح سے پانی کے
متنجس ہونے مین اعتبار تغیر حسی کا ہے نہ تغیر تقدیری کا پس

ہرگاہ بول کثیر آب کثیر مین واقع ہووے اور بسبب برودت
ہوا کے وہ پانی متغیر نہ ہووے ولکن بول اسقدر ہووے کہ فرض
کیا جاوے اگر ہوا گرم ہوتی ہر آئینہ بوجہ وقوع اسقدر نجاست
کے پانی متغیر ہوجاتا پس اس فرض و تقدیر کا اعتبار نہین
ہے وہ پانی محکوم بطہارت ہے اور بخلاف اس کے ہرگاہ
پانی اصالتہً متغیر ہووے اور اوسمین عین نجاست واقع ہووے
اور معلوم ہووے کہ احد اوصاف ثلثہ اوس کے متغیر ہوگئے
ہین ولیکن بوجہ موافقت پانی کے ساتھ اوصاف عین نجس
کے تغیر پانی مین ظاہر نہ ہوا و اگر پانی مین اصلاً تغیر نہوتا و اوصاف
نجاست کے ساتھ موافق نہوتا ہر آئینہ اوسمین تغیر ظاہر ہوجاتا
پس اس صورت مین وہ پانی نجس ہے مثلاً ہرگاہ پانی اصلاً
سرخ رنگ تھا اور اوسمین خون کثیر واقع ہوا ولکن بوجہ خود
پانی کے سرخ رنگ ہونے کے تغیر اوسمین ظاہر نہوا و اگرچہ پانی
اصلاً سرخ رنگ نہ ہوتا تو یہہ خون کثیر اوسکو متغیر کردیتا پس
اس صورت مین اوس پانی سے اجتناب و احتراز لازم ہے
اور وہ نجس ہے۔ اور جاننا چاہیئے کہ جو پانی زمین سے خارج
ہووے اور مادہ و منبع رکھتا ہووے وہ بہ مجرد ملاقات نجاست
کے نجس نہین ہوتا ہے خواہ بمقدار کر کے ہووے یا نہ ہووے
زمین پر روان ہووے یا نہ ہووے۔ مثل چشمہ کے اور

ے رنگ تغیر ... [illegible]

بقوة زمین سے خارج ہووے یا سستی سے۔ اور آب چاہ حکم
مین آب جاری کے ہے۔ اگرچہ کمتر کر سے ہووے پس جو کچھ کہ
احکام چاہ علماء رضوان اللہ علیہم نے تحریر فرمائے ہین وہ مستحب
ہین اور آب باران در حال نزول حکم مین آب جاری کے ہے
و بعد انقطاع کے اگر بقدر کر ہووے بمجرد ملاقات نجاست نجس
نہین ہوتا ہے والا نجس ہو جاتا ہے۔
مبحث سوم جو پانی بجہت رفع حدث کے وضو مین استعمال
کیا جاوے پاک ہے اور جائز ہے استعمال اوسکا رفع حدث
اور زوال نجاسات مین اور اسی طرح سے جو پانی واسطے رفع
حدث کے غسل مین استعمال کیا جاوے اوس سے وضو و غسل
وازالۂ نجاسات جائز ہے اور جو پانی کہ مستعمل ہووے تطہیر نجاسات
مین جسکو غسالہ کہتے ہین وہ بنابر مذہب صحیح کے نجس ہے پس
اوس کو استعمال کرنا رفع حدث و خبث مین جائز نہین ہے
مبحث چہارم ہرگاہ آب طاہر ایک ظرف کا مشتبہ ہووے
ساتھ آب نجس دوسرے ظرف کے پس اجتناب و احتراز ہر دو
ظرف کے پانی سے لازم ہے اور استعمال اوسکا رفع حدث
مین واسطے وضو یا غسل کے جائز نہین ہے و اگر مکلف
متمکن ہووے تحصیل طہارت یقینیہ پر اس آب مشتبہ سے اس
طرح پر کہ وضو کرے اول ایک ظرف کے پانی سے وبعدہ دوسرے کے

ظرف کے پانی سے اعضا وضو کے تطہیر کرے اور پہر اوس
بقیہ پانی سے وضو کرے اور نماز پڑہے اس صورت مین اقوی
صحت عمل ہے ولکن فتوی اکثر علماء کا بعدم جواز ہے مطلقاً
و ہرگاہ ہر دو آب مشتبہہ سے کوئی چیز دہوئے - اقوی
یہہ ہے کہ طہارت حاصل ہوجائے گی ولکن احوط عدم اکتفاء ہے
اوس طہارت پر اور جو چیز کہ ملاقات کرے ایک ظرف کے آب
مشتبہہ سے وہ پاک ہے و ہرگاہ آب مطلق مشتبہہ ہوجاوے
ساتھہ آب مضاف کے اور مکلف متمکن و قادر نہوے دوسرے
آب مطلق کے تحصیل پر پس اس صورت مین جائز ہے رفع حدث
وخبث اوس آب مطلق مشتبہہ بمضاف سے اس طرح پر کہ
یقین استعمال آب مطلق کا حاصل ہوجاوے مثلاً ہر دو آب
مشتبہہ کو بہ ترتیب بجہت رفع حدث وضو یا غسل مین یا رفع خبث
مین بہ ترتیب استعمال کرے پس یقین استعمال آب مطلق
حاصل ہوجائیگا اور یہہ جواز استعمال درصورت عدم تمکن و عدم
قدرت تحصیل دوسرے آب مطلق کے ہے والا جائز نہین ہے
استعمال اوس کا بجہت رفع حدث کے اگرچہ بترتیب استعمال ہر دو
پانی کا کرے اور اگر آب مشتبہہ ایک ظرف سے گرجاوے
پس اس صورت مین تیمم کرے اور دوسرے ظرف کے پانی
سے وضو بھی کرے اور تقدیم و تاخیر تیمم مین اختیار ہے ولکن

احوط تقدیم وضو و تاخیر تیمم ہے اور جائز نہین ہے استعمال کرنا
آب مباح مشتبہ بغصبی کا وہرگاہ وضو یا غسل اوس سے کرے
وضو و غسل اوسکا باطل ہے اگرچہ بہ ترتیب استعمال ہر دو کا کرے
وہرگاہ آب مباح مشتبہ بغصبی سے ازالہ نجاست کرے طہارت
حاصل ہوجائے گی اگرچہ استعمال اوسکا حرام ہے۔

مبحث پنجم۔ جمیع اقسام آب مضاف کے مطہر نہین
ہے حدث و خبث سے یعنی رفع حدث و ازالہ خبث آب مضاف
سے نہین ہوسکتا ہے و بہ مجرد ملاقات نجاست نجس ہوجاتا ہے
خواہ آب مضاف بقدر کر ہووے یا کمتر کرسی ہووے ہان اگر گلاب
وغیرہ جبکہ شیشہ مین ہووے مثلا اور گلاب بلندی سے طرف محل
اسفل نجس کے گرایا جاوے پس جزء اسفل کے نجاست سے بوجہہ
ملاقات کے جزء اعلی گلاب کا جو کہ متصل ہو جزء اسفل سے نجس
نہین ہوتا ہے اور اسی طرح سے آب قلیل ہرگاہ لوٹے مین ہووے
اور اوس سے محل نجس پر پانی گرایا جاوے جزء اسفل کی نجاست
سے جزء متصل اعلی اوس پانی کا نجس نہین ہوتا ہے۔

فصل احکام مین بیت الخلا کے اور اوس کے آداب مین ہے
اور اسمین چند مطالب ہین۔

مطلب اول۔ جاننا چاہئے کہ واجب ہے حالت تخلی مین
بلکہ جمیع اوقات و سائر احوال مین ستر عورتین کرنا ہر شخص ناظر

محترم سے مسلم ہو یا کافر ہو عاقل ہو یا دیوانہ ہو بالغ ہو یا طفل ممیز ہو اور
اسی طرح حرام ہے ہر مکلف پر نگاہ کرنا شخص غیر کے عورتین
کا اگرچہ شخص غیر مکلف بہ ستر عورت نہ ہو مثل دیوانے کے
اور واجب نہین ہے ستر عورتین کرنا اپنی زوجہ سے اور کنیز
سے کہ جس کا عقد غیر سے نہ کیا ہو پس نظر کرنا زوجہ کا اپنے شوہر
کے عورتین پر اور نظر کرنا کنیز کا اپنے آقا کے عورتین پر جائز
ہے اور اسی طرح سے نگاہ کرنا شوہر کا اپنی زوجہ کے عورتین
پر اور آقا کا اپنی کنیز کے عورتین جائز ہے اور جائز نہین ہے
نگاہ کرنا طفل ممیز کے عورتین پر بنابر اقوی کے اور مراد
عورت مرد سے ذکر و بیضتین و دبر ہے اور جو کچھ کہ مابین دبر و
بیضتین کے ہے اور جو بال کنار عورتین پر اوگتے ہین اوس کا
ستر واجب نہین ہے اور جاننا چاہیے کہ بوقت تخلّی رو بقبلہ
یا پشت بقبلہ بیٹھنا حرام ہے و لکن حالت استنجاء و استبراء مین
رو بقبلہ یا پشت بقبلہ بیٹھنا حرام نہین ہے بنابر اقوی کے اور
کوئی فرق مابین حرمت استقبال بقبلہ و استدبار بقبلہ کے
صحرا و بناء وغیرہ مین نہین ہے پس ہرگاہ بناء بیت الخلاء کے
طرف قبلہ کے ہووے واجب ہے کہ منحرف ہووے قبلہ سے
اور اس مقام مین دو مسئلہ ذکر کئے جاتے ہین۔

مسئلہ اول۔ اگر کوئی شخص مجبور و ناچار ہووے واسطے

تخلی کے استقبال بقبلہ و استدبار بقبلہ مین بوجہہ موجود ہونے ناظر محترم کے دوسری سمت مین پس ترک استقبال بقبلہ کرے اور استدبار بقبلہ کو اختیار کرے۔

مسئلہ دوم امر دائر ہوے بوقت تخلی مابین ستر عورتین و استقبال بقبلہ یا استدبار بقبلہ کے پس مراعات ستر عورتین کے لازم ہے اگرچہ ستر بواسطہ استقبال بقبلہ یا استدبار بقبلہ کے حاصل ہوے۔

مطلب دوم - احکام استنجا مین ہے جاننا چاہئے کہ تطہیر مخرج بول کے منحصر ہے ساتھ پانی کے پس واجب ہے کہ مخرج بول کو پانی سے دو دفعہ دہوے اور اگر تین مرتبہ دہوے بہتر ہے اور چاہئے کہ پانی مخرج بول پر اس مقدار مین ڈالے کہ رطوبت سر حشفہ پر مستولی و غالب ہو جاوے اور رطوبت اوس کی سے مستہلک ہو جاوے اور تطہیر مین مخرج غائط کے انسان مخیر ہے ازالہ نجاست پانی سے کرے یا سنگ و کلوخ وغیرہ سے کرے ولکن پانی سے تطہیر کرنا افضل ہے اور یہہ تخییر درصورت عدم تعدّی نجاست ہے محل معتاد سے والا ازالۂ نجاست کرنا پانی سے متعین ہے اور سوائے پانی کے کوئی چیز مطہر نہین ہے اور کوئی حد مخرج غائط کے پانی سے دہونے کے نہین ہے بلکہ زوال عین نجاست محل سے کافی

یعنی تجاوز محل سے ہو جاوے

ہے حصول طہارت مین و ورصورت استعمال سنگ و کلوخ وغیرہ کے تعدد لازم ہے یعنے چاہیئے کہ تین دفعہ مخرج غائط کو سنگ وغیرہ سے پاک کرے و اگر تین دفعہ سے زوال عین نجاست نہ ہوے پس زیادہ اوس سے لازم ہے حتی آنکہ زوال عین نجاست ہوجاوے اور احوط یہہ ہے کہ تین پتھر یا تین قطعہ پارچہ وغیرہ سے پاک کرے اگرچہ ایک سنگ جوکہ سہ پہلو ہووے اور ہر دفعہ اوس کے ایک پہلو سے پاک کرنے سے طہارت حاصل ہوجاتی ہے اور اسی طرح ایک قطعہ پارچہ کہ ہر دفعہ اوس کے ایک ایک گوشہ سے پاک کرنے سے طہارت حاصل ہوجاتی ہے ولکن احوط یہہ ہے کہ تین عدد سنگ یا تین عدد پارچہ کے ہوین اور لازم ہے کہ سنگ و کلوخ و پارچہ وغیرہ کہ جس سے تطہیر محل غائط کے کرتا ہے پاک ہووے اور جائز نہین ہے واسطے استنجا محل غائط کے استعمال کرنا استخوان و سرگین و اجسام محترمہ کا مثل تربت مشاہد مشرفہ ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین وورق قرآن مجید و کتب شرعیہ کے اور اگر کوئی شخص استعمال کرے تو گنہگار ہے اور طہارت محل غائط کے حاصل ہوجاوے گی ولکن بعضے صورت مین موجب کفر اوس شخص استعمال کنندہ کے ہوگا۔

مطلب سوم مستحب ہے واسطے شخص متخلی کے چند

امور اول مخفی ہونا ایسے مقام مین کہ کوئی شخص اوسکو نہ دیکھ سکے
دوم چھپانا سر کا۔ سوم بسم اللہ کہنا چہارم پاے چپ کو بوقت
دخول مقدم رکھنا اور بوقت خروج پاے راست کو مقدم رکھنا
پنجم استبراء کرنا ششم دعا پڑھنا بوقت استنجاء کے اور بعد
فراغ کے اور مکروہ ہے بیٹھنا واسطے تخلی کے کنار راہ و نہر و
چشمہ وغیرہ پر و زیر درخت ثمردار کے اور محل اوترنے قافلہ
کے اور اسی طرح سے مکروہ ہے بیٹھنا واسطے تخلی کے اون مقامات
مین جو کہ باعث لعن اوس شخص کا ہووے مثل لوگون کے دروازے
پر اور مکروہ ہے استقبال کرنا قرص آفتابکا اور قرص ماہتابکا اس طرح پر
کہ محاذی عورتین کے واقع ہووے اور اسی طرح سے مکروہ ہے
پیشاب کرنا ہوا کے رخ پر اور زمین سخت پر اور سوراخ حیوانات
مین اور پانی مین خواہ روان ہو یا استادہ ہو اور مکروہ ہے
کہانا اور پینا اور مسواک کرنا بیت الخلاء مین اور اسی طرح سے
مکروہ ہے استنجا کرنا دست راست سے اور دست چپ سے
جبکہ اوسمین انگشتری ہووے اور اوسکی نگین پر اسماء اللہ کندہ ہون
اور یہہ کراہت درصورت عدم تنجیس اسماء اللہ ہے والا اگر موجب
نجاست اسماء اللہ ہووے استنجاء کرنا اوس ہاتھ سے حرام ہے
اور مکروہ ہے کلام کرنا حالت تخلی مین سوائے ذکر خدا و آیۃ الکرسی
کے اور اسی طرح سے مکروہ ہے مقام بلند سے پیشاب کرنا اور

استادہ پیشاب کرنا مکروہ ہے اور اسی طرح سے مکروہ ہے واسطے تخلی کے بیٹھنا قبر پر و مابین قبور کے اور زیادہ بیت الخلاء مین بیٹھنا اور نقرۂ سکہ دار ہمراہ رکھنا مکروہ ہے مگر یہہ کہ وہ نقرہ رومال یا کیسہ وغیرہ مین ہووے اوس صورت مین مکروہ نہین ہے۔

مطلب چہارم ۔ بیان مین کیفیت استبراء کے ہے اور طریقہ استبراء کا یہہ ہے کہ مقعد سے تا بیخ بیضتین تین مرتبہ بہ قوت انگشت کوچ کہینچے و بعد ازان انگوٹھے کو بالائے قضیب اور ادسکے بازو کے انگشت کوچ پر قضیب رکھے اور بیخ قضیب سے سر قضیب تک تین دفعہ بقوت کہینچے و بعدہ سر حشفہ کو تین دفعہ بقوت فشار دیوے تاکہ جو کچھہ رطوبت ہووے وہ خارج ہوجاوے اور فائدہ استبراء کا یہہ ہے کہ جو رطوبت مشتبہہ خارج ہووے بعد استبراء کے وہ پاک ہے اور ناقض وضو یا غسل نہین ہے بخلاف اسکے کہ استبراء نکیا ہو اور رطوبت مشتبہہ خارج ہوئے پس وہ محکوم بہ بول ہے اور جو رطوبت مشتبہہ کہ قبل استبراء کے حالت خواب مین خارج ہووے اجتناب اوس سے لازم ہے اور عورتون کو لازم ہے کہ بعد پیشاب تہوڑے دیر تامل کرین اور تنحنح کرین اور اپنی فرج کو عرضاً فشار دیوین اور جو رطوبت مشتبہہ اوس سے خارج ہووے وہ پاک ہے ناقض طہارت نہین ہے۔

مقصد اول ۔ بیانمین احکام وضوکے ہے اور اوسمین چند فصلین ہین ۔

فصل اول ۔ بیان مین اجزاء وضوکے ہے اور وہ اجزاء دہونا منہہ کا اور دہونا ہاتھون کا اور مسح کرنا سر کا اور دونون پاؤن کا ہے اور اس فصل مین چار مطلب ہین ۔

مطلب اول ۔ واجب ہے دہونا منہہ کا طولاً جگہہ اوگنے سے سر کے بالون کے ٹہڈی تک اور عرضاً جسقدر کہ انگوٹھا ہاتھ کا اور انگشت میانہ احاطہ کرے دہونا واجب ہے اور زیادہ اس سے دہونا لازم نہین اور مدار رستنگاہ مو اور انگشتانمین انسان مستوی الخلقہ ہے پس اگر کسی شخص کی پیشانی سے نیچے تک اوس کے بال اوگے ہوین یا یہہ کہ اوس کے پیش سر مین بال نہ اوگے ہوین پس اس صورت مین ہر دو شخص کو لازم ہی رجوع کرنا طرف اغلب مردم کے و بہ مراعات احتیاط اوس جگہہ سے دہوے کہ یقین ہو جاوے بمقدار اوگنے بالون کے اکثر مردم کے منہہ دہویا ہے اور اسی طرح سے حکم اوس شخص کا ہی کہ جسکی انگلیان نہایت بزرگ یا غایت درجہ کوتاہ ہوین بہ حسب اوسکی صورت کے پس چاہئے کہ یہہ شخص مکلف بھی رجوع کرے طرف انسان مستوی الخلقہ کے و بہ مراعات احتیاط عرضاً منہہ کو اسقدر دہوے کہ یقین ہو جاوے بمقدار انگشتان غالب مردم

[illegible]

منہہ کو عرضاً دہویا ہے اور واجب ہے کہ ابتدا کرے دہونے
مین اوپر سے اسطرحپر کہ عرفاً کہا جاوے اعلی سے طرف اسفل کے
دہویا ہے واگر برعکس دہوے منہہ کو یعنے اگر نیچے سے اوپر کے
طرف دہوے وضو اوس کا باطل ہے اور اگر کوئی شخص تمام منہہ
یا دیگر اعضاء وضو کو حوض وغیرہ مین اس طرحسے دبوے کہ پانی
دفعتاً محیط ہووے وضو اوسکا صحیح ہے بشرطیکہ قصداً ابتداء منہہ
کو اول غسل قرار دیوے و مابقی منہہ کو بعد اوس کے و متعاقب
اوس سے سمجھے غسل مین اور واجب نہین ہے دہونا اوس
مقدار ریش کا جوکہ حد سے منہہ کے خارج ہووے بخلاف اوس
مقدار ریش کے جوکہ داخل حد ہووے کہ اوس کا دہونا لازم
ہے اور واجب نہین ہے دہونا منہہ کے جلد کا درصورت مستور
و پوشیدہ ہونے کے بالون سے اور اسی طرح سے واجب
نہین ہے دہونا اون بالون کا جو ظاہر کے بالون کے نیچے
ہون ۔ اور کوئی فرق مابین ریش کم و ریش زیادہ کے نہین
ہے اگرچہ درصورت اول جبکہ بوقت مواجہہ جلد نمایان ہووے
احوط ہے پہنچانا پانی کا جلد تک ہان اگر بال ڈاڑہی کے فاصلہ
سے اوگے ہون اور جلد دکہائی دیتی ہو بس بوجہہ تعدد و فاصلہ
بالون کے اس صورت مین لازم ہے کہ جلد کو دہوے و ہرگاہ
محل ریش مین کسی جگہہ بال نہ اوگے ہوین اور اطراف مین اوسکو

بال اوگئے ہون اور وہ دراز و بلند ہوین اس طرح پر کہ وہ جگہہ پوشیدہ
ہوجاوے بنا بر احتیاط کے لازم ہے کہ اوس جگہہ کو معہ بالون کے
دہوے اور اسی طرح سے دہونا لازم ہے اوس جگہہ کا جو کہ پوشیدہ
ہوجاوے بسبب درازی و بلند ہونے شارب کے اور بسبب
طویل ہونے زیر لب کے بالون کے اور حکم عورت کے داڑہی کا
اگر پیدا ہووے مثل حکم ریش مرد کے ہے اور حکم ابرو اور پلکونکا
مثل حکم ریش کے ہے پس واجب و لازم ہے دہونا ابرو اور پلکو
اور پہنچانا پانی کا زیر ابرو اور نیچے پلکون کے لازم نہین ہے
ہان اگر بال ابرو کے کم ہوین اس طرح پر کہ جلد زیر ابرو دکہائی
دیوے پس بمقتضاء احتیاط لازم ہے کہ پانی کو پہنچاوے جلد
تک جیسا کہ حکم ریش کا بیان کیا گیا اور چاہیے کہ من باب المقدمہ
تہوڑا باطن چشم کو و باطن بینی و باطن لب کو دہووے تا اطمینان
حاصل ہو جاوے کہ تمام ظاہر منہہ کو دہویا ہے۔

مطلب دوم۔ واجب ہے دہونا دونون ہاتہون کا کہنی سے
جو کہ محل اجتماع استخوان ہاتہ اور استخوان بازو کا ہے بلکہ لازم
ہے کہ قدرے زائد اس محل اجتماع سے دہوئے اس طرح پر کہ
ایک جز من باب المقدمہ بازو سے داخل ہو جاوے تا اطمینان و یقین
حاصل ہووے کہ تمام کہنی سے دہویا ہے اور لازم ہے کہ ابتدا کرے
دہونے مین ہاتہ کی کہنی سے اور اوپر سے نیچے کے طرف دہووے واگر برعکس دہووے

وضو او سکا باطل ہے اور جس شخص کا تھوڑا ہاتہہ قطع ہوا ہووے
پس چاہئے کہ جسقدر ہاتہہ باقی ہووے اوسکو دہووے اور اگر
کسی شخص کا ہاتہہ کہنی سے قطع کیا گیا ہو پس تکلیف غسل اوس
دست بریدہ کی ساقط ہے ولکن بہتر یہہ ہے کہ بعوض اوس کے
تمام بازو کو دہووے اور جس شخص کے زیر مرفق یعنے کہنی سے
نیچے دوسرا ہاتہہ پیدا ہووے یا یہہ کہ اوس کے ہاتہہ مین انگشت
زائد خلقت اصلیہ سے ہووے یا گوشت زائد زیر مرفق ہووے
پس چاہئے کہ ان سب کو دہووے بخلاف اس کے اگر کہنی پر
اوپر ہاتہہ پیدا ہووے یا گوشت زائد پیدا ہووے اوس کا دہونا
واجب نہین ہے اگرچہ وہ ہاتہہ یا گوشت زائد کہنی سے نیچے
تک آگیا ہووے و ہرگاہ کسی شخص کے شانہ سے دو ہاتہہ پیدا
ہوین اور وہ دست اصلی دست زائد سے ممیز ہووے پس
دست اصلی کو دہووے و اگر دست اصلی و زائد ہر دو مشتبہ ہو جاوین
اور تمیز نہ ہووے مابین ہر دو کے پس چاہئے کہ دونون ہاتون
کو دہووے اور حکم دست اصلی کا دونون ہاتہون پر جاری ہے
اور جائز ہے مسح کرنا کسی ایک دونون ہاتھون سے اور جو چیز
کہ مانع ہووے پانی کے پہنچنے سی جلد تک اوسکو دور کرے یا یہہ
کہ حرکت دیوے تا کہ پانی جلد تک پہونچ جاوے و ہرگاہ شک
رکہتا ہووے وصول مین پانی کے نیچے اوس چیز کے جو جلد

پر مستقر ہووے لازم ہے کہ اوس مانع کو دور کرے تا یقین پانی کے پہونچنے کا حاصل ہو اور اگر کوئی شخص شک رکہتا ہو کہ مواضع وضوء مین مانع وصول آب سے جلد تک ہے یا نہین پس حکم کرے بعدم مانع یعنے بنا رکھے کہ مانع نہین ہے ولکن بمقتضائے احتیاط تفحص کرنا اور یقین حاصل کرنا لازم ہے۔

مطلب سوم - واجب ہی مسح کرنا پیش سر کا اس طرح پر کہ عرفاً اطلاق ہووے مسح کا اور احوط یہہ ہے کہ بمقدار ایک انگشت عرضاً مسح کرے اور اوس سے زیادہ احتیاط یہہ ہے کہ بمقدار سہ انگشت عرضاً مسح کرے اور لازم نہین ہی مسح کرنا پیش سر پر مقابل مین پیشانی کے بلکہ جائز ہے جس مقام پر چاہے پیش سر سے مسح کرے اور مراد پیش سر سے وہ چوتہا حصہ سر کا ہے جو آگے واقع ہے اور باقی سہ ربع سر وہ عقب سر ہے اور دو پہلو سر کے ہین جن کا منتہی کانون تک ہی اور جائز ہے مسح کرنا اوپر سے طرف پیشانی کے و بر عکس اور کفایت کرتا ہے مسح سر کا بالون پر جو کہ محل مسح مین اوگے ہون بشرطیکہ وہ بال حد پیش سر سے متجاوز نہوین۔

مطلب چہارم احوط یہی کہ مسح سر کا دست راست کی اونگلیون سے کرے اور لازم ہے کہ مسح کرے اوس رطوبت سے جو کہ رطوبت آب وضوء کی ہاتھ مین باقی ہووے اور آب جدید سے مسح

کرنا جائز نہین ہے اور چاہئے کہ موضع مسح خشک ہووے اور اگر
محل مسح مین رطوبت ہووے پس شرط ہے صحت مسح مین کہ رطوبت
ہاتھہ کے غالب ہووے رطوبت محل مسح پر اور اسی طرح ضرر نہین
رکھتا ہے زیادہ ہونا ہاتھہ کی رطوبت کا واسطے مسح کے اگرچہ بوجھ
زیادتی رطوبت کے محل مسح پر جریان حاصل ہوجاوے ولکن
اس صورت مین شرط یہہ ہے کہ قصد مسح کا ہووے اور اگر کوئی
شخص وضو ارتماسے کرے اور بوقت داخل کرنے عضو کے قصد
دہونے کا واسطے وضو کے رکھتا ہو پس مسح کرنا رطوبت دست سے
جائز نہین ہے اور اسی طرح سے اگر بعد داخل کرنے ہاتھہ کے
پانی مین قصد دہونے کا رکھے تو رطوبت دست سے مسح کرنا جائز
نہین ہے ہان اگر بوقت نکالنے عضو کے پانی سے قصد دہونیکا
رکھے پس اس صورت مین مسح کرنا رطوبت دست سے صحیح ہے اور
جس وقت کہ رطوبت ہاتھہ کی خشک ہوجاوے بوجہہ کسی عذر
کے یہہ کہ مسح کرنا فراموش کرگیا ہو و بعدہ یاد آوے و ہنوز رطوبت
دیگر اعضاء وضو پر باقی ہووے پس اس صورت مین جائز ہے
کہ دیگر اعضاء وضو کی رطوبت سے مسح کرے اور احوط یہہ ہے
جبکہ رطوبت باقی ہووے ابرو و ریش پر (جو کہ منہہ کے حد سے
خارج نہ ہو) دیگر اعضاء کی رطوبت سے مسح نکرے اور ہرگاہ تمام
اعضاء وضو خشک ہوجاوین پس چاہئے کہ دوبارہ وضو کرے

اور اگر کسی شخص کے ہاتھہ مین رطوبت کا باقی رہنا ممکن نہ ہوے بوجہہ گرمی ہوا یا بیماری سکے پس چاہیئے کہ مسح کرے آب جدید سے و بعدہ تیمم بھی کرے۔

مطلب پنجم ۔ واجب ہے مسح کرنا پاؤن کا انگلیون سی کعبین تک یعنے بلندی ہردو قدم تک اور لازم ہے لہا بعد کعبین کو فی الجملہ داخل مسح کرے تا یہہ کہ تیقین مسح کعبین کا حاصل ہوجاوے اور کفایت کرتا ہے عرضاً اس طرحسے مسح کرنا کہ عرف مین اطلاق مسح کا ہووے اور لازم نہین ہے مسح مین پاؤن کی ابتدا کرنا انگلیون سے بلکہ بالعکس بھی جائز ہے یعنے کعبین سی سر انگشتان تک مسح کرنا بھی جائز ہے ولکن بہتر صورت اول ہے وبنا بر احتیاط چاہیئے کہ دست راست سے پائے راست کا مسح کرنا اور دست چپ سے پاے چپ کا مسح کرے اگرچہ اقوی عدم لزوم احتیاط مذکور ہے اور ترتیب درمیان مسح پا کے لازم نہین ہے ولکن احوط مراعات ترتیب ہے باین معنی کہ مسح پاے راست کو مقدم رکھے مسح پاے چپ پر و ہرگاہ بعض محل مسح پا قطع کیا گیا ہو مسح کرے بقیہ محل پر و اگر تمام محل مسح قطع کیا گیا ہو پس اس صورت مین مسح اوس عضو کا ساقط ہے اور حکم پاے زاید کا واسطے مسح کے مثل حکم دست زائد کے ہے اور حکم اوس کا سابقاً مذکور ہوا اور لازم ہے کہ بقیہ رطوبت وضو سے جو ہاتھہ مین ہووے مسح پاون کا کری

اور محل مسح خشک ہوے یا یہہ کہ اگر اوسپر رطوبت ہوئے چاہئے کہ
کم ہوے اس طرح پر کہ ہاتھ کی رطوبت غالب ہوئے اور لازم ہی
کہ مسح پاؤن کی جلد پر ہوے پس کفایت نہین کرتا ہے مسح کرنا
بالون پر جو کہ محل مسح مین ہوین اس طرح پر کہ مانع ہوے وصول
آب سے جلد تک اور احوط یہہ ہے کہ جمع کرے مسح مابین نفس
نفس جلد کے اور بالون کے جو مختص محل مسح مین اوگے ہون
یعنے ہر دو پر مسح کرے اور جائز نہین ہے مسح کرنا چکمہ اور جوراب
وغیرہ پر باوجود اختیار وعدم تقیہ کے پس اگر مسح کرے اس
صورت مین مثلاً بند نعلین پر مسح اوس کا باطل ہے ہان اگر محل تقیہ
ہوے اور مسح کرے اس حالت مین چکمہ وغیرہ پر مسح اوسکا صحیح
ہے واگر حالت تقیہ مین امر دایر ہوے مابین غسل پا کے اور مسح
کے چکمہ وغیرہ پر پس اسوقت مین احوط بلکہ اقوی یہہ ہے کہ اختیار
کرے غسل اور دہونے کو پاؤن کے اور مسح چکمہ و نعلین وغیرہ
پر نکرے و ہرگاہ ممکن ہوے حالت تقیہ مین ایک مکان خلوت کا
حاصل کرنا کہ جسمین تقیہ نہو پس اس صورت مین احوط بلکہ اقوی
یہہ ہے کہ اوس مکان وجاے خلوت کو حاصل کرے اور وضو
کرے بدون تقیہ کے اور اسی طرح سے رعایت کرنا چاہیئے
مکان خلوت کے حاصل کرنے مین واسطے تمام افعال و اعمال کے
جمیع موارد تقیہ مین ۔

فصل دوم - بیان مین وضوء مضطر کے اور احکام جبیرہ کین ہے
جاننا چاہئے کہ اصلاً معنی جبیرہ کے محل عضو شکستہ کے باندہنی
کے ہین لکڑی وغیرہ سے اور یہہ حکم جبیرہ منحصر صورت عضو شکستہ
مین نہین ہے بلکہ شامل ہے یہہ حکم اوس پارچہ وغیرہ کو بھی جو
کہ زخم شمشیر و دنبل وغیرہ پر باندہا جاوے بلکہ شامل ہے یہہ حکم
اوس دواء وغیرہ پر جواز قبل ضمادات یعنے لیپ وغیرہ کے
ہوے کہ بسبب ضرورت کے زخم وغیرہ پر ملین اور اس مقام مین
چند مسائل ذکر کئے جاتے ہین -

مسئلہ اول ہرگاہ جبکہ ممکن ہوے صاحب جبیرہ کو دہونا
عضو کا ساتہہ اوٹہانے جبیرہ کے یا ممکن ہوے پہونچانا پانی کا نیچے
جبیرہ کے ساتھ داخل کرنے عضو کے پانی مین یا ساتہہ مکرر ڈالنے
پانی کے عضو پر اس طرح سے کہ عرفاً غسل اور دہونا عضو کا صادق
ہوے پس ان جمیع صور تو نمین واجب ہے اوس شخص پر دہونا
عضو کا بطریق مذکور اور کفایت نہین کرتا ہے مسح کرنا جبیرہ پر
اس حال مین -

مسئلہ دوم - جبکہ صاحب جبیرہ عاجز ہوے دہونے
عضو سے اور ممکن نہوے پانی کا محل تک پہونچانا یا یہہ کہ عضو
پاک نہوے اور تطہیر اوس کے ممکن نہ ہوے پس اس حال
مین جبیرہ پر مسح کرے ساتہہ پانی کے اور مسح کرنا جبیرہ پر ساتھہ

بقیہ رطوبت اور تری دیگر اجزا کے جو ہاتھ مین باقی رہے کفایت
نہین کرتا ہے بلکہ احوط مسح کرنا ہے پانی سے اس طرح پر کہ عرفاً
غسل اور دہونا صادق ہوے اور لازم نہین ہے اس حال
مین قصد مسح جبیرہ کا جیسا کہ قصد دہونیکا ہر ایک عضو کے لازم
نہین ہے پس حکم مسح جبیرہ کا برخلاف حکم مسح سر و پا کے ہے
کیونکہ مسح سر و پا مین قصد مسح لازم ہے اور مسح جبیرہ مین قصد مسح
لازم نہین ہے بلکہ احوط ہے کہ قصد مسح نکرے اور نہ قصد غسل کرے
و باوجود قدرت مسح کرنے جلد پر احوط ہے کہ مسح جلد پر کرے اور جبیرہ
پر بھی کرے اور لازم ہے کہ تمام جبیرہ پر مسح کرے حتی الامکان
اور جس چیز پر جبیرہ کی مسح کرنا دشوار ہووے مثل مابین دہجی
وغیرہ جو کہ جبیرہ پر بندہی ہووے مسح اوسکا ساقط ہے۔
مسئلہ سوم - ہرگاہ بعض اعضاء وضو پر زخم ہووے اور
اوسپر پارچہ وغیرہ نہووے پس باوجود امکان اوس کو دہووے
اور اگر دہونا ممکن نہووے مسح کرے خود جلد پر بدون حائل کے
اور اگر یہہ بھی ممکن نہووے بسبب نجاست اوس جگہ کے
یا بسبب ضرر کے پس اس صورت مین ایک کپڑا پاک اوس
زخم پر رکھے اور اوسپر مسح کرے اور اگر یہہ بھی متعذر ہووے
پس اس حال مین کفایت کرتا ہے دہونا اطراف زخم کا
اور احوط یہہ ہے کہ اس صورت مین وضو اور تیمم دونو کو بجالاوے

اور تمام صورتون مین مسئلہ کے جسکا ذکر کیا گیا ہے وضو اور تیمم دونون کو بجالانا احوط ہے۔

مسئلہ چہارم - ہرگاہ جبیرہ نجس ہووے اور سوائے اوس کے کوئی پارچہ وغیرہ پاک نہووے کہ اوسکو جبیرہ پر رکھکر مسح کرے پس اسوقت مین چاہیئے کہ تیمم کرے اور اسی طرحسے تیمم لازم ہی جسوقت کہ مسح کرنا پانی سے جبیرہ پر بھی ممکن نہووے۔

مسئلہ پنجم ہرگاہ کسی شخص کے اعضاء وضو پر کوئی چیز ایسی ہووے کہ جس سے جلد تک پانی نہ پہونچ سکے اور دور کرنا اوس چیز کا دشوار ہووے پس اس صورت مین کفایت کرتاہے مسح کرنا اوس چیز پر اور جاننا چاہیئے کہ کوئی فرق جبیرہ مین مابین مواضع غسل اور مواضع مسح کے نہین ہے اگرچہ احوط مواضع مسح مین جبکہ جبیرہ ہو جمع کرنا مابین وضو اور تیمم کے ہے اور اسی طرحسے فرق نہین ہے مابین اس کے کہ تمام عضو مین جبیرہ ہو یا بعض عضو مین اور اسی طرحسے کوئی فرق نہین ہے کہ جبیرہ ہاتھ مین ہو یا محل مسح مین پس جب وقت کہ جبیرہ عضو مسح کنندہ مین ہو یعنے ہاتھ مین چاہیئے کہ مسح کرے اوس تری سے آب وضو کی جو جبیرہ پر باقی ہووے اور لازم ہے کہ جبیرہ پاک ہووے پس ہرگاہ جبیرہ نجس ہووے چاہئے کہ دوسرا کپڑا پاک اوسپر رکھین اور اوس کپڑے پر مسح کرے اور شرط نہین ہے صحت وضو مین کہ پارچہ جبیرہ کا

ایسا ہو جسمین نماز پڑہنا جائز ہووے پس جائز ہے مردونکو مسح
کرنا اوس جبیرہ پر جو حریر خالص کا ہو یا طلاباف ہو ہان شرط صحت
وضوء یہہ ہے کہ پارچہ جبیرہ کا مغصوب نہ ہو پس اگر غصبی ہووے
مسح کرنا اوسپر جائز نہین اور اسی طرح سے ہرگاہ پارچہ جبیرہ
غصبی پر پارچہ مباح رکہہ کر مسح کرے صحیح نہین ہے جاننا چاہئے
کہ وضوء صاحب جبیرہ کا صحیح ہے اگرچہ عذر اوسکا زائل ہوجاوے
اور وہ شخص قادر ہووے وضوء صحیح کرنے پر اور وقت بھی وسعت
رکہتا ہووے واسطے اعادۂ عمل کے ہان واجب ہے وضو کرنا
بعد زوال عذر کے واسطے دوسرے اعمال کے کہ جسمین طہارت
شرط ہے اور اسی طرح واجب ہے از سر نو وضو کرنا اگر
اثناء عمل مین عذر اوسکا زائل ہوجاوے۔

فصل سوم۔ شرائط وضو کے بیان مین ہے اور اوسمین
چند مطلب ہین۔

مطلب اول۔ شرط ہے صحت وضوء مین کہ آب وضو پاک
ہووے اور مطلق یعنے مضاف نہووے اور مباح ہووے
یعنے غصبی نہووے اور غسالہ نجاست کا نہووے اگرچہ وہ
غسالہ پاک ہووے مثل غسالہ استنجا کے جبکہ شرائط اوس کے
طہارت کے موجود ہون اور چاہئے کہ اعضاء وضو پاک
ہووین اور اعضاء وضو مین کوئی چیز مانع پانی کے پہونچنے

سے جلد تنگ نہ ہووے اور وہ مکان کہ جس جگہہ وضو کرتا ہے
مباح ہووے وہر گاہ جاے گرنے آب وضو کے یا ظرف آب
وضو کا غصبی ہووے نہ آب وضو پس دو حال سے خالی نہین
ہے یا یہہ شخص مکلف دوسرے ظرف مباح پر اور دوسری
جگہہ مباح پر قادر ہے یا قادر نہین ہے پس صورت اول مین
یعنے باوجود تمکن و قدرت دوسرے ظرف مباح پر وضو کرے
ظرف مغصوب سے وضو اوسکا صحیح ہے اگرچہ استعمال ظرف
مغصوب کا حرام ہے اور وہ شخص گنہگار ہے ولیکن احوط ہے
کہ ایسے وضو سے نماز نہ پڑہے اور صورت دوم مین یعنے
جبکہ شخص مکلف متمکن و قادر تحصیل پر دوسرے ظرف مباح
کے نہ ہووے بلکہ وہ ظرف غصبی منحصر ہووے پس اس صورت مین
وضو اوسکا باطل ہے اور اسی طرح سے حکم ہے ظرف طلاء و نقرہ
کا واسطے وضو کے پس اگر ظرف طلاء و نقرہ واسطے وضو کے
منحصر ہووے وضو اس صورت مین اون ظروف سے باطل ہے
اور اگر منحصر نہووے بلکہ سواے ظروف طلاء و نقرہ کے دوسرا
ظرف ممکن ہووے و باوجود امکان کے ظرف طلاء و یا ظرف
نقرہ سے وضو کرے وضو اوسکا صحیح ہے ولیکن احوط ہے
کہ اوس وضو سے نماز نہ پڑہے و منجملہ شرائط وضو کے یہہ
شرط ہے کہ استعمال پانی کا ضرر نہ رکہتا ہووے پس اگر شخص

مکلف مریض ہووے اور استعمال پانی کا حق مین اوس کے مضر ہووے
یا یہہ کہ پانی کم ہووے اور اوس کے استعمال سے وضوء مین
خوف رکہتا ہووے ضرر تشنگی کا اپنے نفس پر یا دوسرے کے
نفس محترمہ پر پس ہر دو صورت مین اگر اوس کم پانی سے وضوء
کرے وضوء اوسکا باطل ہے اور اسی طرحسے اگر وقت نماز
کا تنگ ہووے اس طرح پر کہ وضوء کرکے نماز کا پڑہنا وقت
مین ممکن نہ ہووے ولیکن تیمم سے نماز کو اوسوقت مضیق مین پڑہ سکتا
ہے پس اس صورت مین واجب ہے کہ وہ ترک وضوء کرے
اور نماز با تیمم بجالاوے اور اگر تیمم کو ترک کرے گا اور وضوء
کرے گا وضوء اوسکا باطل ہے۔

مطلب دوم۔ واجب ہے وضوء مین ترتیب باین معنی کہ
اول تمام منہہ کو دہووے وبعدہ دست راست کو دہووے وبعدہ
دست چپ کو دہووے وبعدہ اوس کے سر کا مسح کرے وبعد اوسکے
پاؤن کا مسح کرے اور دونون پاؤن کے مسح مین ترتیب نہین
ہے اگرچہ احوط ہے کہ مسح کو پاے راست کے مقدم رکھے مسح
پاے چپ پر و ہرگاہ کسی عضو کو خلاف ترتیب دہووے
چاہیئے کہ پہر اوس عضو کو و مابعد کو بہ ترتیب دہووے اگر موالات
باقی ہووے اور اسی طرح سے حکم ہے اوس شخص کا جو کہ عضو
سابق کی دہونے کو فراموش کرے اور مشغول ہووے دہونے مین

دوسرے عضو کے وبعد یاد آوے پس بشرط باقی رہنے موالات کے چاہیئے کہ عضو سابق کو دہووے وبعدہ دوسرے عضو کو تاکہ ترتیب عمل مین آوے وہرگاہ کوئی شخص دو عضو کو ایکدفعہ دہووے پس اعادہ کرے دوسرے عضو کا اور دوبارہ دہونا عضو سابق کا واجب نہین ہے جاننا چاہیئے یہہ حکم ترتیب کا جو کچھہ بیان کیا گیا ما بین اعضاء وضوء کے تھا پس اسی طرح سے ترتیب واجب ہے اعضاء کے اجزاء مین پس چاہیئے کہ جزء اعلیٰ کو مقدم رکھے جزء اسفل پر۔

مطلب سوم واجب ہے وضوء مین موالات یعنے پے درپے دہونا باین معنی کہ بوقت دہونے دوسرے عضو کے عضو سابق اوس کا خشک نہووے باوجود معتدل ہونے ہوا اور مزاج مکلف کے مثلاً بوقت دہونے دست راست کے چاہیئے کہ منہہ خشک نہ ہووے اور بوقت دہونے دست چپ کے چاہیئے کہ دست راست خشک نہوا ہوا اور بوقت مسح کے دست چپ خشک نہ ہوا ہو پس بوجہہ شدت گرمی کے یا زیادہ چلنے سے ہوا کے یا بوجہہ حرارت کے جو جسم مین مکلف کے ہووے اگر عضو سابق خشک ہوجاوے وضو اوسکا صحیح ہے ولکن احتیاط اعادہ کرنے مین وضوء کے ہے اور جسوقت بوجہہ سردی ہوا کے عضو سابق مین تری ورطوبت باقی ہووے

اور یہہ معلوم ہووے کہ اگر ہوا معتدل ہوتی ہر آئینہ عضو سابق
اس زمانے مین خشک ہو جاتا پس اس صورت مین احوط یہہ ہے
کہ دوبارہ وضو بجا لاوے بہر حال زمان اعتدال مین جب کہ
رطوبت اعضاء سابقہ پر ہووے اور مشغول ہووے دوسرے
عضو کے دہونے مین وضو اوسکا صحیح ہے اگرچہ عضو متصل
اوس کا کہ جس کے دہونے مین مشغول ہے خشک ہو جاوے
مثلاً بوقت دہونے دست چپ کے دست راست خشک ہو گیا
ہے ولیکن منہہ پر رطوبت باقی ہے پس وضو اس صورت مین
صحیح ہے اگرچہ احوط اس حال مین دوبارہ بجا لانا ہے وضو کا
اور جو شخص ایک وضو معین مین نذر کرے کہ پے در پے اعضا
وضو کو دہونگا بدون تاخیر کے وباوجود اس کے خلاف نذر
کرے وضو اوسکا صحیح ہے ولیکن وہ شخص مرتکب فعل حرام کا
ہوا ہے اور کفارہ نذر بھی اوس کی گردن پر ثابت ہے اور
اسی طرح سے اگر کوئی شخص نذر کرے وضو کی واسطے ایک
عبادت کے کہ پے در پے بدون تاخیر وضو بجا لاؤنگا بعدہ
وضو کو پے در پے نہ بجا لاوے اور مشغول ہووے نماز مین
پس نماز اوس کی صحیح ہے اور کفارہ نذر کا بوجہہ مخالفت کے
اوسپر لازم ہے۔

مطلب چہارم۔ واجب ہے وضو مین نیت کرنا اور نیت سی

مراد قصد کرنا ہے طرف عمل کے اور معتبر ہے نیت مین تین چیزین
اول یہہ کہ عمل کو بجا لاوے بعنوان فرمان برداری خداوند
عالم کے یا بہ جہت رضا سے حضرت احدیت کے۔
دوم یہہ کہ بجا لاوے عمل کو خالصاً لوجہ اللہ یعنے امتیان عمل
سے سوائے فرمان برداری ذات احدیت کے اور کوئی دوسری
غرض مستقلاً نہ رکہتا ہووے ہان اگر داعی عمل یعنے غرض اصلی
بجا لانے سے وضو کے فرمان برداری حضرت احدیت کی
ہووے اور تبعاً قصد ہووے خنک ہونے یا پاکیزہ ہونے اعضا
وضو کا پس اس صورت مین وضو اوسکا صحیح ہے اور بے عیب
ہے وبخلاف اس کے ہرگاہ باعث وضو کا فرمان برداری
ذات احدیت ونیز خنک ہونا یا پاکیزہ ہونا اعضاء وضو کا بالاصالہ
ہر دو مقصود ہوین پس اس صورت مین وضو اوسکا فاسد ہی
سوم یہہ کہ تعیین کرے عمل مقصود کی جبکہ عمل مشترک ہووے
مابین چند چیز کے مثل اوس شخص کے جو بنذر وغیرہ چند وضو اپنے
پر لازم کرے پس تعیین ہرایک کی ان وضو سے زمان وفاء
بنذر مین حاصل نہ ہوگی جب تک کہ نیت مین اوسکو معین نکریگا
پس معلوم ہوا کہ تعیین عمل کی جبکہ مشترک ہو لازم ہے نیت مین
اور واجب نہین ہے وضو مین نیت وجوب ویا نیت
استحباب کی ہان احوط ہے نیت وجوب واستحباب

رفع بجا لانے

کی اور جو شخص کہ وضوء تجدیدی بقصد استحباب بجا لاوے بخیال اس کے کہ وہ باوضوء ہے و بعد خلاف اوس کے معلوم ہووے کہ واقع مین وہ محدث تھا پس اس صورت مین اوس وضوء سے جو کچھہ عبادت بجالایا ہے وہ صحیح ہے بشرطیکہ بقصد قربت با جمیع شرائط دیگر اوس عبادت کو بجا لایا ہوئے اور واجب ہے استدامت نیت کی یعنے ہمیشہ رکھنا نیت کا وقت شروع وضوء سے تا فراغ وضوء کے پس درمیان و اثناء وضو مین اگر متردّد ہووے اوس کے اتمام مین یا نیت خلاف کرے اور وضو کو تمام کرے وضوء اوس کا باطل ہے بالنسبت اون اعضاء کے کہ جس کو حالت تردّد و حالت نیت خلاف مین دہویا ہے پس چاہیئے کہ دوبارہ اون اعضاء کو بانیت صحیح دہوی بشرطیکہ موالات باقی ہووے اور کوئی چیز مبطلات وضو سے صادر نہوی اور جسوقت کہ چند اسباب وضوء کے جمع ہوین مثل بول و غائط کے اور صادر ہونے ریح کے مخرج معتاد سے (یعنے جہان سے ہمیشہ عادت ہووے خارج ہونے کی پیشاب اور پائخانہ اور ریح کے) پس ایک وضوء واسطے رفع ان جمیع اسباب کے کفایت کرتا ہے اگرچہ نیت مین جمیع اسباب وضوء کا لحاظ نہ کرے و ہرگاہ چند اسباب حدث اکبر کے جمع ہوین ایک غسل واسطے اون تمام کے بہ نیت رفع جمیع اسباب کے کفایت

کرتا ہے واگر مابین جمیع اغسال کے غسل جنابت ہووے بعد غسل کے احتیاج وضوء کے نہین ہے اور جائز ہے درصورت متعدد ہونے اسباب غسل کے ایک غسل بقصد رفع طبیعت حدث بجالاوے بدون تعرض و لحاظ جمیع اسباب غسل کے مثل جنابت و حیض و مس میت وغیرہ کے واگر درصورت تعدد اسباب غسل کے ایک غسل کو بقصد رفع ایک سبب غسل کے بجالاوے پس وہ غسل رافع اوس حدث معین کا ہوگا اور کافی دوسری اغسال سے نہ ہوگا مگر جبکہ وہ غسل جنابت ہووے کہ اس صورت مین دوسرے اغسال سے بھی وہ غسل جنابت مجزی و کافی ہے اور بعدہ احتیاج وضوء کے بھی نہین ہے ولکن احوط ہے بجالانا دوسرے اغسال کا صورت مذکورہ مین اور کفایت نہین کرتا ہے درصورت تعدد اغسال کے ایک غسل کرنا بقصد قربت بدون لحاظ و تعرض رفع جمیع اسباب کے یا بعض اسباب کے یا بدون قصد رفع طبیعت حدث کے۔

بینی سانی

مطلب پنجم۔ واجب ہے کہ شخص مکلف خود مباشر ہووے دھونیمین اعضاء وضوء کے اور مسح کرنے مین پس اگر باوجود قدرت کے دوسرا شخص وضو کرادیوے۔ وضو اوسکا باطل ہے ہان اگر قدرت نرکھتا ہووے خود وضوء کرنیکی پس اس صورت مین دوسرا شخص وضوء کرادیوے اور وہ خود نیت وضوء کرانے کی کرے

فصل چہارم - احکام شکوک مین ہے جو کہ متعلق ہین وضور سے
اور اوسمین چند مسئلہ ہین -

مسئلہ اول جب شخص کو یقین ہوے حدث کا اور شک
کرے وضور مین یا مظنہ وضور کا رکہتا ہووے ہر دو صورت
مین وضور کرنا اوسپر لازم ہے اور اگر کوئی شخص عادل خبر
دیوے کہ وضور کیا تھا پس اوس کے قول پر اعتماد کرنا جائز
نہین ہے اور اگر کوئی شخص یقین وضور کا رکہتا ہووے اور
شک کرے کہ بعد اوس کے کوئی نواقض وضور سے صادر
ہوا یا نہین پس اس شک کا اعتبار نہین ہے اور وہ شخص
باوضور ہے و ہرگاہ کوئی یقین وضور کا اور یقین حدث کا
ہر دو رکہتا ہووے اور شک کرے تقدم و تاخر مین پس اس
صورت مین لازم ہے کہ وہ شخص وضور کرے -

مسئلہ دوم - ہرگاہ کوئی شخص بعد از فراغ نماز
کے شک کرے کہ حالت نماز مین باوضور تھا یا نہین پس اوس
شک کا اعتبار نہین ہے نماز اوس کی صحیح ہے و لکن احوط
اعادہ کرنا اوس نماز کا ہے ساتھ وضور جدید کے -

مسئلہ سوم ہرگاہ کوئی شخص یقین کرے کہ کسی جزکو
اعضار وضو کے نہین دہویا ہے پس اگر موالات باقی ہووے
اوس جزکو و ما بعد کو اوس کے دہووے اور اگر موالات

باقی نہوے پس چاہئے کہ از سر نو وضو کرے اور جو شخص شک کرے اثنائے وضو مین کہ عضو سابق کو دہویا ہے یا نہین پس چاہئے کہ عضو سابق کو دہوے بہ مراعات ترتیب و موالات اور کثیر الشک کے شک کا اعتبار نہین ہے اور اسی طرح سے اعتبار نہین ہے اوس شک کا جو بعد از فراغ عمل کے ہووے یعنے جو شک بعد وضو کے ہووے دیکہو اگر کوئی شخص بعد فراغ وضو کے شک کرے تطہیر مین اعضائے وضو کے کہ آیا قبل وضو کے مین نے محل نجس کو اعضائے وضو کے پاک کیا تھا یا نہین پس اس صورت مین وضو اوس کا صحیح ہے ولکن لازم ہے تطہیر محل نجس کے اور تطہیر اوس جگہہ کے کہ جسکو مس برطوبت کیا ہووے اور احوط صورت مذکورہ مین اور تمام صورتون مین شک کے اعادہ کرنا وضو کا ہے۔

مسئلہ چہارم۔ اگر کسی شخص کے اعضائے وضو مین کوئی چیز اس طرح لگی ہووے کہ جسکا حال معلوم نہووے آیا وہ شئے مانع ہے وصول آب سے جلد تک یا مانع نہین ہے پس اوس وقت تفحص کرنا اور دریافت حال کرنا واسطے حصول اطمینان و یقین کے لازم ہے خصوصاً جبکہ احتمال رکہتا ہووے مانع قوی ہونیکا اوس شئے کے پس اگر یقین حاصل نہ کرے اور

بہ یقین کیا ہے

وضو سے فارغ ہوے چاہئے کہ اوس وضو کا اعادہ کرے
وہرگاہ کوئی شخص بعد از فراغ وضو کوئی مانع اعضاء وضو
مین ملاحظہ کرے اور نہ جانتا ہو کہ یہہ مانع قبل وضو کے تھا
یا بعد وضو کے حاصل ہوا ہے پس احوط اعادہ کرنا وضو کا ہی

فصل پنجم ـ بیان مین اون چیزون کے ہے کہ جنکی
وجہہ سے وضو واجب ہوتا ہے اور وہ چند چیزین ہین ـ
اول خارج ہونا پیشاب کا محل معتاد[1] سے اور خارج ہونا اوس
رطوبت کا جو کہ مشتبہہ ہوے پیشاب سے وقبل استبراء کے
خارج ہوے ـ دوم خارج ہونا پائخانہ کا محل معتاد[2] سے
خواہ وہ موضع[3] معتاد اصلی ہوے یا عرضی ہوے پس اگر
پیشاب یا پائخانہ خارج ہوے ایک سوراخ سے سواے محل
معتاد کے جو اصلی تھا یا عرضی تھا موجب وضو نہین ہے
اگرچہ احوط ہے وضو کرنا خصوصاً جبکہ سوراخ زیر معدہ ہووے
اور اوس سے پیشاب یا پائخانہ خارج ہووے ـ سوم خارج ہونا
ریح کا موضع معتاد سے خواہ اصلی ہو یا عرضی اور استماع
صداء ریح کا اور بدبو ہونا معتبر نہین ہے ـ چہارم سونا اسطرحپر
کہ غالب ہووی سمع وبصر پر یعنی بوجہہ غلبہ نیند کے کوئی چیز نہ دکھائی دیوی
اور کوئی صدا نہ سنائی دیوی خواہ یہہ حالت ایستادہ ہونیمین حاصل ہوے
یا نشستہ ہونیمین پس جبکہ انسانکو ایسی حالت طاری ہووی وضو کرنا واسطی

[1] یعنی جہان سے ہمیشہ پیشاب آتا ہووے ـ
[2] یعنی جہان سے ہمیشہ خارج ہوتا ہووے
[3] یعنی جگہہ

عبادت کے لازم ہے اور اگر کوئی شخص باوضو ہووے اور اوس کو نیند آوے ولاکن شک رکھتا ہووے غلبہ نوم مین سمع و بصر پر پس وہ شخص بنا رکھے اپنی حالت سابقہ پر یعنے باوضو ہے اعتنا اوس شک پر نہ کرے اور حکم مین سونے کی ہے وہ چیز جو عقل کو زائل کردیوے مثل دیوانگی اور بے ہوشی و مستی وغیرہ کے - پانچوین موجبات وضو سے خون استحاضہ ہے پس اگر استحاضہ قلیلہ ہووے باین معنی کہ خون روئی وغیرہ مین داخل نہ ہوا ہووے بلکہ سطح ظاہر اوسکا خون سے مخلوط ہوا ہووے پس واسطے ہر نماز کے وضو کرنا مستحاضہ پر واجب ہے اور تغیر و تبدل کرنا روئی کا بھی لازم ہے اور اگر استحاضہ متوسطہ ہووے باین معنی کہ خون روئی وغیرہ کے باطن مین داخل ہوجاوے اس طرح پر کہ دوسرے طرف سے خارج نہووے پس اس صورت مین مستحاضہ واسطے ہر نماز کے وضو کرے گی اور واسطے نماز صبح کے غسل اور وضو ہر دو بجا لاوے اور روئی وغیرہ کو تبدیل کرے اور اگر استحاضہ کثیرہ ہووے باین معنی کہ خون سطح باطن مین روئی کے داخل ہوکر اوس کے دوسرے طرف سے خارج ہوجاوے پس اس صورت مین واسطے ہر نماز کے وضو کرے وعلاوہ وضو کے واسطے نماز صبح کے ایک غسل اور واسطے ظہرین کے

ایک غسل کرا اور واسطے مغربین کے غسل کرے اور جمیع صور تو مین باوجود حکم مذکور کے تغییر و تبدیل روئی کی بھی لازم ہے۔

فصل ششم۔ جاننا چاہئے کہ وضو واجب ہوتا ہی واسطے نماز واجب کے اور واسطے بجالانے اجزار فراموش شدہ نماز کے اور واسطے بجالانے نماز احتیاط کے اور واسطے بجالانے سجود سہو کے اور اسی طرح سے واجب ہوتا ہے وضو واسطے طواف واجب کے اور بسبب نذر و عہد و قسم کے اور واسطے مس کرنے کلمات قرآن کے اور مس کرنے اسمار خاصۂ خداوند عالم کے اگر مس کرنا واجب ہے بسبب نذر وغیرہ کے اور مد و تشدید و اعراب وغیرہ کو بدون وضو کے مس نکرے بنا بر احتیاط کے اور کوئی فرق نہین ہے حرمت مین مس قران کے بدون وضو مابین کلمہ فرعون و قارون وغیرہ کے پس جو کچھہ کہ قرآن مین ہے مس کرنا اوس کا بدون وضو کے حرام ہے اور جبکہ اسمار انبیاء و اوصیار داخل قرآن نہو وین مس کرنا اون کا حرام نہین ہے ہان احوط ہے کہ اسمار انبیار و اوصیار کو بغیر وضو کے مس نکرین جبکہ بقصد نبی و وصی وہ اسمار تحریر کئے گئے ہون اور اعتبار حرمت مس مین الفاظ و عبارت مشترکہ مابین قرآن و غیر قرآن کے وقصد نویسندہ کا ہے نہ مس کنندہ کا پس جو الفاظ و عبارت

مشترکہ بقصد قرآن تحریر کئے گئے ہون اونکا مس کرنا بدون
وضوء کے حرام ہے والا حرام نہین ہے واگر قصد نویسندہ
کا معلوم نہووے پس احوط واولی ہے کہ بدون وضوء مس
نکرے اور کوئی فرق نہین ہے مابین حرمت مس قرآن کے
اسماء خاصہ ذات خداوند عالم مین کہ وہ تحریر کئے گئے ہون،
سیاہی وغیرہ سے یا یہہ کہ ریشم وغیرہ سے کسی پارچہ یا جامہ
پر خیاطتہ کئے گئے ہون اور مناط حرمت مس مین اسماء خاصہ
خدا کے حصول نقش اسماء خدا ہے اگرچہ وہ نقش غیر ذی روح
سے وجود مین آیا ہووے مثلاً اگر ہوائے تند چلی اور اوسکی
وجہہ سے خاک پر نام خدا کا نقش ہوجاوے اوس کا مس کرنا
حرام ہے اور مس کرنا قرآن یا اسماء خاصہ خدا کا خواہ کسی
جزو سے ہووے کہ جسمین روح نے حلول کیا ہے یا اوس
جزو سے ہووے کہ اوسمین روح حلول نہین کی ہے مثل
ناخن کے ہر دو صورتمین مس کرنا حرام ہے ہان اگر بال سے
مس کرے تو ضرر نہین رکھتا ہے اور مستحب ہے وضوء کرنا واسطے
نماز مستحب کے اور طواف مستحب کے اور واسطے طلب حاجت
کے اور واسطے ہمراہ رکھنے قرآن شریف کے اور تلاوت
قرآن کے اور واسطے نماز میت کے اور زیارت قبور مومنین
کے اور واسطے جماع کرنے بعد احتلام کے اور واسطے جماع کرنے

سے نہیں سیے ہون

بعد تغسیل میت کے و قبل غسل مس میت کے اور مستحب ہے وضو
واسطے زن حایض کے کہ جا نماز پر بیٹھکر ذکر خدا کرے اور مستحب
ہے تجدید وضو واسطے اوس شخص کے جو با وضو ہووے
اور مستحب ہے وضو واسطے جماع کرنے کے زن حاملہ سے اور
واسطے داخل ہونے مساجد و مشاہد مشرفہ نبی و ائمہ معصومین
علیہم السلام کے اور مستحب ہے وضو واسطے اکل و شرب جنب
کے اور اسی طرح سے مستحب ہے وضو واسطے دوسرے مرتبہ جماع
کرنے کے اور مستحب ہے وضو واسطے کتابت قرآن کے
اور واسطے قاضی کے جبکہ مجلس قضا مین بیٹھے اور مستحب ہے
وضو قبل از غذا کے و بعد از غذا کے اور قبل اغسال مستحبہ
کے

فصل ہشتم - بیان مین امور مستحبہ وضو کے ہے جاننا چاہیے
کہ مستحب ہے ظرف آب وضو کا دہنی طرف رکہنا اور یہہ اوس
صورت مین ہے جبکہ پانی کا اوٹہانا ہاتھ سے اوس ظرف سے
ممکن ہووے اور مستحب ہے لینا پانی کا دست راست سے اور
بسم اللہ کہنا بوقت وضو کے اس طرح سے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ اور مستحب ہی
دہونا دونون ہاتھون کا پہونچے سے واسطے حدث غائط کے
دو مرتبہ اور ایک مرتبہ حدث بول سے اور نوم سے اور مستحب ہی

مضمضہ کرنا تین مرتبہ اور استنشاق کرنا تین مرتبہ اور مقدم رکھنا مضمضہ کا استنشاق پر اور دعا پڑھنا اور اسی طرح سے مستحب ہے مسواک کرنا اور دعا پڑھنا بوقت منہ دہونیکے اور ہاتھون کے دہونے کے اور مستحب ہے دوسرے مرتبہ دہونا دونون ہاتھون کا اور مستحب ہے واسطے مرد کے ابتدا کرنا دہونے مین ہاتھ کے پہلی مرتبہ ظاہر ذراع سے اور مرتبہ دوم مین ابتدا کرے باطن ذراع سے۔ اور واسطے عورت کے مستحب ہے بالعکس یعنے پہلے مرتبہ دہوئے ہاتھ کو باطن ذراع سے اور دوسرے مرتبہ ظاہر ذراع سے اور مکروہ ہے استعانت وضو مین اور مکروہ ہے خشک کرنا رطوبت وضو کا یا پونچنا رطوبت وضو کا رومال وغیرہ سے اور بوقت مضمضہ یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّي حُجَّتِي يَوْمَ اَلْقَاكَ وَاَطْلِقْ لِسَانِي بِذِكْرِكَ اور بوقت استنشاق یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَيَّ الْجَنَّةَ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ يَشُمُّ رِيحَهَا وَرَوْحَهَا وَطِيبَهَا و بوقت منہ دہونیکے یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَسْوَدُّ فِيهِ الْوُجُوهُ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِي يَوْمَ تَبْيَضُّ فِيهِ الْوُجُوهُ اور بوقت دہونے دست راست کے یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي كِتَابِي بِيَمِينِي وَالْخُلْدَ فِي الْجِنَانِ بِيَسَارِي وَحَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا اور وقت دہونے دست چپ کے یہہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِي كِتَابِي

اور مقدم رکھنا مضمضہ کا استنشاق پر

پانی وغیرہ

بشمالی ولا تجعلها مغلولۃ الی عنقی واعوذ بک من مقطعات النیران
وبوقت مسح سر کے یہ دعا پڑہے اللھم غشنی برحمتک وبرکاتک
وبوقت مسح پاؤن کے یہ دعا پڑہے اللھم ثبتنی علی الصراط
یوم تزول فیہ الاقدام واجعل سعیی فیما یرضیک عنی
وبعد فراغ وضو کے کہے الحمد للہ رب العالمین ودر حدیث
دیگر اللھم انی اسئلک تمام الوضوء وتمام الصلوۃ وتمام
رضوانک والجنۃ اور مجلسی علیہ الرحمہ بحار مین فقہ
رضوی سے روایت کرتے ہین حدیث مین وارد ہوا ہی
کہ جو بندہ مومن درحال وضو کرنے کے سورہ انا انزلناہ
پڑہے گناہون سے پاک ہوجاتا ہے اس طرح سے گویا شکم
مادر سے پیدا ہوا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
نے ارشاد فرمایا جو بندہ مومن کہ درحال وضو کے آیۃ الکرسی
ایک مرتبہ پڑہے خداوند عالم اوسکو ثواب چالیس سال کی
عبادت کا عنایت فرماتا ہے اور بلند کرتا ہے واسطے اوسکے
چالیس درجہ بہشت مین اور تزویج کرتا ہے اوس شخص کی
چالیس حورون سے اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اے
علی جسوقت تم وضو کرو پس کہو اللھم انی اسئلک تمام الوضوء
وتمام الصلوۃ وتمام رضوانک وتمام مغفرتک

پس بہ تحقیق یہہ زکواۃ ہے گناہون کی۔

مقصد دوم - بیان ہین احکام غسل کے ہے اور غسل دو قسم پر ہے واجب اور مستحب اور اوسمین چند مطلب ہین۔

مطلب اول بیان ہین غسل واجب کے ہے جو کہ بدن سے خود مکلف کے تعلق رکھتے ہین پس وہ غسل پانچ ہین۔ غسل جنابت - غسل حیض - غسل استحاضہ غسل نفاس غسل مس اموات اور وہ غسل واجب جو متعلق ہوے بدن سے غیر مکلف کے وہ غسل میت ہے انشا اللہ اوس کا بھی ذکر تفصیلا دوسرے مقام مین کیا جاویگا اور اغسال مستحب کبھی واجب ہوتی ہین بہ نذر وشبہہ نذر کے مثل عہد یمین یعنے قسم کے اور تفصیل غسال واجبہ کے چند فصل مین بیان کی جاتی ہے۔

فصل اول غسل جنابت مین ہے اور اوسمین چند مبحث ہین

مبحث اول بیان مین سبب جنابت کے ہے جاننا چاہئے کہ سبب جنابت دو چیزین ہین اول خارج ہونا منی کا موضع معتاد سے خواہ وہ موضع معتاد اصلی ہو یا عرضی مثل اس کے کہ سوراخ زیر قضیب ہوے یا زیر بیضتان ہووے اوس سے منی ہمیشہ بحسب عادت خارج ہوا کرے وخواہ منی حالت بیداری مین خارج ہو یا حالت

خواب مین خواہ مرد سے خارج ہو یا عورت سے پس جمیع حالات
مین غسل کرنا واجب ہے اور پہچانی جاتی ہے منی مرد صحیح
کی متحقق ہونے سے تین علامتون کے ایک شہوت اور
دوسرے جہیدن وتیسرے سستی بدن ہے بعد خارج ہونے
منی کے اور بعض علماء نے بوئے شگوفہ خرما و بوئے خمیر
ترش کو منی مین معتبر جانا ہے اور اقوی عدم اعتبار ہے
اور حالت بیماری وناخوشی وضعف قوی مین متحقق ہونے
سے ایک علامت کے بھی دو علامتون یعنے شہوت سستی
بدن سے حکم بجنابت کیا جاتا ہے اور جو شخص اپنے لباس
مختص مین منی دیکھے اور یقین کرے کہ منی اوس سے
خارج ہوئی ہے وبعد از خروج اوسکے غسل بھی نہین
کیا تھا پس واجب ہے اوسپر کہ غسل کرے اور جو نمازین
کہ اوس حالت جنابت مین بجالایا ہے اوسکا اعادہ کرے
واگر کسی شخص کو بعد مشاہدہ منی کے اپنے لباس مختص مین
احتمال ہووے کہ منی اوس جنابت کی ہے کہ جسکا غسل
کر چکا تھا و بعد دوسرے جنابت نہین ہوئی ہے پس
اس صورت مین غسل اوسپر واجب نہین ہے ولکن احوط
ہے کہ غسل کرے اور جسوقت لباس کسی شخص کا مشترک
ہووے مابین دو نفر کے اور منی اوس لباس مین مشاہدہ

کی جاوے اور علم و یقین ہووے کہ منی ان دونون سے
ایک شخص کی ہے اور یہہ امر مشتبہ ہے کہ جنب ان دونو
سے کون ہے پس یہہ مسئلہ محل اشکال ہے ولکن بنا بر
احوط چاہیئے کہ دونون آدمی غسل کرین اور سبب دوسرا
حصول جنابت مین وطی کرتا ہے دوسرے آدمی سے
خواہ قبل مین ہو یا دبر مین اگرچہ انزال نہ ہووے اور کوئی
فرق نہین ہے مابین اس کے کہ ہر ایک واطی و موطور
سے صغیر ہووے یا کبیر عاقل ہووے یا دیوانہ اور وطی
شدہ مرد ہووے یا عورت مردہ ہووے یا زندہ پس جمیع
صورتون مین جنابت حاصل ہو جاتی ہے و ہرگاہ عورت
ذکر مردہ کو اپنے قبل یا دبر مین داخل کرے جنابت حاصل
ہو جاتی ہے اور وطی کرنا حیوانات سے باعث حصول
جنابت کا نہین ہے نزدیک بعض علماء کے ولکن احوط
غسل جنابت کرنا ہے پس احکام جنابت کو ترک نہ کرے
اور وطی متحقق ہوتی ہے ساتھ غائب ہونے حشفہ کے فرج
مین یا غائب ہونے مقدار حشفہ کے جس صورت مین کہ حشفہ
کٹ گیا ہو۔

مبحث دوسرا بیان مین اون عبادات کے ہے کہ جسمین
غسل جنابت شرط صحت ہے اور وہ چند امور ہین۔ اول

طواف واجب دوم نماز مطلقا خواہ واجب ہووے یا مستحب
خواہ نماز احتیاط ہووے یا اجزاء فراموش شدہ نماز کے
ہوین اور اسی طرح سے حکم ہے سجود سہو کا یعنے غسل جنابت
شرط صحت سجدہ سہو ہے اور غسل جنابت واسطے نماز میت
کے اور سجدہ شکر کے اور واسطے سجدہا سے قرآن کے شرط
صحت نہین ہے۔ سوم روزہ کہ غسل جنابت شرط صحت
ہے پس اگر معتمداً تا طلوع صبح صادق جنابت پر باقی رہے
اور غسل نہ کرے روزہ اوسکا باطل ہے خواہ وہ روزہ
ماہ رمضان کا ہووے یا غیر رمضان کا ہووے و اگر بوجہہ
عدم علم بجنابت صبح ہو جاوے پس وہ روزہ اگر واجب
مضیق ہووے یا روزہ ایام تتابع کفارہ کا ہووے ہر
دو صورت مین صحیح ہے اور مستحب ہے تعجیل کرنا غسل جنابت
مین جبکہ علم بہ جنابت اثناء روز مین حاصل ہووے یا جبکہ
کہ اثناء روز مین احتلام ہووے اور روزہ مستحب موقوف و
مشروط غسل جنابت پر نہین ہے بنا بر اقوی کے اگرچہ
عمداً جنابت پر تا طلوع صبح صادق باقی رہے اور حرام
ہے حالت جنابت مین مس کرنا اسماء خداوند عالم کا جبکہ
مقصود اون اسماء کا کتابت سے ذات خداوند عالم کے
ہووے و اگر ذات خدا کے مقصود نہ ہووے مثل لفظ اللہ

کے جو اسم عبد اللہ مین موجود ہے پس اوس کا مس کرنا حرام نہین ہے اور اسی طرح سے حرام ہے مس کرنا اسماء انبیا و ائمہ ہدیٰ کا ہرگاہ مقصود کتابت سے نقوش مقدسہ ہووے اور اسی طرح سے حرام ہے جنب پر توقف کرنا مسجد مین ہان عبور کرنا مساجد مین اس طرح پر کہ ایک طرف سے داخل ہو کر دوسری طرف نکل جاوے جائز ہے سوای مسجد الحرام و مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ کے پس اگر کوئی ان دو مسجدون مین جنب ہووے پس واجب ہے اوسپر تیمم کرنا واسطے خروج کے مسجد سے و اگر زمان خروج مسجد سے کمتر ہووے زمان تیمم سے پس بدون تیمم مسجد سے خارج ہووے اور داخل ہونے مین جنب کے مشاہد ائمہ ہدیٰ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین مین مابین علماء کے اختلاف ہے و مقتضاے احتیاط یہہ ہے کہ داخل نہووے اور حالت جنب مین داخل ہونا مقابر انبیاء و اوصیاء مین بنابر اقوی کے جائز ہے ضرر نہین رکہتا ہے اور حرام ہے رکہنا کسی چیز کا مسجد مین جنب پر اگرچہ وہ خود خارج مسجد سے ہووے اور اوسکو مسجد مین ڈالے اور مسجد سے کسی چیز کا اوٹہا لینا ضرر نہین رکہتا ہے جائز ہے اور حرام ہے جنب پر کسی سورہ یا جزو سورہ کا سورہاے عزائم سے

پڑہنا یعنی جن سوردن مین سجدہ واجب ہے اونکا پڑہنا
جنب پر حرام ہے اور وہ چار سورہ ہین سورۂ اقرء
وسورہ والنجم وسورۂ الم تنزیل وسورہ حم سجدہ اور کوئی
فرق حرمت قراءت مین مابین آیہ سجود کے اور دوسری
آیہ کے سورہاے مذکورہ سے نہین ہے حتی یہہ کہ بسم اللہ
کو بھی بقصد جزئیت کہنا حرام ہے۔
مبحث سوم مکروہ ہے واسطے جنب کے کہانا اور پینا
مگر یہہ کہ وضو کرے یا ناک مین پانی ڈالے یا کلی کرے
پس اس صورت مین کراہت مرتفع ہوجاتی ہے اور زیادہ
ساتھ آیہ سے پڑہنا سواے سورہاے عزائم کے مکروہ
ہے اور اسی طرح سے حواشی قرآن ومابین سطور کو مس
کرنا مکروہ ہے اور خضاب لگانا اور مہیندی لگانا حالت
جنب مین مکروہ ہے۔
مبحث چہارم بیان مین کیفیت غسل کے اور واجبات
غسل کے ہین جاننا چاہیئے کہ غسل دو قسم پر ہے اول
ترتیبی ہے اور مراد ترتیبی سے دہونا تمام سر وگردن کا و
بعدہ دہونا تمام طرف راست بدن کا و بعدہ دہونا تمام
طرف چپ بدن کا ہے اور بوقت دہونے طرف
راست کے ایک جزو کو گردن سے اور طرف چپ سے

داخل کرے تاکہ اطمینان حاصل ہوجاوے کہ تمام طرف
راست کو دہویا ہے اور اسی طرحسے دہونے مین طرف
چپ کے ایک جزء کو گردن سے اور طرف راست سے
داخل کرے تا اطمینان تمام طرف چپ کے دہونے کا حاصل
ہووے اور نصف عورتین کو اور ناف کو جانب راست
سے ساتہہ بدن راست کے دہووے اور نصف عورتین
کو ساتہہ جانب چپ بدن کے دہوئے اور بہتر یہہ ہے کہ
تمام عورتین کو بوقت دہونے طرف راست بدن کے دہووے
اور اسی طرحسے بوقت دہونے طرف چپ بدن کے دوبارہ
تمام عورتین کو دہووے اور ہر ایک اعضاء غسل کو جس
طرحسے چاہے دہوئے کفایت کرتا ہے کیفیت مخصوص
اوس کی نہین ہے پس اگر سر وگردن کو داخل کرے
پانی مین وبعد جانب راست کو داخل کرے وبعد جانب
چپ کو داخل کرے کفایت کرتا ہے اور اسی طرحسے اگر
بعض اعضاء پر پانی ڈالے وبعض عضو کو پانی مین داخل
کرے کافی ہے اور اگر تین دفعہ تمام بدن کو زیر آب داخل
کرے اس طرحپر کہ دفعہ اول مین قصد دہونے سر وگردن
کا رکہتا ہووے اور دفعہ دوم مین قصد دہونے طرف
راست بدن کا رکہتا ہووے اور دفعہ سوم مین قصد دہونے

طرف چپ بدن کا رکھتا ہوے کفایت کرتا ہے اور غسل اوسکا صحیح ہے و اگر کوئی عضو پانی مین ہوے اور اوسکو حرکت دیوے بقصد دہونے کے کفایت کرتا ہے اور اوس کا پانی سے نکالنا بعد داخل کرنا پانی مین لازم نہین ہے۔

قسم دوم غسل ارتماسے ہے اور مراد اوس سے دہونا تمام بدن کا ہے ساتھہ داخل کرنے بدن کے پانی مین اور لازم نہین ہے کہ تمام بدن کو بیک دفعہ حقیقی پانی محیط ہوجاوے اس طرحپر کہ کوئی جزو بدن پس و پیش نہوے بلکہ یہہ لازم ہے کہ بوقت داخل کرنے بدن کے پانی مین تمام بدن اوسکا دہویا جاوے اگرچہ اجزاء بدن کا دہویا جانا پس و پیش ہوے اور تمام بدن کا بتدریج داخل کرنا پانی مین واسطے غسل ارتماسے کے کفایت نہین کرتا ہے اور جاننا چاہیئے کہ غسل ترتیبی افضل ہے غسل ارتماسے سی اور شروط غسل کے چند چیزین ہین۔ اول نیت اور معتبر ہے نیت مین قصد قربۃ جیساکہ وضوء مین ذکر کیا گیا اور اسی طرحسے لازم ہے معین کرنا غسل جنابت کا دوسرے اغسال سے و ہرگاہ سبب جنابت انسان سی مکرر صادر ہوے مثل اس کے کہ چند دفعہ مجامعت کری یا چند دفعہ محتلم ہوے پس بعد از ان واسطے جمیع اسباب

سے ایک غسل کفایت کرتا ہے۔ شرط دوم یہہ ہے کہ
چاہیئے تمام ظاہر بدن کو دہووے کسی چیز کو بدن سے
نہ چہوڑے اور جو چیز کہ مانع ہووے پہونچنے سے پانی
کے ظاہر بدن تک اوسکو زائل کرے۔ شرط سوم یہہ ہے
کہ غسل ترتیبی کو بہ ترتیب بجا لاوے واگر خلاف ترتیب
دہووے اوس غسل کا اعادہ کرے۔ شرط چہارم یہہ ہے
کہ پانی غسل کا مباح ہووے غصبی نہ ہووے اور چاہئے
کہ آب مطلق ہووے مضاف نہووے شرط پنجم یہہ ہے
کہ جس جگہ غسل کرتا ہے چاہیئے کہ وہ جگہہ غصبی نہووے
اور اسی طرح سے لازم ہے کہ جس ظرف سے پانی بدن پر
ڈالتا ہے اور اوس سے غسل کرتا ہے وہ ظرف بہی مباح
ہووے۔ شرط ششم یہہ ہے کہ خود مکلف اپنے بدن
کو دہووے دوسرا شخص اوسکو غسل نکراوے واگر
قادر و متمکن نہووے خود غسل کرنے پر پس دوسرا شخص
اوس کے بدن پر پانی ڈالے اور اوسکو غسل کرا دیوے
اور خود وہ شخص نیت کرے۔ شرط ہفتم یہہ ہے کہ کوئی
چیز مانع پہونچنے سے پانی کے نہووے۔ شرط ہشتم
یہہ ہے کہ بدن اوسکا پاک ہووے قبل غسل کے ہاں دہونا
سر و گردن کا جبکہ پاک ہووے موقوف نہیں ہے۔

دوسرے اعضا کی طہارت پر و لکن احوط طاہر ہونا تمام بدنکا
ہے اور اگر کوئی شخص سات بدن نجس کے آب وجاری
مین داخل ہووے اور غسل کرے اوس کا صحیح نہین ہے بلکہ
لازم ہے کہ بعد حصول طہارت اوس پانی سے خارج
ہووے و بعد دفعہ دیگر بقصد غسل آب وجاری مین
داخل ہووے اور اگر جبیرہ اعضاء غسل پر ہووے حکم
اوسکا سابقا وضو مین بیان کیا گیا ہے۔ خاتمہ بیانمین
احکام مستحبہ غسل کے ہے اور وہ چند چیزین ہین۔ اول
دہونا دونون ہاتھون کا کہنیون سے قبل غسل کے تین
دفعہ دوم کلی کرنا قبل غسل کے تین دفعہ سوم ناک مین
مین پانی ڈالنا تین دفعہ۔ چہارم غسل ترتیبی مین ہاتھ کو بدن
پر ملے اون مقامات مین کہ جہان پانی خود بخود پہونچتا
ہووے تا یہہ کہ خاطر جمع ہووے۔ پنجم یہہ ہے کہ جنب
قبل غسل کے پیشاب کرے و بعدہ غسل کرے اور فائدہ
اسکا یہہ ہے کہ اگر بعد غسل کے رطوبت مشتبہ بہ منی مخرج
بول سے خارج ہووے تو اوسکو غسل کرنا لازم نہین ہے
و اگر شخص جنب قبل غسل کے پیشاب نہ کرے و بعد غسل
کے رطوبت مشتبہ خارج ہووے پہر اوسکو غسل کرنا واجب
ہے و لکن قبل از خارج ہونے اوس رطوبت مشتبہ کے

جو کچھ عمل اور عبادت بجالایا ہے وہ صحیح ہے اور غسل سابق بھی اوس کا صحیح ہے اور جاننا چاہیئے کہ غسل جنابت مین احتیاج وضوء کی نہین ہے واسطے عبادت کے و ہرگاہ اثناء غسل جنابت مین حدث اصغر مثل ریح وغیرہ سے صادر ہووے اوس غسل کو تمام کرے وبعدہ واسطے نماز کے اور دیگر عبادت کے وضوء کرے اور احوط اس صورت مین یہہ ہے کہ دوبارہ اوس غسل کا اعادہ کرے۔

فصل دوم بیان مین غسل حیض کے ہے جاننا چاہیئے کہ جو خون عورت کی فرج سے خارج ہوتا ہے کبھی اوس کے رحم سے نکلتا ہے اور کبھی غیر رحم سے مثل خون بکارت کے اور جو خون کہ رحم سے نکلتا ہے وہ بھی دو قسم پر ہے کبھی بوجہہ کسی زخم وغیرہ کے خارج ہوتا ہے جو کہ رحم مین ہوتا ہے اور کبھی بغیر زخم کے وہ خون نکلتا ہے مثل حیض ونفاس و استحاضہ کے اور شریعت مطہرہ مین واسطے ان ہر ایک کے چند علامات مقرر ہوئے ہین اور اوسکا بیان چند مسئلون مین کیا جاتا ہے۔

مسئلہ اول - اگر کسی عورت باکرہ کی بکارت زائل ہووے اور خون اوس کی فرج سے نکلے اور وہ عورت نہ پہچانتی ہو کہ یہہ خون بکارت ہے یا خون حیض ہے پس

اوس کا امتحان کرے اس طرح پر کہ روئی یا کپڑا فرج مین
داخل کرے اور تہوڑی دیر تک تامل کرے و بعد آہستہ
اوسکو فرج سے نکالے اور نظر کرے پس اگر نشان خونکا اوس
روئی مین مانند طوق کے ہووے وہ خون بکارت سے ہے
اگرچہ صفات خون حیض کے اوس خون مین ہووین و اگر
نشان خون کا اوس روئی یا کپڑے پر مانند طوق کے نہووے
بلکہ تمام روئی یا کپڑے پر خون محیط ہو جاوے پس اگر صفات
حیض اوسمین موجود ہون وہ حیض ہے و اگر شرائط حیض
اوسمین نہ موجود ہون وہ خون استحاضہ ہے و ہرگاہ کوئی
عورت اس طرحسے امتحان نکرے و بدون تمیز خون کے
نماز و عبادت بجالاوے نماز اوس کی باطل ہے اگرچہ بعد
معلوم ہووے کہ وہ خون بکارت تہا و اگر امتحان کرنا عورت
کا ممکن نہ ہووے بوجہ تاریکی شب کے اور روشنی نہونیکی
یا بوجہ روئی و کپڑا وغیرہ کے نہ ہونے کے پس اس
صورت مین عورت اپنی حالت سابقہ پر عمل کرے پس اگر
سابقًا پاک تھی و بعد اوس کے یہہ خون مشتبہہ ملاحظہ
کرے بنا رکھے طہارت پر و اگر سابقًا حائض تھی و بعد
اوس کے یہہ خون مشتبہہ ملاحظہ کرے پس یہہ خون بھی
حکم مین حیض کے ہے و اگر حالت سابقہ معلوم نہ ہووے

تو اس صورت مین عمل باحتیاط کرے یعنے جن چیزونکا ترک
کرنا حائض پر واجب ہووے مثل ترک توقف کرنا مساجد
مین وترک کرنا مس کتابت قرآن کا اور ترک کرنا قرارت
سورہاے عزائم کا ان جملہ اشیا کو یہہ عورت بھی ترک
کرے اور نماز بھی پڑہے اور روزہ بھی رکھے جسوقت کہ
یہہ حالت اوس عورت کو ماہ رمضان مین حاصل ہووے
وبعد اوس کے اون روزون کو قضا رکھے۔
مسئلہ دوم اگر کسی عورت کو رحم سے اوس کے خون
آوے اور معلوم نہ ہووے کہ یہہ خون حیض ہے یا خون
زخم وغیرہ کا ہے جو رحم مین ہے پس اگر حال اوس
زخم کا معلوم نہ ہووے کہ طرف چپ مین ہے یا یہہ کہ
معلوم ہووے کہ وہ زخم ہردو طرف ہے اس صورت
مین خون مشتبہہ کا اس طرحسے امتحان کرے کہ چت لیٹکر
دونون پاؤن کو بلند کرے اور انگشت کو داخل فرج
کرے پس اگر طرف راست سے خون آوے وہ خون زخم
و پھوڑیکا ہے و اگر طرف چپ سے خارج ہووے وہ خون
حیض ہے و بغیر اس امتحان کے اگر عورت عبادت کرے
عبادت اوس کی باطل ہے اگرچہ واقع مین وہ خون پھوڑیکا
یا زخم کا ہووے۔

مسئلہ ہرگاہ کسی عورت کو خون آوے اور وہ نہ پہچانے خون قضاء فرج سے خارج ہوا ہے بسبب کسی زخم و جراحت کے یا یہہ خون اندرون رحم سے خارج ہوا ہے پس اس صورت مین وہ عورت پاک ہے۔ احکام حیض کے اوس عورت پر جاری ہون گے اور جاننا چاہیے کہ عورت کو بعد تمام ہونے نہ سال اور قبل تمام ہونے پنجاہ سال واسطے غیر قرشیہ کے اور ساٹھ سال واسطے قرشیہ کے جو خون آوے اور کمتر تین روز سے اور زیادہ دس روز سے ہووے اور فاصلہ بھی دس روز کا مابین اس خون کے اور خون حیض سابق کے گذرا ہووے پس باوجود ان جمیع شرائط کے وہ خون حیض ہے خواہ وہ خون متصف بہ صفات حیض ہووے یا نہ ہووے خواہ اوسکو اول دفعہ یہہ خون آیا ہووے یا نہ ہووے عادت اوس کی قرار پائی ہووے یا نہ ہووے پس معلوم ہوا کہ عورت کو قبل بتمام ہونے نہ سال ہلالی کے روز ولادت سے جو خون آوے وہ استحاضہ ہے اگرچہ تمام صفات حیض اوس خون مین جمع ہوین پس اس صورت مین بعد بلوغ یعنے بعد اکمال نہ سال کے اوس عورت پر غسل استحاضہ واجب ہے اگر وہ استحاضہ قلیلہ نہ ہووے اور جس عورت کو اپنی عمر معلوم

ہووے کتنے سال روز ولادت سے گذرے ہین اور خون
بہ صفات حیض ملاحظہ کرے اور یقین کرے کہ وہ خون حیض
ہے پس اس صورت مین احکام حیض اوسپر جاری ہونگے
اور اسے جہت سے معلوم ہوگا کہ عمر اوس کی نہ سال سے
زائد ہے اور وہ عورت بالغ ہے اور خون حیض اغلب
اوقات سیاہ ہوتا ہے اور غلیظ و گرم ہوتا ہے اور سوزش
سے نکلتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ یہہ اوصاف اوسمین
نہین پائے جاتے ہین بہر حال یہہ خون مابین عورتونکے
مشہور ہے اور اون کو معرفت اس کی حقیقت کی حاصل
ہے اور جو خون کہ عورت بعد سن یاس کے ملاحظہ کری
وہ خون استحاضہ ہے اور سن یاس واسطے غیر قرشیہ
کے پنجاہ سال ہے اور واسطے قرشیہ کے ساٹھ سال ہے اور
جاننا چاہئے کہ خون حیض حالت حمل مین بھی آتا ہے اگرچہ
حمل اوسکا ظاہر و نمایان ہووے۔

مطلب دوم۔ اقل زمانہ حیض تین روز ہے پس اگر
ابتدا از زمانہ مشاہدہ خون سے تا گذرنے سہ روز کے اوسکو
متصل خون نہ آوے تو وہ خون حیض نہین ہے ہان کفایت
کرتا ہے اوس خون کے محکوم بہ حیض ہونے مین وجود خون
کا باطن رحم مین اگرچہ خارج نہ ہووے اور جس عورت کو

مدت وہ روز مین سہ روز متفرق خون آوے وہ حیض نہین
ہے اگرچہ دو روز خون متواتر دیکھے و بعد قبل تمام ہونے
دس روز کے [illegible] خون دیکھے پھر کا [illegible] اور خون
خون آوے اور منقطع ہو جاوے و بعد قبل تمام ہونے دس
روز کے آٹھوین یا نوین روز مثلاً پھر خون آوے اور وہ خون
دس روز سے متجاوز نہ ہووے پس یہہ زمانہ مشاہدہ خون
اول و آخر کا و زمانہ انقطاع خون درمیان کا تمام حیض ہی
اور جاننا چاہیے کہ اکثر مدت زمان حیض کے دس روز ہی
اور چاہیے کہ مابین دو حیض کے فاصلہ دس روز کا ہووی
کہ وہ زمانہ طہر و پاکی کا ہے پس اگر بعد انقضاء زمان حیض
کے دس روز نہ گذرین و اثناء دس روز مین خون آوے
وہ حیض نہین ہے اور شب اول اوس روز کی کہ جس روز
خون آیا ہے اور شب چہارم تیسرے روز کی اگر خون منقطع
ہو جاوے زمان حیض سے خارج ہے اور دو شب جو کہ
مابین سہ روز واقع ہے وہ داخل زمان حیض ہے و ہرگاہ
ظہر روز پنجشنبہ کو مثلاً خون آوے اور ظہر روز شنبہ
کو قطع ہووے پس یہہ سہ روز گذشتہ ایام حیض ہے
و احکام حیض اوسپر جاری ہین اور جس صورت مین کہ سہ روز
کامل ہووین اور عورت پاک ہو جاوے احتیاط یہہ ہے

کہ عمل مستحاضہ بجالاوے یعنے ترک حائض کو ترک کرے اور نماز بھی پڑھے اور مراد روز کامل سے طلوع صبح صادق سے تا غروب آفتاب ہے۔

مطلب سوم۔ ہرگاہ کوئی عورت کو دو مرتبہ دو ماہ مین پے درپے اس طرحسے خون آوے کہ اول ایک مہینے مین شروع ماہ سے مثلاً پانچوین تاریخ تک خون آوے اور دوسرے مہینے مین بھی اول ماہ سے پانچوین تاریخ تک خون آوے پس جبکہ اس طرحسے دو ماہ متواتر خون آوے وہ عورت صاحب عادت عددیہ اور وقتیہ ہے بسبب اتحاد عدد اور وقت کے و ہرگاہ ایک دفعہ ایک ماہ مین اول ماہ سے پانچوین تاریخ تک مثلاً خون آوے اور دوسرے مہینے مین اول ماہ سے ساتوین تاریخ تک مثلاً خون آوے پس یہہ عورت صاحب عادت وقتیہ ہے نہ عددیہ بوجہ اختلاف عدد کے و ہرگاہ ایک دفعہ ایک مہینے مین اول ماہ سے پانچوین تاریخ تک خون آوے اور دوسرے مہینے کے آخر مین پانچ روز تک خون آوے پس یہہ عورت صاحب عادت عددیہ ہے نہ وقتیہ بجہت اختلاف وقت کے اور جاننا چاہیئے کہ صاحب عادت وقتیہ بمجرد ملاحظہ خون کے وقت معینہ مین جمیع احکام حائض پر عمل کرے اگرچہ وہ خون بہ صفت

حیض نہ ہووے واگر صاحب عادت وقتیہ کو ایک روز یا دو
روز پیشتر وقت معینہ سے خون آوے یا ایک روز یا دو روز
بعد گذرنے اوس کے اول وقت معینہ کے خون آوے
پس لازم ہے بہ مقتضاء احتیاط کہ وہ عورت تروک
حائض کو اور افعال مستحاضہ کو بجا لاوے یعنی جن چیزونکا
ترک کرنا حائض پر واجب ہے اوس کو یہہ بھی ترک کرے
اور جس طرحسے مستحاضہ نماز باشرائط بجا لاتی ہے یہ بھی
بجا لاوے اور تفصیل افعال مستحاضہ کے بعد اس کے
مذکور ہوگی اور جو عورت کہ صاحب عادت عددیہ ہووے
یا یہہ کہ اول مرتبہ اوسکو خون آیا ہے جسکو عربی مین مبتدیہ
لکھتے ہین بمجرد خون کے آنے سے احکام حائض پر عمل نکرے
بلکہ صبر کرے اور عمل مستحاضہ تین روز تک بجا لاوے
وبعد جبکہ خون تین روز سے متجاوز ہو جاوے احکام حیض
پر عمل کرے اور یہہ زمانہ گذشتہ سہ روز کو اور ما بعد کو
زمان حیض سمجھے اور اسی طرحسے ہر گاہ صاحب عادت
وقتیہ کو قبل از وقت کے یعنی جبکہ چند روز پیشتر خون
آوے تو بہ مجرد خون آنے کے احکام حائض پر عمل نکرے
بلکہ صبر کرے تین روز تک اور اس عرصہ سہ روز مین
عمل مستحاضہ کو بجا لاوے اور یہہ حکم جمیع مسائل مذکورہ مین

اوسوقت ہے جبکہ خون مین صفات وعلامات حیض موجود ہون
واگر صفات حیض موجود ہوین پس بمجرد خون آنے کے
ترک عبادت کرے اور اپنے کو حائض سمجھے۔

مطلب چہارم - ہرگاہ کسی عورت کو تین روز متواتر
خون آوے وبعد اوسکے منقطع ہوجاوے اور نوین روز
یا دسوین روز پہر خون آوے وبعد منقطع ہوجاوے پس
سہ روزہ اول اور خون مابعد اور زمانہ درمیان کا یہہ تمام
ایام حیض ہے خواہ یہہ عورت صاحب عادت معینہ ہووے
یا نہ وخواہ یہہ خون بصفت حیض ہووے یا بصفت استحاضہ
واگر صورت مذکورہ مین خون ایام بعد کا متجاوز ہوجاوے
دس روز سے پس اس خون ایام بعد کو استحاضہ قرار دیوے
اگرچہ بصفات حیض ہووے وہرگاہ مابین دوخون کے
دس روز کا فاصلہ ہووے جو زمانہ طہر و پاکی ہے پس پہلے
خون کو حیض اول اور دوسرے خون کو حیض دوم قرار
دیوے جس صورت مین کہ خون اول وخون دوم تین روز
سے کمتر نہ ہووے۔

مطلب پنجم - ہرگاہ کسی عورت کو قبل دس روز کے
خون بحسب ظاہر منقطع ہووے اور احتمال ہووے کہ باطن
رحم مین خون موجود ہے پس واجب ہے اوس عورت

پر استبراء کرنا رحم کا خون سے اور طریقہ استبراء کا یہہ ہے
کہ روئی کو فرج مین داخل کرے و بعد تہوڑی دیر کے اوسکو
نکالے پس اگر روئی آلودہ خون حیض سے نکلے وہ عورت
پاک نہین ہوئی ہے اگرچہ خون زرد ہوے اور بہت کم
ہووے و اگر روئی آلودہ خون سے نہ نکلے وہ عورت پاک
ہے اور بہتر ہے کہ بوقت استبراء سید ہی کہڑی ہووے
اور شکم کو دیوار سے لگاوے اور ایک پاؤن کو بلند کرے
اور روئی کو داخل کرے پس اگر آلودہ خون سے نکلے
وہ عورت نجس ہے اور اگر روئی آلودہ نہ ہووے خون سے
وہ عورت پاک ہے اور غسل ایسی عورت کا قبل استبراء
کے صحیح نہین ہے ۵ ہرگاہ کسی عورت کی عادت اس طرح سے
قرار پائی ہو کہ مابین ایام عادت کے خون چندروز منقطع
ہو جاتا ہو اور پاک ہو جاتی ہو و بعد قبل متجاوز ہونے دس
روز کے دوبارہ خون آتا ہو پس اوس عورت پر ایام پاکی
مین جبکہ بجسب عادت خون کے عود کرنے پر خاطر جمع ہوی
غسل و عبادت واجب نہین ہے ولکن احوط ہے کہ ایام
پاکی مین غسل کرے و عبادت بجالاوے اور جس عورت
کی عادت دس روز سے کم ہووے اور خون اوسکو زیادہ
عادت سے آوے پس واجب ہے کہ وہ ترک عبادت کرے

تین روز تک و بعد تین روز کے اگر خون منقطع نہ ہوا حوط ہی
جمع کرے مابین تروک حائض و عمل مستحاضہ کے پس اگر خون
قبل دس روز کے منقطع ہو جاوے اوس تمام خون کو حیض
قرار دیوے و اگر وہ منقطع نہووے زیادہ دس روز سے
خون آوے پس زمان عادت کو حیض قرار دیوے و باقی
زمانہ کو استحاضہ قرار دیوے اور جو عورت کہ مبتدئہ ہووے
یعنے اول مرتبہ اوسکو خون آوے یا یہہ کہ کوئی عادت
اوس کی مستقر نہ ہووے ہرگاہ خون دس روز سے تجاوز
کرے اور تمام خون بصفت حیض خارج ہووے پس چاہیئے
کہ عدد ایام حیض کو موافق عادت اون عورتون کے جو
عزیز و قریب ہووین مثل مادر و خواہر و عمہ و خالہ وغیرہ
کے قرار دیوے اور باقی ایام کو استحاضہ قرار دیوے
و ہرگاہ عادت خویش و اقارب سے مختلف ہووے پس
جس کی عادت اکثر و زیادہ ہووے موافق اوس کے اپنی
عادت کو قرار دیوے و اگر خویش و اقارب نہ رکھتی ہووے
یا یہہ کہ خویش و اقارب کے حال سے اطلاع ممکن نہووے
پس اس صورت مین اوس عورت کو اختیار ہے کہ بہ حسب
روایات عمل کرے اور وہ روایات تین ہین - اول یہہ
ہے کہ اول ماہ مین سہ روز اور ماہ دوم مین دس روز حیض

قرار دیوے اور باقی ایام کو استحاضہ قرار دیوے اور اسیطرحسے
ہمیشہ عمل کرے دوم یہہ ہے کہ ہر ماہ مین چھہ روز حیض
قرار دیوے وباقی ایام کو استحاضہ قرار دیوے۔ سوم یہہ ہی
کہ ہر ماہ مین ساتہہ روز حیض قرار دے وباقی ایام کواستحاضہ
قرار دے اور احوط مابین روایات یہہ ہے کہ ہر ماہ مین
سات روز حیض کے قرار دیوے اور اس احتیاط کو
ترک نہ کرے وہرگاہ ایک ماہ مین موافق روایت اول کے
سہ روز حیض قرار دیوے دوسرے مہینے مین اوس کو جائز
نہین ہے کہ موافق روایت دوم ویا روایت سوم کے عمل
کرے یعنے شش روز یا ہفت روز حیض قرار دیوے
جائز نہین ہے ہان جبوقت ماہ دوم کو موافق روایت
اول کے عمل کر چکے وبعد ماہ سوم مین اوس کو جائز ہے
کہ دوسری روایت کے موافق عمل کرے اور بہتر اس
صورت مین یہہ ہے کہ ایک ماہ مین چھہ روز اور ماہ دوم
مین سات روز قرار دیوے تاکہ تیرہ روز زمان حیض ہوسکے
جو بمقتضاء روایت اول کے ہے اور اسی طرحسے اگر ایک ماہ
مین چھہ روز یا سات روز حیض قرار دیوے لازم ہے کہ
ماہ دوم کو موافق ماہ اول کے قرار دیوے وبعد اوسکے
ماہ سوم وچہارم مین اوسکو جائز ہے کہ بروایت دیگر عمل کری

اور تمام صورتون مین لازم ہے کہ عدد روایات کو ابتدا ء خون سے
قرار دیوے نہ وسط اور آخر سے اور جبکہ خون دس روز سے گذر جاوے
فوراً عمل بروایات مذکورہ کرے اور انتظار اتمام ماہ کا نکرے
اور جو عورت کہ صاحب عادت ہووے یعنے اوسکے عدد ایام
حیض معین ہوے اور اوسکو خون دس روز سے زیادہ آوے
پس اپنی عادت کو حیض قرار دیوے و باقی ایام کو استحاضہ
اور جو عورت کہ اولاً صاحب عادت ہووے و بعد اپنی عادت
کو فراموش کر جاوے پس اگر عدد اور وقت دونون کو
فراموش کرے پس مراعات کرے صفات و علامات حیض
کے جسقدر خون کہ بصفات و علامات و شرائط حیض ہووے
اوسکو حیض قرار دیوے اور باقی ایام کو استحاضہ قرار دیوے
واگر صفات و علامات حیض کے موجود نہون باین معنی کہ
تمام خون ایک رنگ آیا ہو یا یہہ کہ بصفت حیض کمتر تین روز
سے یا زیادہ دس روز سے آیا ہو یا یہہ کہ فاصلہ دس روز
پاکی کا مابین دو خون کے نگذرا ہو پس اس صورت مین
احوط یہہ ہے کہ ہر مہینے مین سات روز حیض قرار دیوے
اور باقی ایام کو استحاضہ قرار دیوے۔

مسئلہ جب عورت کی عادت حیض باعتبار وقت کے
اور باعتبار عدد کے برقرار ہووے پس اگر قبل وقت کے

یا بعد گذرنے وقت کے اوس عورت کو خون بقدر عدد معینہ کے آوے اوس کو حیض قرار دیوے اور وقت پر اعتبار نہ کرے خواہ خون بصفت حیض ہووے یا نہ ہووے تمام خون حیض قبل از وقت آوے یا بعد از وقت یا یہہ کہ وقت معینہ مین اور خارج وقت معینہ مین بقدر عدد معینہ کے خون آوے پس ہر سہ صورت مین چاہیئے کہ اوس خون کو حیض قرار دیوے ہان سابقاً مذکور ہوا ہے کہ جبکہ خون عادت سے ایک روز یا دو روز قبل خارج ہووے اور صفات حیض اوسمین نہ ہوین اس صورت مین احوط ہے کہ عمل استحاضہ کو بجالاوے اور بہ مجرد خارج ہونے خون کے حیض قرار نہ دیوے بلکہ انتظار کرے تین روز تک پس اگر اس عرصہ تین روز مین منقطع ہوے وہ حیض ہے اور اگر منقطع ہو جاوے وہ استحاضہ ہے اور جو کچھہ عبادت گذشتہ بجالائی ہے صحیح ہے۔

مسئلہ دوم۔ ہرگاہ کسی عورت کو قبل زمانہ عادت کے خون آوے اور وہ خون منقطع نہووے یہان تک کہ تمام زمانہ عادت سے گذر جاوے اور یہہ تمام زمانہ خون کا دس روز سے زیادہ نہ ہووے پس اس صورت مین یہہ تمام خون حیض ہے۔

مسئلہ سوم ہرگاہ کسی عورت کی عادت یہہ ہووے کہ ہر مہینے مین اوس کو ایک مرتبہ چند روز معین تک خون آتا ہووے وبعدہ ایک مہینے مین ایسا اتفاق ہووے کہ دومرتبہ اوس کو تین تین روز یا زیادہ تین روز سے دس روز تک خون آوے اور مابین ہر دو خون کے فاصلہ دس روز کا گذرا ہووے کہ اسقدر فاصلہ ہونا مابین دو حیض کے معتبر ولازم سمجھا جاتا ہے اور یہہ کمتر زمانہ عورت کی پاکی کا ہے پس اس صورت مین دونو خون کو حیض قرار دیوے خواہ زمانہ عادت مین اوس کو خون آوے یا قبل عادت کے آوے وخواہ یہہ خون بقدر ایام عادت کے آوے جو سابقاً اوس کو عادت تھی یا زیادہ عادت سے دس روز تک آوے ہان جسوقت کہ خون دس روز سے تجاوز کرے تو بمقدار عدد ایام عادت حیض قرار دیوے وباقی ایام کو استحاضہ قرار دے اور عمل مستحاضہ بجالاوے یعنے جن چیزون کا ترک کرنا حائض پر واجب ہے اون کو ترک کرے اور نماز بھی بغسل ودیگر شرائط مقررہ سے بجالاوے اور اس عمل کی تفصیل بحث استحاضہ مین ذکر کیجائیگی۔

فصل احکام مین چند امور کے ہے جو متعلق ہین حائض سے

اور وہ چند چیزین ہین۔ اول جو امور کہ جنب پر حرام ہے وہ حائض پر بھی حرام ہین مثل بجالانا اوس عبادت کا کہ جسمین طہارت شرط ہے اور مس کرنا کتابت قرآن کا و اسماء اللہ و اسماء انبیاء و ائمہ ہدی کا اور پڑہنا سورۂ سجدہ کا اور توقف کرنا مساجد مین اور کسی چیز کا مساجد مین رکھنا اور عبور کرنا مسجد الحرام یا مسجد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ مین اور بمقتضاء احتیاط داخل نہ ہونا مشاہدہ مشرفہ ائمہ ہدیٰ صلواۃ اللہ علیہم اجمعین مین بلکہ رواق مین بھی داخل نہ ہووے۔
اور مقابر انبیاء سلف مین داخل ہونا اور اون کے اوصیاء کے مقابر مین داخل ہونا ضرر نہین رکہتا ہے۔
دوم حرام ہے زمان حیض مین وطی کرنا قبل مین زن حائض کے باوجود علم کے داگر وطی کریگا پس وہ شخص فاسق ہے اور جو شخص حلال جانے زمان حیض مین وطی کرنیکو وہ کافر ہے اور صورت اول مین حاکم شرع پر لازم ہے تعذیر کرنا اوس شخص پر پس اگر اول حیض مین وطی کری پچیس تازیانہ اوس کو حاکم شرع مارے اور وسط حیض مین ساڑہے بارہ تازیانہ مارے اور قول عورت کا اوس کے حائض ہونے مین اور پاک ہونیمین مسموع ہے

سوم جو شخص کہ اپنی زوجہ یا کنیز سے حالت حیض مین وطی
کرے لازم ہے اوسپر کفارہ پس اگر اول زمان حیض
مین وطی کرے کفارہ اوسکا ایک دینار یعنے ایک مثقال
شرعی ہے اور مثقال شرعی اٹھارہ نخود کا ہوتا ہے اور اگر
وسط حیض مین وطی کرے نصف دینار کفارہ اوسکا ہے
اور آخر حیض مین ربع دینار کفارہ اوس کا ہے اور مراد
اول حیض سے ثلث اول ہے اور وسط سے ثلث دوم
ہے اور آخر سے مراد ثلث سوم ہے مثلاً جس عورت کی
عادت تین روز کی ہوے ثلث اول اوسکا روز اول
ہے اور ثلث دوم روز دوم ہے اور ثلث سوم روز سوم
ہے اور مثلاً جس عورت کی عادت چھ روز کی ہونے
ثلث اول اوسکا دو روز اول ہے اور ثلث دوم روز
سوم و چہارم ہے اور ثلث سوم روز پنجم و ششم ہے
اور مثلاً جس عورت کی عادت سات روز کی ہووے ثلث
اول اوسکا دو روز و ثلث روز ہے یعنے تیسرا حصہ روز کا
ہے اور اسی طرح سے بعد اس کے دو روز و ثلث روز وسط
اوسکا ہے اور بعد اوس کے دو روز و ثلث روز اخیر اوسکا
ہے اور کفارہ مین قیمت دینار کفایت کرتی ہے ولیکن
یہہ قیمت جنس طلا سے اگر ہو بہتر ہے اور یہہ کفارہ فقیر

کو یعنے جو شخص کہ قوت سالانہ نہ رکھتا ہووے اوسکو دینا چاہیے اگرچہ ایک نفر ہو ولکن دس نفر یا سات نفر کو دینا بہتر ہے اور جو شخص بہ تکرار وطی کرے کفارہ بھی مکرر ہوگا اور جو شخص وطی کرے زن حائض سے وبعد کفارہ دیوے وبعد وطی کرے دوبارہ اوسپر کفارہ دینا لازم ہے اور جو شخص کہ کفارہ دینے سے عاجز ہووے لازم ہے اوسپر کہ بوقت استطاعت وہ کفارہ دیوے اور حکم عورت نفساء کا تمام احکام مین اور حرمت وطی مین ولزوم کفارہ مین مثل حکم زن حائض کے ہے۔

چہارم۔ عورت کو حالت حیض مین جو کہ مدخولہ ہووے طلاق دینا صحیح نہین ہے مگر جبکہ شوہر اوسکا غائب ہووے یا عورت حاملہ ہووے ہر دو صورت مین طلاق صحیح ہے اور جو شخص کہ عورت کو طلاق دیوے باعتقاد اس کے کہ عورت حائض ہے وبعد طلاق کے معلوم ہووے کہ وہ عورت اوسوقت پاک تھی طلاق اوسکا صحیح ہے اور جو شخص اپنی عورت کو طلاق دیوے باعتقاد اس کے کہ وہ عورت پاک ہی وبعد معلوم ہووے کہ وہ اوسوقت حائض تھی پس وہ طلاق باطل ہے۔

پنجم۔ زن حائض پر بعد پاک ہونے کے غسل کرنا واجب ہے واسطے عبادت واجبہ کے

کہ جسمین طہارت شرط ہے اور غسل کرنا مستحب ہے واسطے
عبادت مستحبہ کے اور غسل حیض وضو سے کفایت نہین
کرتا ہے پس وضو کرنا اور غسل کرنا ہر دو واسطے عبادت
واجبہ کے واجب ہین اور کیفیت غسل حیض کی مثل غسل جنابت
کے ہے اور بہتر ہے کہ زن حائض قبل غسل کے وضو
کرے و بعدہ غسل کرے اور غسل حیض یہ ترتیب کرنا اور
ارتماسے کرنا ہر دو جائز ہے مثل غسل جنابت کے اور
جاننا چاہیئے کہ وطی کرنا قبل غسل کے زن حائض سے
مکروہ ہے و لکن اگر عورت اپنی فرج کو دہوے تو کراہت
کم ہو جاتی ہے۔ ششم۔ واجب ہے قضا رکہنا عورت
حائض پر اون روزون کا جو رمضان ہین اوس سے
قضا ہوئے ہین بلکہ جو روزہ نذر معین کا ہووے اور بوجہ
حیض کے اوس کو نہ رکھ سکے اوس کو بھی قضا رکھے
بعد پاک ہونے کے اور اسی طرح سے جبکہ وقت نماز کا داخل
ہووے اور اسقدر زمانہ گذرے کہ نماز کو باشرائط
بجالا سکتی ہووے اور باوجود اس کے نہ پڑہے و بعد حائض
ہو جاوے پس اوس نماز کا قضا پڑہنا واجب ہے
اور اسی طرح سے ہرگاہ حائض پاک ہووے اور وقت نماز
کا اسقدر باقی ہووے کہ باجمیع شرائط ایک رکعت نماز کو

اوس وقت مین پڑھ سکتی ہے واجب ہے اوسپر نماز کا پڑھنا
واگر باوجود اس کے نہ پڑھے اور وقت گذر جاوے
پس قضا پڑھنا اوس نماز کا واجب ہے پس اگر طلوع
آفتاب مین یا غروب آفتاب مین زمانہ بمقدار ایک
رکعت با جمیع شرائط کے وقت باقی ہوے اور یہہ عورت
نہ پڑھے اوس نماز صبح کو یا نماز عصر کو قضا پڑھنا واجب
ہے اور اسی طرحسے اگر غروب آفتاب مین بمقدار پنج رکعت
نماز کا وقت باقی ہوے اور عورت پاک ہووے واجب
ہے کہ با جمیع شرائط نماز ظہر و عصر کو بجالاوے پس اگر
نماز نہ پڑھے واجب ہے قضا پڑھنا اوس نماز کا اور
اسی طرحسے اگر نصف شب مین بمقدار ادائے پنج رکعت
وقت باقی ہوے اور وہ پاک ہوے واجب ہے اوسپر
کہ نماز مغرب و نماز عشا کو با جمیع شرائط بجالاوے واگر
ترک کرے اور نماز نہ پڑھے قضا پڑھنا اوس نماز کا
واجب ہے ہفتم۔ مستحب ہے حائض پر کہ اوقات نماز
مین بعد وضو کرکے جا نماز پر بمقدار بجالانی نماز کی بیٹھے اور تسبیح
و تہلیل و حمد خدا کو بجالاوے اور بہتر یہہ ہے کہ تسبیحات
اربعہ کو پڑھے اور استغفار کرے اور صلوات بھیجے
حضرت رسالت پناہ اور اون کی آل پر اور بعض اجبا

مین وارد ہوا ہی کہ تلاوت قرآن کرے اور اس روایت
پر عمل کرنا ضرر نہین رکہتا ہے اگرچہ خلاف اوقات نماز
قرآن کا پڑہنا واسطے حائض کے مکروہ ہے اور احوط
یہہ ہے کہ زن حائض وضو کو اور ذکر خدا کو جو بدل
نماز کے ہے ترک نہ کرے اور اگر بیٹہنا واسطے ذکر مذکور
کے ممکن نہ ہووے پس ہر حال مین چاہئیے ذکر مذکور کو
بجا لاوے و اگر متمکن روبہ قبلہ سے نہ ہوئے پس جس
سمت کو ممکن ہو اوس طرف بجا لاوے اور مکروہ ہے
حائض پر قرآن شریف کا اپنے ہمراہ رکہنا اور اسی طرح سے
ہات لگانا قرآن شریف کی جلد کو اور بین السطور کو
مس کرنا مکروہ ہے اور احوط ہے کہ جلد کو قرآن شریف
کے اور بین السطور کو مس نکرے ہشتم مکروہ ہے
زن حائض پر تلاوت قرآن کرنا خواہ سات آیہ ہو یا سات
سے زیادہ ستر آیہ ہوئین اور مقصود کراہت تلاوت سی
کمی ثواب ہے پس زیادہ سات آیہ سے پڑہنا زیادہ
کراہت رکہتا ہے۔ نہم مکروہ ہے عورت حائض پر خضاب
کرنا وحنا لگانا خصوص ہاتھ اور پاؤن مین۔

فصل احکام مین استحاضہ کے ہے اور اس مین چند
مطلب ہین۔

مطلب اول بیان مین حقیقت استحاضہ کے ہے۔

جاننا چاہیے کہ خون استحاضہ اکثر اوقات زرد رنگ اور خنک اور پتلا
اور سستی سے بدون سوزش کے نکلتا ہے بخلاف خون حیض کے اور
خون استحاضہ کی کوئی حد باعتبار کمی و زیادتی کے معین نہین ہے اور
جیسا کہ مابین دو حیض کے دس روز کا فاصلہ ہونا لازم ہے مابین دو
استحاضہ کے یہہ فاصلہ لازم نہین ہے اور جو خون کہ ایسا ہووے
جسمین شرایط حیض و نفاس کی موجود نہووین اوسپر حکم استحاضہ
جاری ہے مگر یہہ کہ معلوم ہووے خون رحم سے بوجہ کسی زخم وغیرہ
کے خارج ہوتا ہے پس اوسوقت حکم استحاضہ جاری نہوگا اور خون
استحاضہ کے واسطے کوئی سن خاص معین نہین ہے پس کم نو سال
اور زیادہ پچاس سال یا ساٹھ سال سے اوس خون کا خارج ہونا ممکن ہی
ہان قبل نو سال کے اگر خون استحاضہ آوے احکام استحاضہ کو بعد
بلوغ کے بجالانا واجب ہے واسطے عبادت کے۔

مطلب دوم خون استحاضہ ناقص طہارت اور موجب حدث ہے
اور یہہ خون عرق عاذل سے نکلتا ہے اور اسکی تین قسمین ہین۔

اول قلیلہ مراد استحاضہ قلیلہ سے یہہ ہے کہ خون اسقدر خارج ہووے
کہ ظاہر روئی وغیرہ آلودہ خون سے ہوجاوے ولکن خون باطن مین
روئی کے داخل نہوی۔

دوم متوسطہ مراد استحاضہ متوسطہ سے یہہ ہے کہ خون اسقدر نکلے کہ

باطن مین روئی کے داخل ہو جاسے ولکن دوسری جانب نفوذ کرے
سوم کثیرہ مراد استحاضہ کثیرہ سے یہہ ہے کہ خون اسقدر نکلے
کہ باطن مین روئی وکپڑے وغیرہ کے داخل ہوکر دوسرے طرف
خارج ہوئی اگر روئی کے مقدار کے تحدید بحسب حال و عادت
عورتون کی ہے جو کچھ بحیث تشخیص حال خون کے بقدر متعارف
روئی کو داخل فرج کرتے ہین اور بہتر یہہ ہے کہ عورت روئی کو
ہمیشہ رکھے اور اوقات نماز مین اوسکو دیکھے و بعد تشخیص حالت
خون کے موافق اوسکے عمل کرے اور جاننا چاہئے کہ اسطرح سے
تشخیص و تمیز کرنا حالت خون کے مستحاضہ پر واجب ہے۔
مطلب سوم لازم ہے مستحاضہ پر جمیع اقسام مذکورہ مین کہ
واسطے نماز کے تبدیل و تغیر روئی کی کرے جبکہ آلودہ ہوے
خون سے اور اسی طرح سے جو کپڑا کہ روئی پہ باندھا جاتا ہے اگر
نجس ہووے واسطے نماز کے اوسکا بدلنا بھی لازم ہے اور چاہئے کہ
مستحاضہ بحیث نماز کے اپنی ظاہر فرج کی تطہیر کرے اور واسطے ہر نماز
واجب کے ایک وضو کرے و اگر نماز سنتی ہوے واسطے ہر دو
رکعت کے ایک وضو کرے ہان واسطے نماز احتیاط کے جو کہ
بوجہہ شک کرنے عدد رکعات مین واجب ہوتے ہے اوسکو وضوء افضل
نماز سے پڑھ سکتے ہے اور اولے و بہتر یہہ ہے کہ اسصورت مین
بعد نماز احتیاط کے اعادہ وضو کا اور اصل نماز کا کرے اور اجزاء

فراموش شدہ نماز کے کہ جنکو قضاء پڑہنا چاہئے بعد نماز کے مثل سجدہ
فراموش شدہ و تشہد فراموش شدہ وغیرہ کے پس اصل وضوء سے
انکو بجا لا سکتے ہے اعادہ وضوء کی ضرورت نہین جاننا چاہئے کہ یہہ
تمام احکام مذکورہ مابین جمیع اقسام استحاضہ مشترک تہے پس مستحاضہ
قلیلہ جمیع احکام مذکورکو بجالاوے اور متوسطہ پر باوجود تمام احکام مذکورہ
کے بجالانیکے ایک غسل واسطے نماز صبح کے لازم و واجب ہے اور
وضوء کو خواہ قبل غسل کے کرے یا بعد غسل کے کرے اور احوط مقدم کرنا
غسل کا ہے اور واسطے نماز ظہر و عصر و مغرب و عشا کے غسل لازم نہین ہے
ولکن احوط ہے اور استحاضہ کثیرہ مین باوجود بجالانے تمام احکام مذکورہ
قلیلہ و متوسطہ کی واجب ہے ایک غسل کرنا واسطے نماز ظہر و عصر کی اور واجب ہے غسل کرنا واسطے
نماز مغرب و عشا کی اور لازم ہی کہ نماز ظہر و عصر کو ایک غسل سے بدون فاصلہ
مابین دونون نماز و نکے اور نماز مغرب و عشا کو ایک غسل سے بدون
فاصلہ مابین دونون نمازون کے بجالاوے اور فاصلہ اوس چیز کا
جو کہ حکم مین نماز کے ہنوے ضرر نہین رکہتا ہے مثل اذان و اقامہ کی
و اگر سوا اسے اوسکے مابین دونون نمازون کے تفریق کرے و واجب
ہے واسطے ہر نماز کے غسل اور وضوء کرنا بخلاف اسکے جبکہ دو نمازون
کو ایک دفعہ بجالاوے واسطے نماز کے غسل کرنا واجب نہین ہے
ہان جائز ہے کہ واسطے ہر نماز کے غسل کرے و ہر گاہ غسل واسطے
نماز کے بجالاوے دوبارہ غسل کرنا واسطے صحت روزہ کے واجب نہین ہے

اگرچہ بہتر ہے کہ واسطے صحت روزہ کے غسل کرے اور جاننا چاہیئے
کہ تمام احکام مذکورہ کا بجا لانا اوسوقت لازم ہے جبکہ اوقات نماز
تک خون مستمر ہو ہرگاہ خون منقطع ہو جاوے بعد غسل کے اور
قبل نماز کے پس لازم ہے اوسپر کہ غسل کرے واسطے رفع حدث
استحاضہ کے واگر اثناء نماز میں خون منقطع ہو جاوے تو نماز کو قطع
کرے و بعدہ غسل رفع حدث استحاضہ بجا لاوے اور نماز پڑھے اور احوط
یہ ہے کہ نماز کو تمام کرے و بعدہ غسل کرکے اعادہ اوس نماز کا کرے اور اگر عورت
قبل نماز عصر کے مستحاضہ کثیرہ ہو واجب ہے کہ غسل کرے واسطے نماز عصر کے اور اسیطرح
اگر قبل نماز عشا کے مستحاضہ کثیرہ ہووے واجب ہے کہ واسطے نماز عشا کے غسل کرے

مطلب چہاردہم

جو کچھ احکام استحاضہ کے مذکور ہوئے ہیں یہ
بالنسبت اوس نماز کے ہیں جو بعد استحاضہ کے واجب ہوتی ہے
پس اگر بعد نماز صبح کے استحاضہ کثیرہ ہووے اور وہ مستمر رہے وقت نماز
ظہر و عصر تک غسل کرنا اوس عورت پر واجب ہے واسطے نماز ظہر و عصر
کے اور اگر قبل وقت ظہرین کے منقطع ہو جاوے غسل کرنا اوسکو
واسطے نماز ظہر کے واجب و ما بعد اوسکے جو نمازیں واجب ہوویں اونکے
واسطے واجب نہیں ہے مثل نماز عصر کے اگرچہ اوس نماز کو بفاصلہ
پڑھے بخلاف صورت استمرار خون کے جبکہ بفاصلہ پڑھے غسل کرنا واسطے
نماز عصر کے واجب ہے اور اسیطرح سے واجب ہے غسل کرنا واسطے نماز
مغرب و عشا کے اگر خون استحاضہ مغربین تک مستمر رہے و ہرگاہ منقطع

ہوجاوے قبل نماز کے پس اول نماز کے لئے یعنے نماز مغرب کیواسطے غسل واجب ہے اور واسطے نماز عشاء کے واجب نہین ہے واگر صاحب استحاضہ قلیلہ بعد نماز صبح کے صاحب استحاضہ متوسطہ ہوجاوے پس اسکو ایک غسل کرنا واسطے نماز ظہر کے واجب ہے واگر بعد نماز ظہر کے استحاضہ کثیرہ ہو واجب ہے اوسپر کہ واسطے نماز عصر کے غسل کرے اور اسیطرح سے اگر بعد نماز مغرب اوسکو استحاضہ کثیرہ ہووے واجب ہے غسل کرنا واسطے نماز عشاء کے ۔

مطلب پنجم واجب ہے زن مستحاضہ پر روکنا و منع کرنا خون کا حالت نماز مین باینطور کہ روئی وغیرہ کو فرج مین رکھے اسطرح پر کہ خون خارج نہووے بشرطیکہ حبس کرنا خون کا مضر نہووے اور اگر بطریق مذکور خون نہ رک سکے تو کمر کو پارچہ و بند زیر جامہ وغیرہ سے باندھے کہ مانع ہووے خون کے خارج ہونے سے پس اگر اسطرح سے عمل نکرے اور نماز مین خون خارج ہووے اوس نماز کا اعادہ ساتھ وضو کے بلکہ اعادہ کرنا غسل کا بھی واجب ہے اور اگر بطریق مذکور عمل کرے لیکن بوجہ غلبہ خون کے کچھ خون خارج ہووے ضرر نہین رکھتا ہے مگر یہہ کہ استحاضہ قلیلہ منتقل ہووے طرف استحاضہ متوسطہ یا کثیرہ کے یا یہہ کہ استحاضہ متوسطہ منتقل ہووے طرف استحاضہ کثیرہ کے پس احکام ان صورتوں کے بعد ازین مذکور ہون گے ۔

مطلب ششم ہرگاہ مستحاضہ قلیلہ قبل نماز صبح کے صاحب استحاضہ متوسطہ

ہوجاوے واجب ہے کہ اوسپر غسل کرے اور وضو کرے و بعد نماز صبح کو
بجا لاوے و اگر اثنا نماز مین یہہ حالت ہووے نماز اوسکی باطل ہے پس
اس صورت مین واجب کہ بعد غسل او وضو کے نماز پڑہے و اگر وقت
گنجایش نہ رکہتا ہووے واسطے غسل کے تیمم کرے اور وضو کرکے نماز کو
پڑہے اور اسیطرح ہرگاہ مستحاضہ قلیلہ صاحب استحاضہ کثیرہ ہو جاوے بعد نماز
صبح کی اور خون اوسکا مستمر ہووے وقت نماز ظہر تک واجب ہے غسل کرے
واسطے نماز ظہر ین کے اور اسیطرح سے حکم ہے نماز عشرین کا و ہرگاہ زن
مستحاضہ متوسطہ صاحب استحاضہ کثیرہ ہو جاوے قبل نماز صبح کے یا اثنا ر
نماز مین بعد بجا لانے غسل اور وضو کے پس ہر دو صورت مین واجب
ہے کہ تجدید غسل کرے اور وضو واسطے نماز کے ہان جسوقت کہ مستحاضہ
متوسطہ نے غسل واسطے نماز صبح کے نہ کیا ہووے اور قبل غسل کے
استحاضہ کثیرہ ہووے پس اسصورت مین ایک غسل واسطے استحاضہ متوسطہ
اور کثیرہ کے بجا لاوے کفایت کرتا ہے احتیاج تعدد غسل کی نہین ہے

مطلب ہفتم صاحب استحاضہ جبکہ عمل کرے موافق احکام مذکورہ کے
پس وہ حکم مین پاک عورت کے ہے و اگر ترک کرے کسی چیز کو احکام
مذکورہ سے نماز اوسکی باطل ہے اور حرام ہے وطی کرنا زن مستحاضہ
مگر جبکہ عمل مذکور کو بجا لاوے کہ اسصورت مین وطی کرنا جائز ہے اور
اسیطرح حرام ہے مستحاضہ پر توقف کرنا مساجد مین اور عبور کرنا مسجد الحرام
مسجد النبی صلی اللہ علیہ و الہ مین مگر جبکہ اعمال مذکورہ کو بجا لاوے کہ اسصورت

مین جائز ہے اور اسیطرح سے سورۂ عزائم کا پڑھنا حرام ہے اور تمام احکام
جو کہ حائض پر حرام ہین وہ مستحاضہ پر جاری ہین مگر جبکہ اعمال مذکورہ کو
بجا لاوے کہ اسصورت مین جائز ہے۔ جاننا چاہئے کہ شرط ہی صحت
روزہ مستحاضۂ متوسطہ مین یہہ کہ غسل صبح کو بجا لاوے واسطے نماز کے
پس اگر غسل نکرے روزہ اوسکا باطل ہے اور تقدیم غسل کی صبح پر صباح دق
واسطے روزہ کے جائز نہین ہے جبکہ غسل اور نماز مین فاصلہ ہووے
اور بمقارنت قوت ہوی اور مس کتابت قرآن مستحاضہ پر جبتک کہ استحاضہ
اوسکا مستمر ہووے جائز نہین ہے مگر جبکہ اعمال واغسال نماز کو بجا لاوے
اور نمازہاے قضا کو اور جو اعمال استحاضہ کہ سابقاً مذکور ہوی ہین واسطے
نماز ادا کے اگر مستحاضہ اون اعمال کو بجا لاوے تو نمازہاے قضا کو بھی
پڑہ سکتی ہے پس صاحب استحاضہ کثیرہ کو واسطے نماز قضا عصر کے
غسل لازم ہے جیسا کہ واسطے نماز قضا ظہر کے غسل کرنا لازم ہی ولکن
بہتر یہہ ہے کہ زمان استحاضہ مین قضا نماز ون کو نہ پڑھے اور لازم ہے
رعایت کرنا تمام اعمال سابقہ کی واسطے نماز آیات کے اور نمازہای سنتی
کے اور سزاوار ہے واسطے ہر نماز سنتی کے تجدید وضو و دیگر اعمال سابقہ کے
اور نماز شب کو اور نافلہ صبح کو اور نماز صبح کو ایک غسل سے پڑہ سکتی ہے
اور اسیطرح سے طواف کو اور دو رکعت طواف کو ایک غسل سے ادا
کر سکتی ہے

مطلب ہشتم کبھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ زن مستحاضہ پر ایک شبانہ روز مین

پانچ غسل متعلق ہوتے ہیں مثلاً خون استحاضہ کثیرہ قبل نماز صبح کے آوے اور منقطع ہوجاوے وبعد قبل نماز ظہر خون آوے اور منقطع ہوجاوے وبعد قبل نماز عصر کے خارج ہووے اور منقطع ہوجاوے وبعد قبل نماز مغرب خون خارج ہووے اور موقوف ہوجاوے وبعد قبل نماز عشاء کے خون آوے اور قطع ہووے پس تمام ان صورتوں مین واسطے ہر نماز کے غسل اور وضوء و دیگر اعمال مذکورہ کا بجا لانا واجب ہے اور مستحاضہ جسوقت متمکن غسل پر نہووے تیمم بدل از غسل کرے اور اسیطرح سے اگر متمکن وضوء سے نہووے تیمم بدل از وضوء کی کرے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بدل غسل کے تیمم کرنا لازم ہے اور واسطے وضوء کے استعمال کرنا پانی کا لازم ہے پس اگر وقت نماز کا تنگ ہووے اور گنجائش وقت مین نہووے پس بدل از غسل تیمم کرے اور وضوء کرے اور اگر مستحاضہ متمکن کسی چیز پر وضوء اور غسل سے نہووے پس دو تیمم کرے ایک تیمم بدل از غسل کے اور دوسرا تیمم بدل از وضوء کے۔

فصل چہارم بیان مین احکام نفاس کے ہے اور اوسمین چند مطلب ہین۔

مطلب اول مراد خون نفاس سے وہ خون ہے جو کہ بوقت متولد ہونے طفل کے یا بعد اسکے رحم سے خارج ہوتا ہے خواہ طفل تمام الخلقہ وضع ہووے یا یہہ کہ ساقط ہوجاوے بلکہ جو خون کہ مقارن خارج ہونے مضغہ کے نکلے وہ بہی نفاس ہے بلکہ علقہ یعنے خون بستہ

جو مبدا نشو اور خلقت انسان کی ہے جیسے خون کہ ساتھ اوسکے یا بعد اوسکے
آوے ہے وہ بہی حکم مین نفاس کے ہے وہرگاہ خون قبل ولادت کے
بوجہہ کسی زخم وغیرہ کے رحم سے خارج ہوتا ہووے و بعد ولادت
کے عورت شک کرے کہ آیا یہہ وہی خون زخم کا ہے یا خون نفاس
ہے پس اس صورت مین بہی وہ خون حکم مین نفاس کے ہے۔
مطلب دوم کمتر زمانہ خون نفاس کا ایک لحظہ ہے واگر عورت
بوقت ولادت یا بعد ولادت کے خون نہ دیکہے وہ پاک ہے اور
احکام نفاس کے اوس عورت پر جاری نہین ہین اور جو خون کہ قبل
ولادت آوے وہ نفاس نہین ہے اور وہ خون حیض بہی نہین ہے،
اگرچہ قبل ولادت کے تین روز پے درپے خارج ہووے مگر جبکہ
مابین اوس خون کے اور خون نفاس کے جو بعد ولادت کے آوے
دس روز کا فاصلہ ہووے پس اس صورت مین وہ خون حیض ہے اور
کوئی فرق نہین ہے مابین اسکے کہ خون قبل ولادت کا ایام عادت مین
خارج ہوا ہووے یا غیر عادت مین وہرگاہ کسی عورت کی عادت حیض
پانچ روز کی ہوی اور قبل ولادت کے تین روز خون دیکہے و بعد ولادت
دو روز پس جملہ پانچ دن اوسکو موافق عادت کے آوے پس اس صورت مین
خون اول اوسکا استحاضہ ہے اور خون دو روز بعد ولادت کا نفاس
ہے وہرگاہ عورت کو خون نفاس آوے اور وہ منقطع ہوجاوے و بعد
گذرنے دس روز کے دوبارہ خون اوسکو آوے پس اگر شرائط حیض

اوس خون مین جمع ہوین وہ حیض ہے واگر شرائط حیض اوسمین موجود نہوین
مثل اسکے کہ تین روز سے کمتر آوے یا یہہ کہ فاصلہ دس روز کا مابین
اوس خون کے اور خون نفاس کے نگذرا ہووے پس اسصورت مین وہ
خون استحاضہ ہے اور جس صورتمین کہ قبل اتمام دس روز کے زمان نفاس
سے خون آنا شروع ہووے اور وہ خون بعد تمام ہونے زمان نفاس کے
دس روز تک آوے و بعد اوسکے پہر تین روز تک پے درپے خون آوے
اور منقطع ہوجاوے پس جسقدر خون بعد ولادت کے اتمام دس روز تک
آیا وہ نفاس ہے اور جسقدر خون کہ بعد گذرنے زمان نفاس کی دس روز
تک آیا ہے وہ خون استحاضہ ہے و بعد اوسکے جو خون تین روز تک
آیا ہے وہ حیض ہے خصوصاً جبکہ اوسمین صفات حیض جمع ہووین یا یہہ
ایام عادت مین وہ خون آوے۔

مطلب سوم خون نفاس کا زیادہ دس روز سے نہین ہوتا ہے
بنا بر اصح کے اور احوط یہہ ہے جبکہ خون نفاس کا دس روز سے زیادہ
آوے تا تمام ہونے اٹھارہ روز بعد کے روز ولادت سے احکام نفاس کو
اور اعمال استحاضہ ہر دو کو بجا لاوے پس جو خون کہ بعد ولادت کی تا تمام
دس روز کے آوے وہ نفاس ہے اور ابتداء دس روز کو آخر ولادت سے
قرار دیوے پس اگر فرض کیا جاوے کہ اول خروج سے ایک جزو طفل
کے تا خارج ہونے تمام طفل کے ایک روز تمام گذرے مثلاً اور ابتداء
نکلنے سے طفل کے خون آنا شروع ہووے پس تمام ایام نفاس کے

گیارہ روز ہونگے اور جبکہ کسی عورت کو ایک طفل پیدا ہووے اور دس روز
نفاس کے گذرین و بعد دوسرا طفل پیدا ہووے پس دس روز بعد اوسکے
ایام نفاس ہے واسطے طفل دوم کے پس ثابت ہوا کہ بیس روز بلکہ
ستیس روز تک ایام نفاس ہونا ممکن ہے اور خون ولادت اس مدت تک
آسکتا ہے و ہرگاہ ایک طفل پیدا ہووے اور ہنوز دس روز نفاس
تمام نہووے دوسرا طفل پیدا ہووے پس بعد ولادت کے دس روز
ایام نفاس واسطے طفل دویم کے ہے اور تتمہ ایام نفاس طفل اول کا
داخل ہے و محسوب ہے دس روز نفاس طفل دویم میں اور جاننا چاہیے
کہ ہرگاہ خون ولادت دس روز سے تجاوز کرے پس جسقدر کہ اس مدت
مین اوسکو خون آوے نفاس قرار دیوے و اگر خون ولادت دس روز
سے زیادہ آوے اور تجاوز کر جاوے پس جو عورت ایسی ہووے کہ
ایام عادت حیض اوسکی معین و مستقر ہووی لازم ہے کہ وہ عورت ایام نفاس کو بقدر
ایام حیض کے قرار دیوی و باقی ایام کو استحاضہ قرار دیوی اگر یہ عادت مبتدیہ ہووے یا
مضطربہ ہووے یعنی عادت حیض اوسکی مستقر نہووے پس دس روز تمام
نفاس قرار دیوے اور زیادہ اوس سے جو ایام ہوین اونکو استحاضہ قرار دیوے

مطلب چہارم جب عورت کو بعد ولادت کے خون نہ آوے
اور روز دہم اوسکو خون آوے پس وہ خون نفاس ہے خواہ وہ خون
منقطع بعد اوسکے ہو جاوے یا منقطع نہووے اور جو عورت صاحب
عادت عددیہ ہووے زمان حیض مین اور اوسکو بعد ولادت طفل کے

خون نفاس نہ خارج ہووے یہانتک کہ زمانہ مثل ایام عادت حیض کے گذر جاوے وبعد اوسکے خون نفاس آوے اور تجاوز کرجاوے دس روز سے پس ایسی صورت مین وہ خون نفاس کا نہین ہے ہان احوط ہے کہ جو خون قبل اتمام دس روز کے آیا ہے اوس مین ترک نفسا پر عمل کرے یعنے جو چیزین کہ نفسا پر حرام ہین اونکو ترک کرے اور عبادت کو مثل عمل مستحاضہ کے بجالاوے و بعد انقضاء زمان خون کے روزہ کو قضا رکہے اور جو عورت کہ عادت حیض اوسکے سات روز کی ہوی اوس عورت کو بعد ولادت طفل کے چوتہی روز خون آوے اور وہ خون دس روز سے تجاوز کرجاوے پس جو کچہ کہ خون اوسکو ایام عادت مین آیا ہے اور بعد اوسکے آیا ہے تین روز تک اوسکو نفاس قرار دیوے اور باقی خون کو استحاضہ قرار دیوے و اگر یہہ عورت ساتوین روز بعد ولادت طفل کے خون دیکہے و بعدہ وہ خون دس روز سے تجاوز کرجاوے پس جو کچہ خون کہ قبل دس روز کے آیا ہے اوسکو نفاس قرار دیوے اور باقی خون کو استحاضہ قرار دیوے اگرچہ وہ خون موافق تمام عادت کے نہووے اور جو عورت کہ اول روز ولادت خون نفاس دیکہے و بعد اوسکے وہ خون منقطع ہوجاوے سات روز تک و بعد ساتوین روز پہر خون آوے اور دس روز سے تجاوز کرجاوے

پس اول ولادت سے تا روز ہفتم تمام ایام کو نفاس قرار دیوے اور روز ہشتم و مابعد کو استحاضہ قرار دیوے وہرگاہ کوئی عورت روز اول ولادت طفل خون دیکھے و بعد منقطع ہوجاوے اوپر خون اوس کو نہ آوے یہانتک سات روز جو ایام عادت زمان حیض کے تہے گذر جاوین و بعد اوسکے آٹھوین روز خون آوے پس ایسی عورت کا نفاس جو خون کہ اول روز ولادت آیا ہے وہی ہے و باقی استحاضہ ہے۔

مطلب پنجم حکم نفسا کا مثل حکم حائض کے ہے جمیع احکام مین جو سابقاً مذکور ہوئے ہین پس جبکہ خون نفاس موقوف ہوئی استظہار کرے تا یہہ کہ حال باطن رحم کا معلوم ہووے کہ خون رحم مین ہے یا نہین و بعد انقطاع خون کے غسل کرنا اور مشغول ہونا واسطے ادا کرنے اوس عبادت کے جسکا وقت باقی ہووے واجب ہے اور قضا کرنا اون روزون کا جو کہ ایام نفاس مین اوس سے فوت ہوئے مین واجب ہے اور ایام نفاس مین وطی اوسپر اور اسکے شوہر پر حرام ہے اور طلاق دینا عورت کو حالت نفاس مین صحیح نہین ہے اور حرام ہے نفسا پر نماز پڑہنا اور روزہ رکہنا حالت نفاس مین اور مس کتابت قران کرنا اور مس کرنا اسماء اللہ کا حرام ہے اور سورہ عزایم کا پڑہنا اور مساجد مین توقف کرنا اور عبور کرنا مسجد الحرام اور مسجد النبی صلی اللہ علیہ والہ مین یہہ جملہ امور حرام ہین اور بعد انقطاع

خون نفاس کے اور قبل غسل کے وطی کرنا نفساء سے مکروہ ہے اور اسیطرح سے مکروہ ہے نفساء کو خضاب کرنا اور پڑہنا قران کا سوای سورہ ہای سجدہ کے اور مستحب ہے نفساء پر کہ بوقت نماز جانماز پر بیٹھی اور ذکر خدا بجا لاوے اور تفصیل تمام احکام بحث حیض مین سابقاً مذکور ہوئی ہے

فصل پنجم بیان مین مس میت کے ہے اور اوسمین دو بحث ہین

بحث اول واجب ہوتا ہے غسل مس میت بوجہ مس کرنے مردۂ انسان کے بعد سرد ہونے تمام بدن میت کے اور پیش از تمام ہونے غسل میت کے پس اگر قبل سرد ہونے تمام بدن میت کی اور بعد تمام ہونے غسل کے کوئی شخص مس کرے غسل مس میت اوسپر واجب نہین ہوتا ہے واگر میت کو بوجہ نہ ممکن ہونے پانی کے یا بوجہ عدم امکان استعمال پانیکی بعوض غسل کے تیمم کرادیے ہون پس اسصورت مین نجاست موت اوسکی اپنی حال پر باقی ہے اور بسبب مس کرنے اوس میت کے غسل مس میت واجب ہوتا ہے اور اسیطرح سے اگر بوجہ ممکن نہونے مرد مسلم کے میت کو کافر غسل دیوے نجاست اوس میت کی باقی ہے پس اگر اوسکو کوئی شخص مس کرے غسل مس میت اوسپر واجب ہوتا ہے وہرگاہ کافر اوسپر واسطے غسل دینے میت کے ممکن نہوے پس بعوض اوسکے میت کو آب خالص سے ہر سہ غسل دئے جاوین بدن میت

پاک ہوجاتا ہے ولکن بسبب مس کرنے اوس میت کے غسل
مس میت واجب ہوتا ہے نبابر اقوی کے اور اسیطرح سے حکم
شہید کا ہے اور حکم اوس شخص کا ہے جسکو کہ بسبب حد کے یا قصاص
کے قتل کرین اور وہ قبل قتل ہونیکے غسل کیا ہووے اور کوئی
فرق نہین ہے وجوب غسل مین بسبب مس کرنے مردہ انسان کے
مابین میت مسلمان و میت کافر کے اور اسیطرح سے فرق نہین ہے
وجوب غسل مین مابین اسکے کہ مس کرے میت کے اوس جزو کو
کہ جسمین روح حلول کی ہو یا روح اوسمین حلول نکی ہوئی اور جو جزو
کہ جدا ہوے انسان مردہ سے یا زندہ سے پس اگر استخوان اوسمین
ہووے بسبب مس کرنے اوسکی غسل واجب ہوتا ہے واگر وہ جزو
انسان کا جو کہ جدا ہوا ہے گوشت خالی ہوئی استخوان سے پس
اوسکے مس کرنے سے غسل واجب نہین ہوتا ہے اور اسیطرح سے
اگر استخوان خالی ہوئی گوشت سے بسبب اوسکی مس کرنے کے
غسل واجب نہین ہوتا ہے اگرچہ ہنوز ایک سال اوس استخوان پر گذرا
ہووے نبابر اقوی کے ولکن احوط ہے غسل کرنا بعد مس کرنے
استخوان میت کے۔

مبحث دوم جن عبادتون کی صحت مین وضو شرط ہے
اسیطرح سے اون عبادتون کی صحت مین غسل مس میت شرط ہے

مطلب دوم بیان اغسال مستحبہ کے ہے۔ جاننا چاہیئے کہ ما

اغسال مستحبہ بکثرت ہین عجب نہین ہے کہ عدد اون اغسال کے قریب ایکسو کے ہون اور تفصیل ان اغسال کی یہہ رسالہ گنجایش نہین رکہتا ہے ولکن مشہور و معروف جو اغسال ہین اون کا ذکر کیا جاتا ہے اور یہہ غسل سنتی تین قسم پر ہے۔

قسم اول غسل زمانی ہے یعنے جو غسل کے زمانہ سے تعلق رکہتے ہین اور مستحب ہے اونکا بجالانا ایک زمانہ معینہ و اوقات معینہ مین جسکی تفصیل ذیل مین ذکر کیجاتی ہے اور یہہ غسل چودہ ہین۔ **اول** غسل جمعہ ہے اور وقت اوسکا طلوع صبح صادق سے تا زوال روز جمعہ ہے و لبعد از زوال تا اخر روز شنبہ وقت اوس غسل کی قضا بجالانیکا ہے اور سوا ے غسل جمعہ کے کسی دوسرے غسل سنتی کی قضا نہین ہے **دوم** غسل روز عید الفطر **سوم** غسل روز عید قربان **چہارم** غسل روز عرفہ **پنجم** غسل روز ترویہ یعنے ہشتم ذیحجہ **ششم** غسل روز عید غدیر یعنے ہیجدہم ذیحجہ **ہفتم** غسل روز عید مباہلہ یعنے بست و چہارم ذیحجہ **ہشتم** غسل روز مبعث جو ستائیسوین تاریخ ماہ رجب کی ہے **نہم** غسل مولد حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ جو سترہوین تاریخ ماہ ربیع الاول کی ہے **دہم** غسل روز عید نوروز کہ جس روز افتاب اول درجہ برج حمل مین منتقل ہوتا ہے **یازدہم** غسل ماہ رجب مین پہلے تاریخ کو اور پندرہوین تاریخ کو اور اونتیسوین تاریخ کو اور ہر شب جمعہ کو

ان تاریخوں کے غسل مستحب ہے **دوازدہم** غسل شب نیمۂ شعبان ہے یعنے پندرہویں تاریخ کی رات کو غسل مستحب ہے **سیزدہم** غسل ماہ مبارک رمضان میں یعنے پہلی تاریخ کو اور ہر شب کو۔ اور ہر شب جو کہ طاق ہووے اوسمیں اور خصوصاً شب ہای قدر میں اور پندرہویں شب و سترہویں شب کو اور ستائیسوین شب کو اور اونتیسوین شب کو اور ہر شب کو دہۂ اخر سے غسل مستحب ہے اور اسیطرح سے تیئیسوین شب کو غسل مستحب ہے **چہاردہم** غسل شب عید فطر ہے اور جاننا چاہیئے کہ تمام اغسال مذکورہ کو اگر اول وقت میں اوقات مذکورہ سے بجا لاوے بہتر ہے

قسم دوم اغسال مستحبہ کے۔ غسل مکانی ہے یعنے جو غسل کہ مکان سے تعلق رکھتے ہیں اور وہ چند غسل ہیں۔

اول مستحب ہے غسل کرنا واسطے داخل ہونے مکۂ معظمہ میں

دوم مستحب ہے غسل کرنا واسطے داخل ہونے خانہ کعبہ میں

سوم مستحب ہے غسل کرنا واسطے داخل ہونیکے مسجد الحرام میں

چہارم مستحب ہے غسل کرنا واسطے داخل ہونیکے مدینہ مشرفہ میں

پنجم مستحب ہے غسل کرنا واسطے داخل ہونے مسجد حضرت رسول صلی اللہ علیہ و الہ میں۔

ششم مستحب ہے غسل کرنا واسطے داخل ہونے روضۂ مقدسہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ و آلہ میں۔

قسم سوم اغسال مستحبہ سے وہ غسل ہے جو کہ متعلق ہے
افعال کے سے اور وہ چند چیزین ہین - مستحب ہے غسل کرنا واسطے
احرام کے اور طواف کے اور واسطے وقوف عرفات کے
اور واسطے وقوف مشعر الحرام کے اور واسطے نحر اور قربانی
کرنیکے اور واسطے زیارت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ
و زیارت ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے اور واسطے توبہ کرنے کے
گناہون سے اور واسطے حاجات کے اور واسطے استخارہ
کے اور واسطے نماز استسقاء کے اور مستحب ہے غسل واسطے
نماز شکر کے اور واسطے اوٹہانے تربت سید الشہدا صلوات اللہ
علیہ کے اور واسطے مباہلہ کرنے اوس شخص کے جو کہ باطل
پر ہو اور واسطے سفر جانیکے خصوصاً جبکہ سفر زیارت سید الشہدا
علیہ السلام ہووے اور اسیطرح سے غسل مستحب ہے واسطے
اوس شخص کے جو کہ نماز کسوف و خسوف اوسکے وقتمین نہ پڑہے
یا وجودیکہ تمام قرص آفتاب یا ماہتاب کو گہن لگا ہووے اور
اسیطرح سے غسل مستحب ہے واسطے اوس شخص کے جو کہ
چلپاسہ کو مارڈالے اور اسیطرح سے مستحب ہے غسل کرنا اوس
شخص پر جو کہ میت کو بعد غسل دینیکے مس کرے اور اسیطرح سے
غسل مستحب ہے واسطے اوس شخص کے جو کہ مشاہدہ کرے میت کو
اوسکی کہ جسکو سولی دیگئی ہووے اور اسیطرح سے غسل مستحب ہے

واسطے سو یو دس کے بعد از ولادت کے۔

مقصد سوم بیان مین احکام تیمم کے ہے اور اوسمین چند مباحث ہین۔

بحث اول جاننا چاہیے کہ تیمم بدل وضوء اور غسل واجب کے ہے پس باوجود امکان وقدرت وضوء وغسل پر تیمم کرے جائز نہین ہے پس معلوم ہوا کہ تیمم واجب ہوتا ہے مکلف پر جبکہ عاجز ہووے استعمال سے پانی کے اور یہہ عجز متحقق ہوتا ہی ساتھ چند چیز کے۔

اول نہ ملنا پانی کا واسطے غسل کے یا وضوء کے بقدر اسکے کہ تمام وضوء یا غسل کو اوس پانی سے بجا لا سکے اور جو شخص کہ بیابان مین ہووے اور پانی اوسکے پاس نہووے پس اگر احتمال دیوے کہ پانی کسی جہت مین چہار جہات سے موجود ہے واجب ہے اوس شخص پر سعی کرنا اور حاصل کرنا پانیکا چہار سمت سے اگر زمین پست وبلند ہووے بقدر مسافت ایک تیر معتدل کے ہر سمت کو جاوے اور پانیکو حاصل کرے و اگر زمین ہموار وبرابر ہووے تو بقدر مسافت دو تیر معتدل کے ہر سمت کو جاوے اور پانی کو حاصل کرے اور اختیار ہے کہ شخص مکلف خود سعی کرے واسطے تحصیل پانیکے یا اپنی طرف سے کسی دوسرے شخص کو بہیجے وہرگاہ دو شاہد عادل خبر دیوین

کہ پانی کسی ایک سمت مین نہین ہے تو طلب وسعی کرنا واسطے
پانی کے اوس سمت سے ساقط ہے اگرچہ احوط طلب کرنا ہے
پانی کا اور شہادت عدل واحد کی کفایت نہین کرتی ہے بنا بر
اقوی ہی کے مگر یہہ کہ عدل واحد کے قول سے مکلف کو یاس حاصل
ہووی پانی کی ملنے سے کہ اس صورت مین سعی کرنا لازم نہین ہے
واگر کوئی شخص باوجود وسعت وقت کے بطریق مذکور پانی کو حاصل
نکرے اور تیمم کرے تیمم اوسکا باطل ہے اگرچہ بعد تیمم کے اوسکو یقین
ہوجاوے کہ کسی سمت مین پانی نتہا واگر کوئی شخص پانی کیواسطے
بطریق مذکور سعی نکرے یہان تک کہ وقت نماز کا تنگ ہوجاوے
پس وہ شخص گنہگار ہے ولبعد وقت تنگ ہونے نماز کی تیمم کرے
تیمم اوسکا صحیح ہے۔
دوئم یہہ ہے کہ شخص مکلف کو تحصیل پانی پر بطریق مذکور کی خوف
ہووے اپنی نفس کا یا مال کا کسی دزد سے یا درندہ سے یا خوف
ہووے آبرو کا یا خوف ہووے گم کرنے راہ کا پس ان تمام
صورتون مین مکلف سے تحصیل پانی کی ساقط ہے اور تیمم جائز ہے
سوم یہہ ہے کہ مکلف کو استعمال پانی سے خوف ضرر ہووے
مثل ناخوشی و درد چشم یا ورم کے کہ پانی کا استعمال اون تون مین
ضرر کرتا ہے پس اسصورت مین تیمم جائز ہے۔
چہارم یہہ کہ استعمال پانی سے الم شدید پہونچے کہ بحسب عادت

تحمل اوسکا نکر سکے مثلاً شدت سرما مین بوجہ استعمال پانی کے اگرچیک
بغیر گرم کئے ہوے جلد اعضاء وضو کی تڑک جاوی اسطرح سے
کہ خون نکلے یا یہہ کہ جلد درشت وسخت ہوجاوے پس اس
صورت مین تیمم جائز ہے پنجم یہہ ہے کہ حاصل کرنا پانیکا باعث
ذلت شخص مکلف کے ہوے اسطرح سے کہ بحسب عادت
تحمل اوس ذلت کا نکر سکے مثلاً پانی کے گرم کرنیمین یا ڈول
یا رسیمان حاصل کرنے مین ساتہہ سوال کے اوسکو ذلت ہوتی
ہووے اور احسان اوٹہانا پڑتا ہووے پس اس صورت مین
تیمم جائز ہے۔

ششم یہہ ہے کہ پانی کا حاصل کرنا موقوف ہوے اوسکی
خرید کرنے پر اور قیمت اوسکی اسقدر ہوے کہ خریدی اوسکی قیمت
دینا پانیکی باعث پریشانی وفقر ہوجاوے پس اس صورت مین
بہی تیمم جائز ہے ورنگاہ قیمت دینا اور خرید کرنا پانی کا باعث
پریشانی کا نہوے اور کسی طرح سے اوسکے حال پر ضرر نہوے
پس اسصورت مین خرید کرنا پانیکا واسطے وضو او غسل کی واجب
ہے اگرچہ قیمت پانیکی زیادہ ہوے اور اسیطرح سے
حکم ہے تحصیل مقدمات پانیمین مثل ڈول اور رسی اور لکڑی
وظرف واسطے گرم کرنے پانی کے صورت ضرورت مین
پس اگر خریدنا ان اشیاء کا ممکن ہوے اور کسی طرح کا ضرر

اوسکی حال پر ہووے خریدنا ان اشیاء کا واجب ہے اگرچہ قیمت زیادہ ہووے واگر مضر ہووے اوسکی حال پر تو تیمم کرنا اسصورتمین جائز ہے۔

ہفتم وقت نماز کا گنجائش نہ رکہتا ہووے کہ تحصیل پانی کی کرکر یا استعمال اوس پانی کا کرسکے بعد تحصیل کے پس اسصورتمین تیمم کرنا جائز ہے۔

ہشتم جو پانی کہ مکلف کو حاصل ہووے اگر کفایت نکرے واسطے تطہیر جامۂ نجس وبدن نجس کے اور وضوء یا غسل کے اورکوئی چارہ بدون تطہیر کے نہ رکہتا ہووے یعنے کوئی لباس پاک سوائے اوسکے نرکہتا ہووے پس واجب ہے کہ جامۂ نجس کو اوربدن نجس کو اوس پانی سے پاک کرے اور بعوض وضوء یا غسل کے تیمم کرے۔

نہم ہرگاہ مکلف کو خوف ہووے کہ جو پانی ہمراہ ہے اوس اگر وضوء یا غسل کرونگا تو صدمۂ تشنگی مین مبتلا ہونگا یا یہ کہ کسی مرد مسلمان یا حیوان محترم پر غلبۂ تشنگی ہوئیگا پس اس صورت مین بہی تیمم جائز ہے۔ جاننا چاہیے کہ جسوقت تیمم واجب ہووے حالات مذکورہ مین اگر کوئی شخص وضو یا غسل کرے وہ وضوء اور غسل اوسکا باطل ہے مگر دو صورت مذکورہ مین اول یہہ کہ خرید کرے پانی کو اوسقدر قیمت مین جو کہ اوسکے مضر حال

ہوے یعنے باعث پریشانی واضطرار ہوے پس باوجود اس حالت کے اگر پانی کو خرید کرکے وضو یا غسل کرے وہ وضو او غسل اوسکا صحیح ہے۔ دوم یہہ کہ متحمل ہوے منت اور ذلت کا واسطے تحصیل کرنے مقدمات پانی مین مثل ڈول اور رسی کے یا واسطے گرم کرنے پانی کے متحمل ہوے ذلت وخواری کا و بعد تحصیل پانیکے وضو یا غسل کرے وہ وضو اور غسل اوس کا صحیح ہے۔

مبحث دوم جائز نہین ہے تیمم کرنا مگر زمین پر خواہ خاک خالص ہوے یا ریگ ہوے یا کچ وآہک ہوے قبل اوس کے پکانیکے اور جائز ہے تیمم سنگ پر اور اسیطرح سے جائز ہے تیمم ہر چیز پر کہ جسپر اطلاق زمین کا ہوے اور جائز ہے تیمم خاک قبر پر اور اوس خاک پر کہ جسپر تیمم کیا گیا ہو اور احوط یہہ ہے کہ سواے خاک خالص کے دوسری چیز پر تیمم نکرے اور جائز نہین ہے تیمم گھاس اور ہر چیز پر جو کہ معدنی ہوسکے اور خاکستر ہوے اور احوط ہے کہ سفال پر اور کچ وآہک پختہ پر تیمم نکرے اور جس چیز پر تیمم کرنا جائز ہے اوس مین تین شرط ہین۔ **اول** یہہ کہ پاک ہوے پس جائز نہین ہے تیمم کرنا زمین نجس پر **دوم** یہہ ہے کہ مباح ہوے پس جائز نہین ہے تیمم کرنا زمین یا خاک غصبی پر **سوم** یہہ کہ زمین ویا خاک خالص ہووے

پس اگر ممزوج و مخلوط ہووے کسی چیز سے کہ عنوان زمین سے خارج ہووے اس صورت مین تیمم اوسپر جائز نہین ہے ہان اگر خاکستر وغیرہ خاک مین ممزوج و مخلوط ہووے اسطرح پر کہ خاکستر مستہلک ہووے اور عرف مین اوسپر اطلاق خاک کا ہووے تیمم کرنا اوسپر ضرر نہین ہے اور اگر اوسپر اطلاق خاکستر کا اور خاک کا دونو کا ہووے اوسپر تیمم جائز نہین ہے اور اگر زمین پر خاشاک وغیرہ ہووے اسطرح پر کہ مانع ہووے باطن ہاتون کو زمین پر پہونچنے سے تو یہہ کہ اوسپر بہی تیمم کرنا جائز نہین اور چاہئے کہ جس جگہہ تیمم کرتا ہے وہ مباح ہووے غصبی نہووے پس خاک مباح پر تیمم کرای محل غصبی مین بیٹہکر اسطرح پر کہ مستلزم تصرف ہووے محل مغصوب مین تیمم جائز نہین ہے وہرگاہ کسی شخص کو زمین و خاک وغیرہ امور مذکور ممکن نہووین تیمم کرے اوس چیز پر جو کہ صاحب غبار ہووے مثل جامہ و بال اسپ و فرش وغیرہ کے و اگر یہہ بہی ممکن نہووے تیمم کرے گل پر اگر متمکن اوسکی خشک کرنے پر نہووے و اگر متمکن و قادر ہووے کیچڑ کے خشک کرنے پر واجب ہے اوسکا خشک کرنا و بعد اوسکے اوسپر تیمم کرنا و اگر یہہ تمام اشیاء مذکورہ بہی ممکن نہوین اور برف ممکن ہووے پس اگر اوس سے کسی تدبیر سے بقدر کفایت وضو یا غسل پانیکو حاصل کر سکے لازم ہے کہ اوسیطرح سے کرے اور وضو یا غسل کرے اور اگر یہہ بہی نہوسکے

پس اس صورتمین مابین علماء رضوان اللہ علیہم کے اختلاف ہو بعضونکی نزدیک یہہ ہے کہ برف پر تیمم کرے جسطرح سے کہ خاک پر تیمم کرتا ہے اور بعضون کے نزدیک یہہ ہے کہ برف کی رطوبت سے وضو و یا غسل کرے اسطرح سے کہ برف کو اعضاء وضو پر و یا بدن پر ملیکہ رطوبت اوس سے خارج ہوے اور کفایت کرے اقل مرتبہ دہونیکو اور یہہ بہی ہو سکے تو نماز کو قضا پڑہے جبکہ پانی یا خاک وغیرہ ممکن نہو ہے و بعض علماء کے نزدیک یہہ ہے کہ تکلیف نماز کی اوس شخص سے ساقط ہے حتی قضا پڑہنا بہی لازم نہین ہے اور احوط مراعات دو قول اول کی ہے یعنے جمع کرے مابین دو قول اول کے باینطرح کہ اول برف پر تیمم کرے و بعد اوسکے برف کو اعضاء وضو پر یا بدن پر ملکے و بعد اوسکے جبکہ قادر ہووے تحصیل طہارت پر اوس نماز کو قضا دیڑہے اور زمین شورہ زار پر تیمم کرنا مکروہ ہے بشرطیکہ وہ زمین ایسی شورہ زار نہوی کہ مسماء زمین سے خارج ہو جاوے کہ اس صورت مین اوس پر تیمم جائز نہین ہے اور مستحب ہے تیمم کرنا زمین بلند پر اور ہاتونکا تکان دینا بعد زمین پر مارنیکے و اسطے تیمم کے مستحب ہے ۔

بحث سوم مراد تیمم سے یہہ ہے کہ دونون ہاتون کو متصل کرکے باطن ہر دو ہاتہہ کو زمین وغیرہ پر ایکدفعہ مارے

وبعدہ ہر دو دست کو ملا کر پیشانی کے اوس مقام پر کہ
جہان سے بال اوگتے ہین رکہے اور اوسے نیچی کیطرف
باطن دونون ہاتہہ کو اسطرح سے ناک تک کہینچے کہ
تمام پیشانی اور دونون کنپٹیان اور ابروسے مس ہو جاوین
وبعد اوسکے باطن دست چپ کو پہونچے پر سیدہے ہاتہہ کی
رکہے اور نیچے کی طرف سر انگشتان تک اسطرح سے
کہینچے کہ تمام پشت دہنے ہاتہہ کی مس ہو جاوے وبعد اوسکی
باطن دہنے ہاتہہ کو پہونچے پر بائین ہاتہہ کے رکہے۔ اور
نیچے کیطرف سر انگشتان تک کہینچے کہ تمام پشت بائین ہاتہہ
کی مس ہو جاوے اور ما بین اونگلیون کے مس کرنا تیمم
مین لازم نہین ہے اور واجب ہے مارنا دونون ہاتہہ کا
زمین پر پس دونون ہاتون کا زمین پر رکہنا کفایت
نہین کرتا ہے واسطے تیمم کے اور واجب ہے دونون
ہاتون کا ایک دفعہ مارنا زمین پر پس اگر دونون ہاتون
کو بہ ترتیب زمین پر مارے کفایت نہین کرتا ہے اور
تیمم اوسکا صحیح نہین ہے اور اسیطرح سے لازم ہے
تمام باطن کو دونون ہاتون کی زمین پر مارے پس اگر بعض
باطن کو زمین پر مارے کفایت نہین کرتا ہے اور مسح
کرنا پیشانی کا دونون ہاتہہ کے باطن سے ایکدفعہ لازم ہے

پس اگر اول ایک ہات سے مسح کرے و بعد دوسرے ہاتہہ سے
مسح کرے کفایت نہین کرتا ہے اور تمام باطن دونون ہاتونکا
پہونچنا ہر جزو پیشانی پر لازم نہین ہے بلکہ لازم ہے کہ پیشانی
اور کنپٹیان وابروو تمام باطن سے دونون ہاتہہ کے مسح ہوجاو
و اگر کسی شخص کو باطن دونون ہاتہہ کا زمین پر مارنا اور اونسے
مسح کرنا ممکن نہووے پس پشت کو دونون ہاتھ کی زمین
پر مارے اور اون سے مسح کرے و ہرگاہ باطن دونون
ہاتون کا نجس ہووے اور وہ نجاست دوسری جگہ تعدّی
نکرے یعنے نجاست خشک ہووے اور ازالہ نجاست وطہارت
ممکن نہووے پس اس صورت مین لازم ہے کہ باطن کو ہردو
ہاتہہ کے زمین پر مارے اور اون سے مسح کرے اور اولے
یہہ ہے کہ اس حال مین دو دفعہ تیمم کرے ایک دفعہ باطن سے
دونون ہاتہہ کے کرے اور دوسرے دفعہ ظاہر سے دونون
ہاتہہ کے تیمم کرے و اگر باطن مین دونون ہاتہہ کے نجاست
ایسی ہووے جو تعدّی کرے اور خشک کرنا اوسکا ممکن نہووے
پس اس صورت مین پشت دست یعنے ظاہر کو ہردو ہاتون کے
زمین پر مارے واسطے تیمم کے ۔

مبحث چہارم شرط ہے تیمم مین چند چیزین اول نیت کرنا
بوقت مارنے دونون ہاتون کے زمین پر اور جبکہ کسی

شخص کے ذمّہ وضوء اور غسل دونوں ہوویں واجب ہے نیت مین تمیز دینا کہ تیمم بدل وضوء کرتا ہون یا تیمم بدل غسل کے کرتا ہون اور اسیطرح سے نیت مین تمیز دیوے اگر چند تیمم کرے بعوض چند غسل کے مثلاً کسی عورت کے ذمہ غسل حیض ہووے اور غسل مس میت ہووے چاہیئے کہ نیت مین ہر ایک کے تعین کرے اور جاننا چاہیئے کہ تیمم رافع حدث نہین ہے پس اگر کوئی شخص نیت کرے ارفع حدث کی بوجہہ جہل کے یا بسبب فراموشی کے تیمم اوسکا صحیح ہے۔

شرط دوم یہہ ہے کہ خود مکلف تیمم کو بجا لاوے اگر خود تیمم کرنے سے عاجز ہووے دوسرا شخص اوسکو تیمم کرا دیوے اسطرح سے کہ شخص عاجز کے دونون ہاتون کو زمین پر مارے اور اوسکی پیشانی پر اور دونون ہاتون پر بترتیب مسح کرا دیوے واگر شخص عاجز کے ہاتون کا زمین پر باعانت بھی مارنا ممکن نہووے پس دوسرا شخص اپنے ہاتون کو زمین پر مارے وبعد اوسکے بترتیب اوسکو تیمم کرا دیوے واگر دوسرے شخص کا تیمم کرنا موقوف ہووے اجرت پر شخص عاجز پر واجب ہے کہ اجرت دیکر اوس سے تیمم کراوے۔

شرط سوم موالات ہے یعنے پے در پے افعال تیمم کا بجا لانا واجب ہے اگرچہ وہ تیمم بدل غسل کے ہووے پس اگر فاصلہ ہووے افعال تیمم مین تیمم اوسکا باطل ہے۔

شرط چہارم ترتیب ہے یعنے اول پیشانی اورکنپٹیون اور ابرؤن کا مسح کرنا سر کے بالون کے اوگنے کی جگہ سے ناک کی جڑ تک و بعد اوسکے مسح کرنا باطن دست چپ سے ظاہر دست راست کا پہونچے سے سر انگشتان تک و بعد اسکے باطن دست راست سے مسح کرنا ظاہر دست چپ کا پونچے سے سر انگشتان تک۔

شرط پنجم ابتدا کرنا تیمم مین اوپر سے نیچے کی طرف یعنے مسح پیشانی کی ابتدا سر کے بال اوگنے کی جگہ سے کرے و بعد اوسکے ابتدا ہاتون کے مسح کی پہونچون سے کرے

شرط ششم یہ ہے کہ مابین باطن ہاتون کے کوئی چیز حائل و مانع نہووے مثل کپڑے وغیرہ کے۔

شرط ہفتم چاہئے کہ دونون ہاتھ اور پیشانی پاک ہووے جاننا چاہئے کہ کوئی فرق تیمم مین بدل وضوء و غسل کے نہین ہے پس جائز ہے تیمم مین خواہ بدل وضوء کے ہووے یا بدل غسل کے ہووے کہ ایک دفعہ دونون

ہاتون کو زمین پر مارے اور مسح پیشانی کا اور دونون ہاتہونکا
کرے اور احوط یہہ ہے کہ واسطے پیشانی کے ایک دفعہ
ہاتون کو زمین پر مارے اور واسطے مسح دونون ہاتہونکے
دوسرے دفعہ ہاتون کو زمین پر مارے اور احوط اسے زیادہ
یہہ ہے کہ بدل از وضو و یا بدل از غسل دو تیمم بجا لاوے
ایک تیمم بیک ضرب کہ اوس سے مسح پیشانی اور دونون
ہاتون کا کرے اور دوسرا تیمم بدو ضربت کہ ایک ضربت سے
مسح پیشانی کا کرے اور دوسرے ضربت سے مسح دونون
ہاتون کا کرے ۔

مبحث پنجم جائز نہین ہے تیمم کرنا اول وقت مین جب کہ
امید زوال عذر کے ہووے آخر وقت تک و اگر امید زوال
عذر کی تا آخر وقت نہووے پس اسصورت مین جائز ہے تیمم
کرنا اول وقت مین اور جائز نہین ہے تیمم کرنا قبل داخل
ہونے وقت نماز فریضہ کے اور جو شخص کہ تیمم سے نماز کو
بجا لاوے و بعد بجا لانے نماز کے عذر اوسکا زائل ہوجاوے
اوس نماز کا اعادہ کرنا لازم نہین ہے خواہ وقت نماز کا باقی
ہووے یا وقت گذر گیا ہووے اور جو شخص کہ بعد داخل
ہونے وقت نماز کے تیمم کرے واسطے نماز اداے کے
یا تیمم کرے واسطے نماز قضا کے جائز ہے اوس پر

تیمم سے نماز فریضہ دوسرے وقت کے بجا لاوے وہ گاہ کوئی شخص تیمم کرے واسطے نماز کے جائز ہے اوس کو اوس تیمم سے دوسرے اعمال کو بجا لاوے مثلاً اگر کوئی شخص واسطے طواف کے تیمم کرے اور کوئی ناقض تیمم اوس سے صادر نہووے تیمم اوسکا صحیح اور مباح ہے کہ اوس تیمم سے دوسرے اعمال مثل نماز وغیرہ کے بجا لاوے جب تک کہ قادر استعمال پانیکے نہو ہی جاننا چاہیے کہ تیمم بدل از غسل واجب کے اور بدل از وضو واجب کے ہے اور مشروعیہ تیمم کے بدل مین وضو مستحب کے و بدل غسل مستحب کے معلوم نہین ہے اور تیمم باطل ہوتا ہے بوجہ صادر ہونے حدث اصغر کے اگرچہ وہ تیمم بدل مین حدث اکبر کے ہووے پس اگر کوئی شخص بدل از غسل جنابت کے تیمم کرے و بعد اوسکے حدث اصغر اوس سے صادر ہوجاسکیہ دوبارہ تیمم کرے بعوض غسل جنابت کے نہ یہہ کہ تیمم کرے بدل از وضو کے اور جسوقت کہ مکلف کو پانی ملے اور قادر ہووے اوسکے استعمال پر تیمم سابق اوسکا باطل ہوجاتا ہے و اگر کوئی شخص تیمم کرے و بعد اوسکو پانی ملے اور نوبت پانی کے استعمال کی نہ آوے کہ وہ پانی زمین پر بہجاوے یا یہہ کہ کوئی عذر شرعی پیش ہووے کہ جسکی وجہ سے استعمال سے اوس

پانی کی معذور ہووے پس چاہئے کہ دوبارہ تیمم کرے
اور جو شخص کہ دو تیمم کرے ایک تیمم بدل از غسل مس میت
کے مثلاً اور دوسرا تیمم بدل از وضو کے اور بعد ازان اوسکو
پانی بقدر وضو ممکن ہووے پس جو تیمم کہ بدل از وضو کے
ہے وہ منتقض ہو جاتا ہے پس چاہئے کہ وضو کرے اور
جو تیمم کہ بدل از غسل ہے وہ اپنی حال پر باقی ہے اور صحیح ہے
اور اگر حدث اثنا تیمم مین صادر ہوئی تیمم باطل ہو جاتا ہے
اگرچہ وہ تیمم بدل غسل کے ہووے اور سوائے بدل غسل
جنابت کے دوسرے اغسال کے بدل مین دو تیمم لازم ہے ایک
تیمم واسطے غسل کے اور دوسرا تیمم واسطے وضو کے
واگر کسی شخص کو پانی اسقدر ممکن ہووے کہ واسطے ہر ایک کے
وضو اور غسل سے کفایت کرے و لکن وضو اور
غسل دونون کو کافی نہین ہے پس اس صورت مین لازم ہے کہ غسل کرے
اوس پانی سے اور بدل از وضو کی تیمم کرے اور بدل
غسل جنابت کے ایک تیمم لازم ہے دوسرے تیمم کی
احتیاج نہین ہے و ہر گاہ کوئی شخص بعد تیمم کے اور قبل
مشغول ہونے کے نماز مین متمکن ہووے وضو یا غسل پر
تیمم اوسکا باطل ہے واجب ہے کہ وہ شخص وضو یا غسل
کرے اور اسیطرح سے اگر بعد مشغول ہونے نماز مین اور

پیش از رکوع رکعت اول کے متمکن ہوے وضو یا غسل پر
تیمم اوسکا باطل ہے اور احوط اس حال مین یہہ ہے کہ اگر
وقت نماز کا وسیع ہوے اوس نماز کو تمام کرے و بعد
اوسکے وضو یا غسل کرکے اعادہ کرے وہرگاہ میت کو
بوجہہ نہ ملنے پانی کے تیمم کرادین و پیش از دفن کرنیکے
پانی ممکن ہوے پس اس صورت مین غسل دینا اوس
میت کا واجب ہے اگرچہ اوس میت پر نماز پڑہ چکے ہون
و بعد از غسل کے اعادہ کرنا نماز کا لازم ہے بنا بر اقوی کے

خاتمہ کتاب الطہارۃ اس مین چند مباحث ہین

مبحث اول بیان مین نجاسات کے ہے جاننا چاہیے
کہ اقسام نجاسات کے بارہ مین۔

اول و دوم بول و غائط ہر حیوان حرام گوشت کا جو خون
جہندہ رکہتا ہوے خواہ وہ حیوان اصالتاً حرام ہوے یا
بالعرض حرام ہوے مثل حیوان نجاست خوار کے اور موطوئہ
انسان کے اور پیشاب پاخانہ حیوان حلال گوشت کا
پاک ہے۔

سوم منی ہر حیوان کی جو خون جہندہ رکہتا ہوے خواہ وہ
حیوان حرام گوشت ہوے یا نہوے اور منی ہر حیوان کی
جو خون جہندہ نہ رکہتا ہوے وہ پاک ہے۔

بعض اقسام حیوان جیسے
انسان وغیرہ کا بھی ہو۔

چہارم میتہ ہر حیوان کا جو خون جہندہ رکہتا ہووے اور اسی
طرح سے ہر جزء اوس حیوان کا جس مین روح حلول
کی ہووے نجس ہے اور جو جزء حیوان زندہ سے جدا
ہووے اور روح اوس مین حلول کی ہووے نجس ہے
اور جو پوست لب دہن سے انسان کے جدا ہووے یا
سر کچل سے جدا ہووے یا بدن صاحب خارشت سے جدا ہووے
وہ پاک ہے اور اسی طرح سے جڑ بالون کی جو بوقت کنگہی
کرنیکے جدا ہوتے ہین پاک ہے اور نافہ مشک جو آہوی
زندہ سے جدا ہووے پاک ہے بنابر اقوی کے اور اگر نافہ
آہوی مردہ سے جدا ہووے پس اوسکی طہارت مین اشکال
ہے احوط اجتناب ہی اور بعض علمار کے نزدیک مشک نافہ
آہوے مردہ کی پاک ہے اور خود نافہ نجس ہے ولکن یہہ بہی
محل اشکال ہے اور جو نافہ دستِ مسلمان سے لیا جاوے وہ
پاک ہے اگرچہ قطع و یقین حاصل نہووے کہ وہ نافہ آہوے
زندہ سے جدا ہوا ہے اور جس جزء مین حیوان میتہ کی روح
حلول نہین کی ہے مثل استخوان اور شاخ یعنے سینگ کے
اور بالون کے پس وہ پاک ہے اور جو تخم مرغ میتہ کے شکم
سے خارج ہووے پاک ہے بشرطیکہ پوست بالائی تخم
سخت ہووے اور جبکہ تخم درحالت رطوبت مس ہووے جسم

میتہ سے پس ظاہر تخم کو پاک کرنا لازم ہے اور شیر پستان میتہ کا پاک ہے و بسبب ملاقات کرنے شیر کے سر پستان سے بوقت خارج ہونے کے نجس نہین ہوتا ہے۔
پنجم خون ہر حیوان کا جو خون جہندہ رکہتا ہوے اور خون اوس حیوان کا جو خون جہندہ نہ رکہتا ہے اور خون مچہلی کا او مچہر کا پاک ہے اور اسیطرح سے جو خون سواے حیوان کے درخت وغیرہ سے مثلاً روز عاشورہ خارج ہوے وہ پاک ہے۔
ششم و ہفتم سگ و خوک جو دریائی نہوے پس ہر جزو اوسکا خواہ رواح حلول کی ہوی یا نہ حلول کی ہوی مثل بال اور ناخن کے اور لعاب دہن اور شیر وغیرہ جملہ اشیاء اوس کے نجس ہین اور سگ و خوک دریائی پاک ہین۔
ہشتم شراب خواہ انگور کی ہو یا غیر انگور کی ہوے اور جو چیز کہ نشہ پیدا کرنے والی ہو اور پتلی ہوے اصالتاً مثل پانی کے وہ نجس ہے اور بنگ و چرس پاک ہے اگرچہ ممزوج ہوے ساتہہ پانی کے اور شیرہ انگور کو جب کہ خود بخود جوش آوے یا بوجہہ آتش کے جوش آوے نجس اور حرام ہے و اگر شیرہ انگور کو جوش نہ آوے پاک و حلال ہے اور شیرہ کشمش کا اور شیرہ خرما کا پاک و حلال ہے اگرچہ اوس کو جوش آوے لیکن صورت اخیرہ مین یعنے جبکہ اوسکو جوش

آوے احوط اجتناب ہے۔

نہم فقاع اور وہ ایک شراب مخصوص ہے جو کے آٹے سے بنائی جاتی ہے اور اوسمین نشہ نہین ہوتا ہے۔

دہم کافر اور مراد کافر سے وہ شخص ہے جو دین اسلام پر نہوے مثل یہود و نصارے و مجوس و دہری کے اور جو شخص مسلمان منکر ہووے ضروری دین اسلام کا وہ بہی کافر ہے اور اسیطرح سے اگر کسی مسلمان سے ایسا فعل یا قول صادر ہووے جو مقتضی ہووے کفر کا مثلاً العیاذ باللہ قران شریف کو جلا دیوے یا یہہ کہ شان مین اہلبیت علیہم السلام کے ناسزا کہے پس یہہ شخص کافر ہے اور تمام اقسام کفار کے خواہ حربی ہووے یا ذمی ہووے خارجی ہووے یا ناصبی غالی ہووے یا مرتد خواہ فطری ہو یا ملی ہووے یہہ سب نجس ہین۔

یازدہم عرق جنب از حرام خواہ بوقت حصول جنابت کے ہو یا بعد جنابت کے خواہ مجنب عورت ہو یا مرد اور جنابت بسبب زنا کے حاصل ہو یا بسبب لواطہ کے یا بہ سبب وطی کرنے چارپایون کے جملہ صورتون مین عرق جنب نجس ہے اور جو شخص اپنی زوجہ سے حالت حیض مین وطی کرے یا حالت روزہ ماہ مبارک رمضان مین وطی کرے حکم نجاست کا اوسکے پسینہ پر جاری نہین ہے۔

دوازدہم عرق شتر جلال ہے - بلکہ ہر حیوان جلال کے پسینہ سے اجتناب کرنا احوط ہے اور جاننا چاہئے کہ اقسام نجاسات کے منحصر ان بارہ قسمون مین ہین اور سوای اسکے دوسرے اشیاء مثل لومڑی اور خرگوش اور چوہا اور چھپکلی اور بچھو اور جمیع مسوخات اور ولد الزنا اور مخالفین نجس نہین ہین ولکن اجتناب کرنا ان جمیع اشیا مذکورہ سے احوط ہے -

بحث دوم بیان مین کیفیت تنجیس کے ہے -

جاننا چاہئے کہ نجس نہین ہوتی ہے کوئی چیز بسبب ملاقات کرنے نجاسات سے درحالت خشک ہونے اوس چیز کے اور نجاست کے ہان اگر اوس نجاست مین یا اوس چیز مین رطوبت ایسی ہوے جو سرایت کرتی ہو پس بسبب ملاقات کرنے نجاست سے وہ چیز نجس ہو جاتی ہے اور روغن بستہ اور شیرہ بستہ مین اگر نجاست واقع ہووے پس جس جگہہ کہ نجاست واقع ہوئی ہے وہ نجس ہے اور باقی پاک ہے اور اسی طرح خیار اور تربوز اور کدو اور مثل اسکے جو چیز ہووے کہ جسکے اجزاء متصلہ مین رطوبت ہوتی ہے - اگر نجس ہو جاوے پس جس جگہہ نجاست واقع ہوئی ہے وہ نجس ہے اور باقی پاک ہے وہ نجاست دوسری جگہہ سرایت نہین کرتی ہے

اور جاننا چاہئے کہ ثابت ہوتی ہے نجاست ہرشی کے اخبار سے مالک شئ کے اور شہادت سے عادلین کے اور عدل واحد کی شہادت کفایت نہین کرتی ہے اگرچہ عمل کرنا اوسکے قول پر احوط ہے اور معلوم ہوے کہ ہرشئے پاک ہے تا وقتیکہ یقین اوسکی نجاست کا نہوے اور بوجہہ شک نجاست کے یا بوجہ ظن نجاست کے حکم نجاست کا کسی چیز پر نہین کیا جاتا ہے۔

مبحث سوم بیان مین احکام نجاسات کے ہے جاننا چاہئے کہ شرط ہے واسطے صحت نماز کے اور طواف خانۂ کعبہ کے خواہ واجب ہو یا مستحب ازالہ کرنا نجاست کا بدن اور لباس سے حتّیٰ بالون سے سر کے اور ڈارہی اور بدن کے ہان اگر لباس مصلّی کا ایسا ہوے کہ جس سے ستر عورتین نہو سکے ازالہ نجاست کرنا اوس سے لازم نہین ہے اور جو شخص بیمار ایسا ہوے کہ تکلیف اوسکی نماز کو بچھونے مین لیٹکر بجا لانیکی ہو اس طرح پر کہ رکوع و سجود کو باشارہ ادا کرتا ہو چاہئے کہ لحاف اوس کا یا مثل لحاف کے جو چیز ہوے پاک ہوے بنا بر احوط کے پس اگر لحاف نجس یا چادر وغیرہ نجس اوڑہا ہوے اوس کی تطہیر کرے یا بدل دیوے بنا بر احتیاط کے اور جو شخص لباس نجس مین نماز پڑہے خواہ جاہل

مسئلہ ہو یا عالم مسئلہ ہو نماز اوسکی باطل ہے اعادہ و قضا
پڑہنا نماز کا اوسپر لازم ہے اور جس شخص کو علم ہووے
اپنے لباس کے نجس ہونیکا یا بدن کے نجس ہونیکا و بعد فراموش
کرجاوے اور نماز ساتھہ اوس لباس نجس یا بدن نجس کے
بجا لاوے نماز اوسکی باطل ہے اور اگر نہ جانتا ہووے کہ
لباس اوسکا یا بدن اوس کا نجس ہے اور نماز پڑہے و بعد
علم بہ نجاست حاصل ہووے نماز اوسکی صحیح ہے ہان اگر
وقت نماز کا باقی ہووے اعادہ کرنا اوس نماز کا احوط ہے
و اگر اثناء نماز مین معلوم ہووے کہ بدن یا لباس اوس کا
نجس ہے پس اگر ممکن ہووے بدلنا لباس کا یا طاہر کرنا بدن کا
اس طرح پہ کہ کوئی منافی نماز عمل مین نہ آوے لازم ہے
کہ تطہیر بدن یا تغیر لباس کرے نماز اوس کی صحیح ہے واگر
اثناء نماز مین بدون منافی نماز عمل مین لانے کے تطہیر بدن یا
تغیر لباس ممکن نہووے پس اگر وقت نماز کا وسیع ہو نماز کو
قطع کرے و از سر نو با طہارت بدن و لباس نماز بجا لاوے
و ہرگاہ وقت وسعت نرکہتا ہووے پس نماز کو اوسہی حالت
نجاست بدن یا لباس نجس سے بتمام کرے اگر لباس نجس کا
اوتارنا ممکن نہووے و اگر لباس نجس کا اوتارنا بدن سے ممکن ہووے
پس اوسکو اوتار کر برہنہ نماز پڑہے اور اسیطرح سے حکم ہے

اگر اثناء نماز مین لباس یا بدن مصلی کا نجس ہو جاے یا یہہ کہ شک کرے لباس اوسکا اول نماز سے نجس تہا یا اثناء نماز مین نجس ہوا پس ہر دو صورت مین اگر وقت وسیع ہوے نماز کو قطع کرے و بعد با طہارت بدن یا لباس پہر نماز پڑہے و اگر وقت وسیع نہوے اور لباس نجس کا اوتارنا بہی ممکن نہوے پس اوسی حالت نجاست سے نماز پڑہے و اگر لباس نجس کا اوتارنا ممکن ہو پس اوسکو اتار کر برہنہ نماز پڑہے۔

مسئلہ جس شخص مصلی کا لباس نجس ساتہ لباس طاہر کے مشتبہہ ہوے پس در صورت انحصار لباس مشتبہہ کے یعنے سوای اوس لباس طاہر مشتبہہ بہ نجس کے دوسرا لباس ممکن نہوے اور وقت نماز کا بہی وسیع ہوے لازم ہے اوس شخص پر کہ بعدد لباس مشتبہہ کے مکرر نماز کو پڑہے تا یقین حاصل ہوے کہ نماز لباس طاہر مین پڑہا ہے و ہرگاہ وقت نماز کا تنگ ہوے اور زیادہ ایک نماز سے بجا لانا ممکن نہوے پس برہنہ نماز پڑہے اور اسیطرح سے حکم ہے اگر کسی شخص کے پاس سواے ایک لباس نجس کے دوسرا لباس پاک نہوے اور طاہر کرنا اوس لباس نجس کا بہی ممکن نہوے۔ پس

چاہیے کہ وہ شخص برہنہ نماز پڑہے۔

مسئلہ مساجد اور مشاہد مشرفہ ائمہ علیہم السلام اور قران شریف اور تربت حضرت سید الشہدا سلام اللہ علیہ جسوقت نجس ہو جاوین پاک کرنا لازم ہے اور اسیطرح سے جو چیز ایسی ہووے کہ شریعت مقدسہ مین اوسکی تعظیم لازم ہووے اگر نجس ہو جاوے پاک کرنا اوسکا واجب ہے۔

بحث چہارم بیان مین اون نجاسات کے ہے جو مصلی پر عفو کی گئی ہین اور وہ چند چیزین ہین۔

اول خون زخم اور پہوڑے کا خواہ بدن مصلی مین ہووے یا لباس مین اوس کے ہووے یہہ خون معاف ہے جب تک زخم یا پہوڑا اچہا ہووے ولکن احوط ہی ازالہ کرنا خون کا بدن سے یا عوض کرنا لباس کا جب کہ مشقت زیاد اور دشواری مصلی پر نہووے اور اگر مشقت اور دشواری ہووے ازالہ کرنا خون کا لازم نہین ہے وہرگاہ خون زخم کا اپنی جگہہ سے دوسری جگہہ تعدی کرے ضرر نہین رکہتا ہے لیکن اوس کی دو شرطین ہین

شرط اول یہہ ہے کہ خون زیادہ تعدی نکرے مثل اس کے کہ قریب زخم جو جگہہ ہو اوس سے زیادہ

تعدی نکرے پس اگر بفاصلہ محل زخم سے دوسری جگہہ مین
تعدی کرے وہ معاف نہین ہے۔
شرط دوم یہہ ہے کہ عمداً خون سے دوسری جگہہ
کوآلودہ نکرے پس اگر عمداً دوسری جگہہ کو خون سے آلودہ کریگا وہ معاف نہین ہے
اور خون بواسیر حکم مین پہوڑے کی خون کی ہے ولکن ازالہ کرنا اوسکا
احوط ہے۔ اور دوسری چیز نجاسات سے جو مصلی کو
معاف کی گئی ہے وہ خون ہے جو درہم بغلی سے کمتر ہووے
اور وہ خون حیض و نفاس و استحاضہ کا نہووے پس اگر
خون حیض یا نفاس یا استحاضہ لباس یا بدن مصلی مین
ہو اگرچہ کمتر ہووے درہم بغلی سے وہ معاف نہین ہے
اور اسیطرح سے جو خون سواے ہرسہ خون مذکورہ کے
لباس یا بدن مصلی مین بقدر درہم بغلی یا زیادہ درہم بغلی
سے ہووے معاف نہین ہے نماز اوسمین باطل ہے
اور درہم بغلی بقدر بند انگشت شہادت کے ہوتا ہے
اور جو پانی متنجس ہووے خون سے اگرچہ کمتر ہووے
درہم بغلی سے اوسکا ازالہ کرنا مصلی پر واجب ہے اور
جو خون ایک طرف لباس سے دوسری طرف نفوذ کرے
وہ ایک خون سمجھا جاتا ہے وہرگاہ خون لباس مین متفرق
ہووے اور فرض کیا جاوے اسطرح سے کہ اگر اوسکو

جمع کرین تو درہم بغلی سے کمتر ہے پس وہ خون متفرق واسطے
نماز گذار کے معاف ہے واگر وہ خون زیادہ ہووے
درہم بغلی سے معاف نہین ہے ۱

اور تیسری چیز نجاسات معفوہ سے محمول نجس ہے یعنے
جو شئے نجس ہمراہ نماز گذار کے جیب وغیرہ مین ہووے
نماز اوس کی صحیح ہے اگرچہ وہ شئی نجس قسم لباس سے
ہووے کہ جس سے ستر عورتین ہوسکے اور اسیطرح سے
اگر ہمراہ نماز گذار کے عین نجاست سواے جزء میتہ کے
ہووے ضرر نہین رکھتا ہے ولکن اگر میتہ ہمراہ نماز گذار
کے ہووے تو اوس سے اجتناب کرنا احوط ہے۔

اور چوتھی چیز نجاسات عفو شدہ سے وہ لباس نجس مصلی کا ہے
کہ جس سے ستر عورتین نہوسکے مثل کلاہ اور جوراب اور
بند زیر جامہ کے پس نماز پڑہنا اشیاء مذکورہ مین جائز ہے
ہان اگر اشیاء مذکورہ نجس العین اور غیر ماکول اللحم کے اجزا
سے بنائے گئے ہون مثل بالون سے کافر کے یا کتے کے
یا پوست سے خوک اور سگ کے بنائے گئے ہون اومین
نماز پڑہنا جائز نہین ہے۔

پانچوین چیز نجاسات معفو سے لباس نجس اوس عورت کا ہے
جو طفل شیر خوار کو تربیت کرتی ہو اور سواے اوس لباس

نجس کے دوسرا لباس اوس کے پاس نہووے پس یہہ عورت
اوس لباس نجس کو جو پیشاب سے طفل کے نجس ہوا ہے
شب و روز مین ایکدفعہ واسطے نماز کے تطہیر کریگی اور
باقی اوقات نماز مین جبکہ وہ لباس نجس ہووے اوسیحالت
نجاست سے نماز پڑہے خواہ وہ عورت تربیت کرنیوالی
مادر طفل ہو یا زن دیگر ہو اور خواہ وہ طفل پسر ہو یا دختر ہو
اور یہہ حکم مذکور مختص لباس نجس سے ہے نہ بدن سی پس
اگر بدن اوسکا پیشاب سے طفل کے نجس ہوجاوے پاک کرنا
اوسکا واسطے ہر نماز کے لازم ہے اور اسیطرح سے حکم
مذکور مختص ساتہہ زن تربیت کنندہ کے ہے پس اگر کوئی
مرد تربیت کرے طفل کی اور لباس اوس کا پیشاب سے
طفل کے نجس ہووے پاک کرنا اوسکا مرد پر واسطے ہر نماز
کے لازم ہے اور اسی طرح سے یہہ حکم مذکور مختص ہے
ساتھ بول طفل کے پس اگر غائط سے طفل کے لباس نجس
ہووے پاک کرنا اوسکا زن تربیت کنندہ و مرد تربیت کنندہ
ہر دو پر لازم ہے اور جو چیز نجس ہوجاوے پیشاب سے
پسر شیر خوار کے جو کہ غذا نہ کہاتا ہو پس ایکدفعہ پانی ڈالنے سے
اوس محل نجس پر وہ شئی پاک ہوجاتی ہے ولکن زن تربیت کنندہ
طفل کو اپنے لباس نجس کا جو پیشاب سے طفل کے نجس ہو

دہونا احوط ہے اور اکتفاء کرنا فقط پانی ڈالنے پر خلاف
احتیاط ہے اگرچہ بنا برا قوی لباس نجس پر پانی ڈالنے سے
طہارت حاصل ہو جاتی ہے اور جاننا چاہئے کہ کوئی وقت
خاص واسطے طہارت لباس نجس کے زن تربیت کنندہ
طفل کے لئے نہین ہے ہان بہتر یہہ ہے کہ آخر وقت پیش از
نماز ظہر وعصر کے لباس نجس کو دہوئے تاکہ ظہر وعصر ومغرب
وعشا چارون نمازین لباس طاہر مین واقع ہوین اور
جسوقت کہ نجاست لباس کی بدن تک زن تربیت کنندہ طفل
کے بسبب پسینہ کے سرایت کرے لازم ہے اس صورت
مین کہ وہ شب وروز مین ایکدفعہ اپنے بدن کو بہی دہوئے
واگر پیشاب سے طفل کے بدن اوسکا نجس ہو جاوے پس
پاک کرنا اوس کا ہر حال مین لازم ہے وہ عفو نہین کیا گیا ہی

مبحث پنجم بیان مین مطہرات اور کیفیت تطہیر کے ہے
رو درادن چیزوان کے بیان مین ہے جو قابل طہارت ہین
پس جاننا چاہئے کہ مطہرات یعنے پاک کرنیوالی چند چیزین ہین

اول آب مطلق ہے اور وہ پاک کرتا ہے ہر چیز کو جو نجس
ہوے اور ایسی ہوے کہ پانی اوسکے اجزا مین نفوذ
کرے خواہ وہ شی نجس پانی ہوے یا دوسری چیز
ہوے اور خواہ وہ آب نجس مضاف ہوے یا مطلق ہوے

ہان شرط ہے قبول طہارت مین آب مضاف کے کہ حالت
اضافہ سے خارج ہوجاے اسطرح پر کہ اوسکو آب مطلق
کہین اور جو چیز نجس العین ہووے وہ پانی سے پاک نہین
ہوتی ہے مگر میت انسان کی کہ وہ بعد غسل کے پاک
ہوجاتی ہے اور آب نجس خواہ مضاف ہو یا مطلق ہو
آب قلیل سے پاک نہین ہوسکتا ہے بلکہ طہارت اوسکی
منحصر ہے آب کر و یا جارے و یا باران سے اور سواے
پانی کے دوسری جو چیز نجس ہووے وہ آب قلیل سے
پاک ہوسکتی ہے جسطرح سے کہ تطہیر اوسکی آب کر و جاری
سے بھی ہوسکتی ہے اور جس شئی نجس کی آب کر و یا جاری
مین تطہیر کیجاوے زوال عین نجاست حصول طہارت مین
شرط ہے پس جبکہ عین نجاست زائل ہوجاوے اور پانی
تمام اجزاء نجس شدہ پر غالب ہوجاے وہ شئی پاک ہوجاتی
ہے اور ایکمرتبہ سے زیادہ دہونا لازم نہین ہے اور
جاننا چاہیے کہ شئی نجس کی آب قلیل سے تطہیر کرنے مین
تین چیزین شرط ہین۔

اول یہہ کہ پانی چیز نجس کے تمام اجزاء مین پہونچکر اوس سے
جدا ہوئے پس اگر تمام اجزاء نجس مین پانی پہونچے ولکن
اوس سے جدا نہووے وہ شئی پاک نہین ہوتی ہے۔

اور چاہئے کہ پانی اوس شئی نجس سے بسبب فشار دینے کے
جدا ہووے پس اگر غسالہ اوس شئے سے خود بخود جدا ہووے
یا یہہ کہ پانی بہت سا اوس شئے نجس پر متصل ڈالتا چلا جاوے
اسطرح سے کہ اول جو پانی ڈالا ہے اوسکی جدا ہونے
اور خارج ہونیکا سبب جو پانی بعد ڈالا ہے وہ ہووے
پس اس صورت مین وہ شئے پاک ہوگی۔

شرط دوم یہہ ہے کہ پانیکو چیز نجس پر ڈالے پس
اگر ایک ظرف مین پانی بہر کے اوسمین چیز نجس کو دہووے
پس وہ شئی پاک ہوگی اور پانی ہی نجس ہو جائیگا۔

شرط سوم یہہ ہے کہ شئی نجس کو دو دفعہ دہووے
اگر نجاست پیشاب کی ہووے اور اگر کوئی ظرف پیشاب
سے نجس ہووے پس اوسکو تین دفعہ دہووے بنابر اقوی
کے اور ایکدفعہ اس قدر پانیکا ڈالنا جو مقدار مین دو دفعہ
کے ہووے کفایت نہین کرتا ہے بلکہ لازم ہے کہ ایکدفعہ
پانی ڈالے و بعد اوس کے سلسلہ کو قطع کرکے دوبارہ
ڈالے تاکہ دو دفعہ دہونا صادق ہووے اور بعد ہر ایک
دفعہ دہونے کے فشار دینا احوط ہے پس جو چیز قابل
فشار ہووے اوسکو دو دفعہ دہووے اور دو دفعہ فشار
دیوے اور جو چیز نجس ہووے سوای پیشاب کے دوسرے

نجاسات سے پس اوسکو بعد زوال عین نجاست کے دو دفعہ
دہوے اور جو چیز نجس ہوئے پیشاب سے طفل شیرخوار کے
جسکے مدت رضاع ہنوز تمام نہوے ہو پس محل نجس پر پانیکا
ڈالنا اس طرح پر کہ تمام اجزاء کو احاطہ کرے کفایت
کرتا ہے اور احتیاج فشار دینے کی نہین ہے اور اسیطرح
سے اوسکی غسالہ کا جدا ہونا لازم نہین ہے اور اسیطرح
سے دو دفعہ پانی ڈالنا لازم نہین ہے اگرچہ احوط ہے
اور اگر طفل دودہ سور کا یا دودہ زن کافرہ کا پئیے یا یہہ کہ
ایسا دودہ پئیے جو مخلوط ہوے نجاست سے مثل خون وغیرہ
کے پس ان جملہ صورتون مین حکم اوس کے پیشاب کی
نجاست کا مثل حکم تمام نجاسات کے ہے یعنے دو دفعہ دہونا
اور فشار دینا اگر قابل فشار ہووے لازم ہے و ہر گاہ پانی
پیشاب سے طفل شیرخوار کے نجس ہوے اور وہ آپ نجس
دوسری چیز سے ملاقات کرے پس حکم اوس شئی نجس کی
تطہیر کا مثل حکم بول طفل شیرخوار کے ہے یعنے پانی ڈالنا
اوس چیز نجس پر کفایت کرتا ہے اور احتیاج فشار دینے کی
نہین ہے۔

فائدہ بیان مین چند مسائل کے ہے۔

مسئلہ جو شئی متنجس ایسی ہوے مثل تیل اور روغن کے

پس وہ قابل تطہیر نہین ہے یعنے پاک نہین ہو سکتی ہے
اور اگر روغن بستہ یعنے سخت منجمد ہووے اور وہ نجس
ہو جاوے پس اس صورت مین تمام روغن نجس نہین
ہوتا ہے بلکہ جس جگہ نجاست واقع ہوئی ہے وہ نجس
ہے اور باقی پاک ہے اور اسیطرح سے طلاء ونقرہ
گداختہ جب کہ نجس ہو جاوے قابل تطہیر نہین ہے ہان
اگر سخت منجمد ہو جاوے و بعدہ تطہیر کرین تو ظاہر اوسکا
پاک ہو جائیگا اور باطن نجس رہیگا اور اسیطرح سے خمیر
نجس پاک نہین ہو سکتا ہے ہان اگر روٹی پکاوین اور
خشک کرین وبعد ازان آب کثیر مین تطہیر کرین اسطرحسے
کہ پانی تمام اجزاء مین نفوذ کرے پس وہ پاک اور طاہر
ہو جاتا ہے۔

مسئلہ جو لباس کہ شئی متنجس سے رنگا جاوے اور
بوقت تطہیر قبل فشار دینے کے یا بعد فشار دینے کی غسالہ
اوسکا مضاف خارج ہووے پس وہ کپڑا حالت نجاست
پر باقی ہے پاک نہوگا تا وقتیکہ غسالہ اوسکا مضاف خارج
ہے۔

مسئلہ ہرگاہ چربی دست نجس مین یا گوشت نجس مین
یا کسی ظرف نجس مین ایسی ہووے جو مانع نہوی پہونچنے سے

پانی کے محل نجس تک پس وہ چربی مانع تطہیر نہین ہے
بلکہ بسبب طاہر ہونے محل نجس کے وہ چربی بھی تبعاً پاک
ہوجاتی ہے۔

مسئلہ ہرگاہ مغز تربوز یا خربزہ وخیار وکدو وغیرہ کا
نجس ہوجاوے پس وہ آب کر وجاری مین تطہیر کرنے
سے پاک ہوجاتا ہے اور اگر آب قلیل سے پاک
کرین چاہئے کہ اسقدر پانی اوسپر ڈالین کہ تمام اجزا مین
اوسکے نفوذ کرکے غسالہ اوسکا خارج ہوجاوے پاک
ہوجاتا ہے اور تہوڑے غسالہ کا اوسمین باقی رہنا ضرر
نہین رکہتا ہے اور اسیطرح حکم ہے اگر جامہ پنبہ دار مین
مثل لحاف و قبا پنبہ دار کے بوقت تطہیر بعد فشار کے
جبکہ تہوڑا غسالہ اوسمین باقی رہے وہ پاک ہے۔

مسئلہ صابون اور پنیر اور میوہ اور پہول وغیرہ جبکہ
ظاہر اونکا نجس ہوجاوے آب قلیل سے پاک ہوسکتا ہے
و اگر نجاست اشیاء مذکورہ کے باطن مین نفوذ کر گئی ہووے
پس چاہئے کہ آب کثیر مین خواہ کر ہووے یا جاری ہو
اوسکو پاک کرین اسطرح سے کہ پانی اوسمین نفوذ
کرجاوے پس اوسوقت باطن اور ظاہر ہردو پاک
ہوجاتے ہین۔

مسئلہ جو اشیا نجس کہ قابل فشار کے نہین ہین بوقت تطہیر کے ہاتہہ ملنا اونپر لازم نہین ہے ہان بجہت خاطر جمعی و تحصیل کمال یقین کے ہاتہہ ملنا اون پر مستحب ہے۔

فائدہ بیان مین احکام ظروف نجس کے ہے پس جاننا چاہئیے کہ ظروف نجس کو خواہ بواسطہ پیشاب کے یا بواسطہ دیگر نجاسات کے نجس ہون تین مرتبہ ساتہہ آب قلیل کے دہونیسے وہ ظروف پاک ہوجاتے ہین ہان اگر ظروف بوجہ چاٹنے کتے کے زبان سے نجس ہوجاوین یا یہہ کہ ظروف مین پانی ہووے اور کتا زبان سے اوس پانی کو پیئے پس ایسے ظروف نجس کی تطہیر صرف پانی سے نہین ہوسکتی ہے بلکہ طریقہ اوسکی تطہیر کا یہہ ہے کہ اول اون ظروف نجس پر مٹی پاک ملین و بعد اوسکے دو مرتبہ پانی سے دہوین اور ساتہہ دہونا پانی سے مستحب ہے اور احوط یہہ ہے کہ اول ایکدفعہ اوس ظرف پر مٹی ملین و بعد اوسکے ایکدفعہ پانی سے دہوین و پہر ایک دفعہ مٹی ملین و بعد اوس کے پہر پانی سے دہوین تا عرصہ اسی طرح کے دوسری چیز مثل خاکستر و غیرہ کے اگر ملین تو ظرف نجس پاک نہوگا اور زیادہ تر احوط یہہ ہے کہ مٹی خشک اوس ظرف پر ملین بعد اوسکی مٹی

تو ایسی جو کیچڑ نہووے اوس ظرف پر ملین بعد اوس کے پانی سے
دہووین اور پہر دوسرے دفعہ اول مٹی خشک ملین و
بعد مٹی تر ملین وبعدہ پانی سے دہووے پس وہ ظرف
پاک ہو جاتا ہے اور چاہیے کہ یہہ مٹی پاک ہووے
دوم مطہرات سے زمین ہے اور مثل اوس کے ریگ
ہے اور پاک کرتی ہے کف پا کو اور زیر کفش کو بشرطیکہ
عین نجاست زائل ہو جاوے خواہ بسبب راہ چلنے کے ہو
یا زمین پر رگڑنے سے پس جبکہ عین نجاست زائل ہو جاوے
کف پا اور زیر کفش پاک ہو جاتا ہے اور فرق نہین
اسمین کہ وہ زمین ریگ کی ہو یا سنگ کی ہو یا مٹی
کی ہو اور شرط یہہ ہے کہ وہ زمین پاک ہووے
اور خشک ہووے مرطوب نہووے اس طرح سے کہ
رطوبت اوسکی سرایت نکرے کف پا مین اور جو شخص
راہ چلتا ہو دونون کف دست سے یا دونون زانوؤن
سے یا پشت پا سے پس حکم اوسکا مثل حکم کف پا کی ہے
زمین اوسکو بہی پاک کر دیتی ہے اور تہ عصا کو شخص
نابینا کی پاک نہین کرتی ہے بنا بر احتیاط کے۔
سوم مطہرات سے آفتاب ہے اور وہ پاک کرتا ہے اون
چیزون کو کہ جو غیر منقولہ ہون بشرطیکہ درحالت رطوبت

اوسپر آفتاب پڑے اور خشک کر دے مثل دیوار و سقف خانہ و زمین نجس کے اور اسیطرح سے پاک کرتا ہے ہر چیز کو جو کہ متصل ہو مکانات و عمارات سے مثل دیوارون اور کڑیون اور ستون وغیرہ کی اور پاک کرتا ہے آفتاب درختون کے پتون کو اور پھلون کو اگرچہ نخپتہ ہون اور گھانس اور سب سبزیون کو اور پاک کرتا ہے اون ظروف کو جو زمین مین نصب ہون اور اگر زمین نجس مین رطوبت اس طرح کی ہوی کہ سرایت نکرے پس ایسی زمین نجس پر آفتاب پڑے اور خشک کردے اسصورت مین وہ زمین پاک نہوگی بنا بر اقوے کے اور شرط ہے پاک ہونے مین اشیاء مذکورہ کی کہ بسبب تابش آفتاب کے محل نجس خشک ہووے پس اگر امر مانع ہووے تابش آفتاب سے محل نجس پر اور بوجہ حرارت کے وہ محل نجس خشک ہوجاوے پس وہ محل نجس پاک نہوگا اور جو چیز منقولہ ہو اوسکو آفتاب پاک نہین کرتا سواے بوریا اور حصیر کے اور تطہیر بوریا و حصیر مین احوط عدم حصول طہارت ہے۔

مسئلہ ہرگاہ بوجہ تابش آفتاب کے ظاہر زمین نجس اور باطن متصل اوس کا خشک ہوجاے پس ظاہر و باطن

دونون پاک ہوجاتی ہین اور اسیطرح جبکہ ظاہر دیوار خام نجس
اور باطن متصل اوسکا بوجہ تابش افتابکے خشک ہوجاے پس
ظاہر و باطن دونون پاک ہوجاوینگے اور ہرگاہ دیوار نجس
کے ایک طرف افتاب پڑے اور بسبب اوسکے دوسرا
طرف دیوار کا خشک ہوجاوے پس وہ پاک نہوگا اور
اشیاے منقولہ جو اصلاً زمین سے ہون مثل کوزہ اور تسبیح
و سجدہ گاہ اور نگین کی جبکہ نجس ہوجاوین پس آفتاب سے
پاک نہونگی۔

چہارم مطہرات سے استحالہ ہے یعنے ایک حال سے
طرف دوسرے حال کے بدل جانا ایک جسم کا اسکو انقلاب
بہی کہتے ہین مثل آب نجس کے جسوقت پیشاب ہوجاے
حیوان ماکول اللحم کا مثل گوسفند وغیرہ کے یا عرق یا لعاب
دہن ہوجاے حیوان طاہر العین مثل گربہ وغیرہ کے یا
ہیمہ نجس جلکر خاکستر ہوجاے یا دہوان ہوجاے یا غذا
نجس دودہ یا گوبر ہوجاے حیوان ماکول اللحم کا پس یہہ
سب پاک ہوجاتے ہین اور بخار اور عرق چیز نجس کا پاک
ہے اور اگر لکڑی نجس جلکر زغال ہوجاے یا خشت خام
نجس بسبب جلنے کے پختہ ہوجاے یا سنگ نجس بسبب
پکانے کے آہک ہوجاے یہہ تینون چیزین پاک نہین ہوتین

اور روغن نجس کے دہوین مین جبکہ اجزا اوسکے ہووین نجس ہے اور جو حیوان چیز نجس سے پیدا ہووے مثل کرم کے جو فضلۂ انسان سے پیدا ہوتا ہے وہ پاک ہے بشرطیکہ جسم ظاہر پر اوسکی عین نجاست نہووے اور اگر کتا نمکزار مین گر کر نمک ہو جاوے پاک ہو جاتا ہے اسی طرح اگر شراب خود بخود یا کسی چیز کے ملانے سے سرکہ ہو جاے پاک ہو جاتی ہے اگر سرکہ مین چند قطرے شراب کے ڈالین اور وہ استحالہ ہوکر سرکہ ہو جاے پس وہ قطرے شراب کے جو استحالہ ہوے ہین نجس ہین اور سرکہ بہی نجس ہے اور اگر شراب مین دوسری نجاست مثل پیشاب وغیرہ داخل ہو پہر وہ شراب سرکہ ہو جاے پس وہ نجس ہے اور ہرگاہ ایک ظرف مین شراب ہوے اور ایک حصہ اوسکا سرکہ ہو جاے باقی شراب اپنی حالت پر رہے پس وہ حصہ جو سرکہ ہوا ہے بسبب ملاقات شراب کے نجس ہوگا اور جاننا چاہیئے کہ شیرۂ انگور جو کہ بسبب جوش آنیکے نجس ہووے ہرگاہ سرکہ ہو جاوے پس وہ پاک ہو جاتا ہے حکم اوسکا مثل حکم شراب کے ہے۔

پنجم مطہرات سے ذہاب ثلثین سے یعنی جل جانا دو ثلث کا شیرۂ انگور کے پس جبکہ شیرۂ انگور بوجہ جوش

آنیکے نجس ہووے اور بسبب پکانیکے آتش پر دو ثلث
اوسکا جل جاوے اور ایک ثلث باقی رہے وہ پاک
ہے اور اگر دو ثلث شیرہ انگور کا بسبب آفتاب یا گرمی
ہوا کے کم ہو جاوے اور ایک ثلث باقی رہے پس
وہ پاک نہیں ہے۔
ششم مطہرات سے انتقال ہے پس خون نجس آدمی
کا جو حیوان مثل کٹمل مچھر وغیرہ کے پیٹ بسبب انتقال کے
وہ خون پاک ہو جاتا ہے ولاکن شرط یہ ہے کہ بعد
انتقال کے نسبت خون کی اوس حیوان کی طرف دیجاے
اور اگر نسبت خون کی طرف ندی جاے بلکہ نسبت خون
کی آدمی کے طرف ہووے پس وہ خون بسبب انتقال
کے پاک نہوگا مثل جونک وغیرہ کے جبکہ خون آدمی کا پیٹ
نسبت اوس خون کی طرف آدمی کے کی جاتی ہے نہ طرف
جونک کے۔
ہفتم مطہرات سے اسلام لانا کافر کا ہے پس بوجہ
مسلمان ہونے کے تمام اقسام کفار کے پاک ہو جاتے ہیں
مگر مرد مرتد فطری کہ وہ بوجہ اسلام کے پاک نہیں ہوتا ہے
بخلاف مرتد ملی کے کہ وہ بوجہ اسلام کے پاک ہو جاتا ہے
اور اسیطرح سے جو عورت مرتد ہو خواہ فطری ہو خواہ ملی

سبب اسلام کے پاک ہو جاتی ہے اور مرتد فطری اوسے
کہتے ہین جسکے مان باپ مسلمان ہون اور خود بہی مسلمان
ہو بعدہ کفر اختیار کرے اور مرتد ملّی اوسے کہتے مین
جو اصلاً کافر ہووے بعدہ اسلام اختیار کرکے پہر کافر ہو جاوے
اور لباس بدن کافر کا جو قبل مسلمان ہونیکے نجس ہوا ہو
سبب اسلام کی وہ پاک نہین ہوتا ہے۔
ہشتم مطہرات سے تبعیت ہے مثل اوس لڑکی کے
جسکے مان اباپ یا دادا کافر ہون بعد قبول اسلام کرین پس
وہ لڑکا بوجہ مسلمان ہونے مان باپ کے بالتبع پاک ہو جاتا ہے
اور اسیطرح پاک ہے وہ لڑکا کافر کا کہ جسکو مسلمان
اسیر کرے اور مان یا باپ یا دادا ہمراہ نہون اور اسیطرح
سے بہ تبعیت پاک ہوتا ہے ظرف شراب کا جبکہ سرکہ ہو جاوے
اور ظرف شیرہ انگور کا اور آلات شیرہ پڑی اور بدن و لباس
شیرہ پز کا بعد جل جانے دو ثلث شیرہ پز کے بہ تبعیت
پاک ہو جاتے ہین اور اسی طرح سے پاک ہوتی ہین بہ تبعیت
آلات غسل دینے میت کے بعد اتمام غسل میت اوس تختہ
کی کہ جس پر غسل دیتے ہین اور مثل اوس کپڑے کی جو میت
پر بوقت غسل دینے کے ڈالا جاتا ہے اور غسل دہندہ کے
ہاتھ بہی جملہ اشیا بالتبع بعد تمام ہونے غسل کے پاک ہو جاتی ہین

اور ہرگاہ لباس غسل دہندہ کا یا بدن غسل دہندہ کا سواے دونون ہاتہ کے نجس ہوجاے تطہیر کرنا اوسکا لازم ہے وہ بالتبع پاک نہوگا اور اسیطرح سے بہ تبعیت پاک ہوجاتی ہین اطراف چاہ کی جبکہ اوسکا پانی نجس کہنچا جاسے موافق اخبار واحادیث کی کہ جو ہر نجاست کی لئے ڈول مقرر ہین بنا بر قول بعض علما کے کہ جو نجاست چاہ کی قائل ہین اور اسیطرح پاک ہوجاتا ہے بہ تبعیت ڈول اور رسی اور بدن آبکش کا اور لباس آبکش کا جو کہ بوجہ کہنچنے پانی کے نجس ہوے ہون پس بعد پاک ہونے آب چاہ کی وہ بہی پاک ہوجاتے ہین مگر جبکہ آب چاہ بوجہ وقوع نجاست کی متغیر ہوگیا ہو پس بعد پاک ہونے آب چاہ کے اشیاے مذکورہ بالتبع پاک ہونگے بنا بر اقوی۔

نہم مطہرات سے زوال عین نجاست ہے بدن سے حیوان زندہ کی بشرطیکہ احتمال طہارت ہو بنا بر احوط اور اسیطرح سے جبکہ باطن سے انسان کی مثل سوراخ گوش مینی اور اندرون دہن کے زوال عین نجاست ہوجاے وہ باطن بہی پاک ہوجاتا ہے۔

دہم مطہرات سے غیبت ہے پس جس شخص کو یقین ہو کسی شخص کے لباس یا بدن کی یا ظروف کی نجس ہونے کا اور

اور وہ شخص تہوڑی دیر غائب ہو جاوے پہر اوس سے
ملاقات ہووے پس اوس شخص کے لباس یا بدن یا ظروف
کو پاک سمجہنا چاہیئے بشرطیکہ احتمال تطہیر اوس لباس نجس
یا بدن نجس یا ظروف نجس کا ہو اوس مدت مین ہو اور خود
اوس شخص کو علم نجاست حاصل ہو یا یہہ کہ مرد مسلمان مالک اوسکا
اونکو استعمال کرے اسطرح پر کہ وہ استعمال علامت طہارت
ہو شرعاً و عرفاً مثل اسکے کہ حالت نماز مین لباس کو استعمال
کرے یا اکل و شرب مین ظروف کو استعمال کرے نبابر
احتیاط -

یازدہم مطہرات خروج خون کا گلے سے حیوان مذبوح کے کہ یہہ مطہر
ہے اوس خون کا جو باقی رہجاتا ہے عروق و لحم وغیرہ مین
بشرطیکہ موضع ذبح کو طاہر کیا ہو -

دوازدہم مطہرات انفصال غسالہ یعنے جدا ہونا غسالہ کا شئی متنجس سے
مطہر اوسکا ہے -

سیزدہم مطہرات سے سنگ یا کپڑا یا کلوخ وغیرہ
کہ مطہر ہے مقام غائط کا بشرطیکہ مخرج غائط سے تعدی نکرے
اور کوئی نجاست خارج سے اوسکو نہ پہنچے اور پاخانہ نہ
کے ساتہہ خون یا ریم وغیرہ خارج نہو -

چہاردہم مطہرات سے استبراء حیوان جلال ہے

اور مراد حیوان جلّال سے وہ حیوان حلال گوشت ہے کہ
فضلہ انسان کہاتا ہووے تا آنکہ گوشت پوست استخوان
اوسکی نشو ونما کریں پس اوسکا عرق وبول وبراز نجس ہے
اور گوشت وشیر وبیضہ اوسکا حرام ہوجاتا ہے مگر جب کہ
اوسکا استبرا کریں تب اوسکا پیشاب پاخانہ اور عرق پاک
ہوجاتا ہے اور گوشت اور شیر وبیضہ حلال ہوجاتا ہے۔
طریقہ استبرا کا یہہ ہے کہ حیوان کو ایسے مقام میں
باندہیں کہ محفوظ رہے نجاسات کہانے سے اور اوس کو
پاک کہا نس کہلاویں اگرچہ پایہ ہو اور اگر نہو تو اوس کو
دانہ پاک دیں پس مدت استبرا ناقہ کی چالیس روز ہے
اور گاے کی بیس روز اور مدت استبرا بکری کی دس روز ہے
اور بط کی پانچ روز اور مثل اوس کے جو حیوان آبی ہوں
اور مرغ یا جو جانور مثل اوس کے ہو تین روز ہے اور اسکی
سوا جو حیوان حلال گوشت جلّال ہو مدت استبرا باعتبار
ظن غالب کی ہے کہ عرفاً اوسکو جلّال نکہیں اسلیے کہ باقی
حیوانات کی بارہ میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی ہے
بلکہ نزدیک جناب حجۃ الاسلام آغا شیخ محمد حسن مامقانی دام ظلہ
کے تمام حیوانات جلّال کے لئے یہی حکم ہے یعنے بنا زوال
اسم جلّال پر ہے بنا بر عرف کے اور احوط استبرا این ایکی

مدت مذکورہ ہے جو حیوانات مذکورہ مین بیان ہوے
اور اگر حیوان حلال گوشت شیر خنزیر پیئے یہان تک کہ اوسکی
قوت زیادہ ہو اور گوشت پوست نمو کرے اور استخوان
سخت ہووین پس یہہ حیوان حرام ہو جاتا ہے اور نسل بہی
اوسکی حرام ہو جاتی ہے اور اگر استخوان اوس حیوان کی
شیر خنزیر پینے سے محکم نہون تو گوشت اوسکا مکروہ ہے
اگرچہ سگ مثل خنزیر ہے جمیع احکام مین اور مستحب ہے
استبرا اوسکا اور مدت استبرا سات روز ہے اور جسصورت مین
کہ شیر سگ پئے تو حرمت اوسکے گوشت کی معلوم نہین ہے
بلکہ مباح ہے اور اگر حیوان حلال گوشت آدمی کا دودہ پیئے
تو گوشت اوسکا مکروہ ہے

فائدہ بیان مین احکام کنوین کے ہے جاننا چاہیئے کہ
جسوقت کنوین مین اونٹ گر کر مرجاے یا بیل مرجاوے
یا شراب گرے یا جو چیز نشہ پیدا کرنے والی ہو اور پتلی ہو
اصالتاً یا فقاع جو کہ آٹے سے جو کے بنایا جاتا ہے یا خون
حیض یا نفاس یا استحاضہ یا منی گرجاوے جملہ صورتون مین
پانی کنوین کا تمام کہینچنا مستحب ہے اسیطرح سے اگر شیرہ
انگور کا قبل جل جانے دو ثلث کے کوی مین واقع ہووے
تو بہی تمام پانیکا کہینچنا مستحب ہے اور اگر تمام پانیکا کہینچنا

متعذر ہووے بوجہہ کثرت پانی کے پس اوس صورت مین
طلوع صبح صادق سے تا غروب آفتاب چار مرد دو دو ملکر
باری باری جسقدر ہو سکے پانی اوسکا کھینچین و اگر کنوین مین
گھوڑا یا گاے یا گدہا یا خچر گر کے مرجاوے تو ایک کر
پانی کھینچین و اگر انسان گر کر مرجاوے تو ستر ڈول کھینچین
و اگر بہت سا خون گرے سواے حیض و نفاس و استحاضہ
کے یا فضلہ انسان اوسمین گرے اور اجزا اوسکے متفرق
ہوجاوین ہر دو صورت مین پچاس ڈول کھینچنا چاہئے و
اگر لومڑی و یا بکری و یا خرگوش و یا کتا و یا بلی و یا خنزیر
اور مثل اسکے جثہ مین جو حیوان گر کر مرجاے تو تمام
اشیاء مذکورہ کے لئے چالیس ڈول کھینچنا چاہئے اور
اسی طرح سے اگر شراب مرد کا گرے چالیس ڈول کھینچنا
چاہیے خواہ مرد مسلمان ہو یا کافر و اگر پیشاب و یا پاخانہ
آدمی کا و یا پاخانہ کتے کا بارش مین مخلوط ہو کر کنوین مین
گرے تو تیس ڈول نکالنا چاہئے بنا بر استحباب کے
و اگر پاخانہ خشک انسان کا گرے یا خون تھوڑا سا گرے
ہر دو صورت مین دس ڈول کھینچنا مستحب ہین و اگر کبوتر
اور بقدر اوسکے جسہ کے یا زیادہ اوسکے جثہ کے مثل
مرغ وغیرہ کے جو حیوان گر کر مرجاوے سات ڈول کھینچنا

مستحب ہے و اگر چوہا گر جاوے اور پیٹ اوسکا پھول جاوے
ویا پاش پاش ہوجاوے یا پیشاب لڑکے کا جو سن بلوغ تک
نہ پہونچا ہو و یا شخص جنب کنوین مین غسل کرے کہ بدن
اوسکا خالی نجاست سے ہو ہر سہ صورت مین سات ڈول
کھینچنا مستحب ہے اور اسیطرح سے اگر کتا کوین مین گر کر
زندہ نکل جاوے سات ڈول کھینچنا مستحب ہے ۔ اور اگر
پاخانہ اوس مرغ کا کہ جو فضلہ انسان کہاتا ہو گرے تو
پانچ ڈول کھینچنا مستحب ہین و اگر چوہا گر کے مرجاوے اور پیٹ
اوسکا نہ پھولا ہو اور پاش پاش نہ ہوا ہو یا سانپ گر کر
مرجاوے یا چھپکلی یا بچھو گر کے مرجاوے تین ڈول کھینچنا
مستحب ہے و اگر چڑیا گر کر مرجاوے یا بقدر اوسکے جثہ کے جو حیوان گر کے
مرجاوے یا جو حیوان اوس سے زیادہ اور کبوتر کے جثہ سے کمتر گر کر مرجاوے
یا پیشاب شیر خوار کا گرے تمام صورتون مین ایک ڈول
کھینچنا مستحب ہے و اگر پانی کنوین کا متغیر ہو جاوے یعنی
رنگ یا بو یا مزہ اوسکا بدل جاوے بوجہ وقوع اشیاء
مذکورہ کے تو اسقدر پانی کھینچے کہ زوال تغیر ہووے بعد
ازان ڈول اوس نجاست کے جو کہ سابقاً مذکور ہوئے ہین
نکالین اور یہہ حکم مذکور اوس صورت مین ہے جبکہ پانی
کنوین مین بہت ہووے و اگر کم ہووے پس جاننے کہ

تمام پانی اوسکا نکالین۔ واگر ایسی نجاست کنوین مین گرے
کہ جس کے واسطے شرعاً ڈول کھینچنا مقرر نہین ہے
اور اوس کی وجہہ سے پانی متغیر ہو جاوے تو تمام
پانی کنوین کا کھینچنا چاہئیے۔ واگر تمام پانی کھینچنا ممکن
نہووے پس بطریق مذکور طلوع صبح صادق سے تا غروب
آفتاب چار مرد دو دو ڈول کے جسقدر ہوسکے پانی اوس کا
کھینچین بعد ازان وہ پانی محکوم بطہارت ہے۔

تمت

تاریخ طبعزاد سید اکبر حسین کوکب شاگرد جناب بہ نفیس صاحب قبلہ لکھنوی

سرکار ابو الحسن حسینی	ذاتش بہ جہان چو آفتاب است
دریا دریاست طبع از علم	پاکیزہ و طاہرش کتاب است

تاریخ نوشت کلک کوکب
مرقوم کتاب لاجواب است
سنہ ۱۳۱۲

دگر

ای فقیہہ بے نظیر و حق شناس	آپنے لکھا رسالہ خوش اساس
مصرع تاریخ کوکب نے کہا	ہین یہہ احکام شریعت بیقیاس

سنہ ۱۳۱۲

بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین اما بعد مخفی نرہے کہ بسبب التماس بعض مومنین کاملین کے بندۂ حقیر سید ابو الحسن الحسینی ابن مرحوم ومغفور سید نیاز حسن الحسینی حشرہما اللہ مع موالیہما الاکرمین نے چند مسائل واحکام ضروریہ فطرہ کے زبان اردو مین تحریر کرکے شایع کیا تاکہ فائدہ اسکا عام ہووے اما بعد قال اللہ تبارک وتعالی قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی جناب اقدس الہی اس آیۂ شریفہ مین خبر دیتا ہی کہ مکلف بعد ازان کہ صوم ماہ رمضان کو بانجام پہونچایا رستکار ہے آتش جہنم سے بشرط اسکی کہ یہہ تین امر کو یوم عید عمل مین لاوے ایک تو زکوٰۃ فطرہ دوم ذکر کرے خدا کا اس طرح سے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر الحمد للہ علی ما ہدانا ولہ الشکر علی ما اولانا بعد ہر چہار نماز کی یعنی بعد نماز مغرب شب عید فطر کے پڑہے۔ اور بعد نماز عشار کے اور نماز صبح کے اور بعد نماز عید کے پڑہے اور ان تکبیرات مذکور کو بعد ہر چہار نماز مذکور کے پڑہنا۔ بعض علمار کے نزدیک واجب ہے اور بنا بر قول اکثر علمار کے ومذہب مشہور کے مستحب ہے اور اگر عید قربان ہو تو تکبیر مذکور کو بعد نماز ظہر کے روز عید کی شروع کرے اور دس نماز ون تک بعد ہر نماز کے پڑہا کرے اور اگر کوئی شخص منی مین ہووے۔ پس وہ پندرہ نماز ون تک بعد ہر نماز کے پڑہا کرے اور آخر مین تکبیرات کے یہہ فقرہ زیادہ پڑہے بروز عید قربان کے ورزقنا من بہیمۃ الانعام تیسرے وہ چیز جو بروز عید عمل مین لانا چاہئے جسکا ذکر آیہ شریفہ مین ہے وہ نماز عید ہے خواہ بجماعت پڑہے یا فرادی بقصد استحباب بجا لاوے اور نماز عید کی دو رکعت ہین اور ترکیب اوسکی مشہور ومعروف ہی۔ اور کلام اس مقام مین احکام فطرہ مین ہے جاننا چاہئے کہ فطرہ دینا واجب ہے اور شرط قبولیت صوم ہے فطرہ دینا واجب ہے ہر شخص مکلف پر جو بالغ ہووے اور عاقل ہووے اور آزاد ہووے اور غنی ہووے پس واجب نہین ہے

ہے نہ اپنی طرف سے اور نہ اوسکی عیال و زوجہ کیطرف سے بلکہ اونکا فطرہ ولی پر اور آقا پر اونکی واجب ہے اور فقیر پر فطرہ
واجب نہیں یعنی جو شخص قادر قوت سالانہ پر نہووے فعلاً یا قوۃً کسی پیشہ وغیرہ کی جہت سے اوسپر فطرہ
واجب نہین ہی بلکہ مستحب ہے اخراج فطرہ اپنی طرف سے اور عیال کی طرف سے اور اقل مرتبہ یہی ہے کہ ایک فطرہ کو دست بدست
کر کے ہر ایک دوسرے فقیر کو دیدیوے۔ واگر ندیوے کسی دوسرے کو بلکہ شخص اخیر جو فقیر ہے وہ لے لیوے تو بھی جائز
اور چاہئے کہ شخص انمین سے بوقت فطرہ دینے کے نیت فطرہ دینے کی کرے اور ولی صغیر صغیر کیطرف سے نیت
بجا لاوے جبکہ شرائط مذکورہ مکلف مین قبل از رویت ہلال کے مجتمع ہوجاوین اگرچہ ایک لحظہ قبل از
غروب ہووے اسصورت مین اپنا فطرہ اور فطرہ اون لوگون کا جو اوسکی عیال ہووین واجب ہے خواہ آزاد ہووین
یا غلام و کنیز ہووین صغیر ہووین یا کبیر ہووین مسلمان ہووین یا کافر ہووین خواہ واجب النفقہ ہووین
یا واجب النفقہ نہووین مثل مہمان کے واگر شرائط مذکورہ بعد از غروب کے حاصل ہووین پس اسصورت مین فطرہ
دینا واجب نہین ہی مثل اسکی کہ شخص فقیر بعد از غروب کے غنی ہووے یا مجنون عاقل ہووے بعد غروب کے یا طفل بالغ
ہووے یا بندہ آزاد ہووے یا شخص بیہوش کو افاقہ ہووے پس انمین سے کسی شخص پر فطرہ واجب نہین ہی اور اسی طرح سے
اگر کوئی طفل بعد غروب کے پیدا ہووے یا کوئی شخص مہمان ہووے بعد غروب کے یا کوئی بندہ مملوک ہووے بعد غروب کے پس فطرہ انکا
بھی واجب نہین ہی اور جاننا چاہئے جبکہ ایک شخص پر انفاق کرنے والے متعدد ہووین پس اخراج فطرہ اوسکا اون
تمام اشخاص پر واجب کفائی ہی اور جاننا چاہئے کہ فطرہ دینا معیل پر یعنے صاحب عیال پر واجب ہے
بشرطیکہ وہ غنی ہووے پس اگر فطرہ کوئی دوسرا شخص خواہ وہ معال ہووے یعنی مہمان وغیرہ ہووے یا کوئی
دوسرا شخص اجنبی تبرعاً اوسکی طرف سے دیدیوے پس اوس شخص معیل یعنی صاحب عیال پر سے فطرہ
ساقط نہوگا واگر مہمان اور میزبان دونو فقیر ہووین پس ہر دو سے فطرہ ساقط ہی اور اگر میزبان فقیر ہے
کہ وہ کافی نہوگا بلکہ لازم ہی کہ مہمان غنی خود اپنا فطرہ دیوے اور فطرہ جنین کا واجب نہین ہے
نزدیک بعضی علماء عامہ کے اور واجب نہین ہے فطرہ اوس زوجہ کا جسکا نفقہ واجب نہووے
مثل ناشزہ کے ہرچند کہ مکان سے بدون اذن شوہر چلے جاوے اور زوجہ غیر مدخولہ جو شوہر
کو تمکین ندیوے اور زوجہ مطلقہ غیر رجعیہ اور زوجہ منقطعہ کہ انمین سے کسیکا فطرہ واجب نہین

ہان جس صورت مین کہ شوہر اتفاق کرے اشخاص مذکورین اور زوجہ ناشزہ کو جیسا کہ ہندمین رسم ہے

باعتبار عیلولہ فطرہ واجب ہو الا زوجہ واجب النفقہ شوہر کے گہر مین ہووے بلکہ مہمان ہووے

فطرہ اوسکا شوہر پر واجب نہین ہی واگر مہمان ہووے زوجہ کسی کی پاس اور دوسرے کے گہر مین

اور نفقہ اوسکا شوہر کے ذمہ ہووے پس اس صورت مین بہی فطرہ اوسکا شوہر پر واجب ہے اور فطرہ زوجہ منکوحہ کا

جو ہنوز شوہر کے گہر مین نہ آئی ہووے اور نہ مہمان ہووے کسیکی شوہر کو دینا احوط ہی ہرگاہ شوہر فقیر اور

زوجہ غنی ہووے پس فطرہ اپنا زوجہ خود دیوے واگر بہ تکلف شوہر فقیر زوجہ کیطرف سے دیوے فطرہ

زوجہ سے فطرہ ساقط ہوجاویگا۔ اور اس مقام مین چند مسائل ذکر کئے جاتی ہین۔ مسئلہ جو شخص

شب عید کو یعنی بعد از غروب آفتاب کسی کے گہر مین آوے فطرہ اوسکا لازم نہین ہی اگرچہ غذا کہاوی مسئلہ جو

کسی کے گہر مین بقصد ملاقات کے آوے نہ بقصد کہانیکے اور کوئی چیز نہ کہاوے پس فطرہ اوسکا لازم

نہین ہی ہان اگر اتفاقا کوئی چیز کہالیوی فطرہ دینا اوسکا احوط ہے۔

مسئلہ۔ فطرہ دینا مہمان کا واجب ہے اور غذا کہانا مہمان کا شرط نہین ہے وجوب فطرہ مین پس اگر

شخص مہمان شب عید کو اوسکے گہر مین آوے۔ اور کوئی چیز نہ کہاوے فطرہ اوسکا صاحب منزل پر واجب ہے۔ مسئلہ

علم حاصل ہونا مہمان کو کہ مہماندار نے اوس کی طرف سے فطرہ دیا ہی لازم نہین ہی بلکہ اگر علم رکہتا ہووے کہ مہماندار

فطرہ نہین دیا ہی تو بہی مہمان پر فطرہ ساقط ہی ولیکن احوط ہی فطرہ دینا۔ مسئلہ اگر مہمان اپنا فطرہ خود دیوے

پس مہماندار سے اوسکا فطرہ ساقط نہوگا اگر وہ غنی ہووے۔ مسئلہ فطرہ اجیر و نوکر کا مستاجر پر اور آقا پر واجب

نہین ہے ہان اگر نوکر سے شرط نفقہ کی ہووے اور تکفل اوسکا مثل عیال واجب النفقہ کے کرے فطرہ اوسکا وہ

شخص متکفل دیوے۔ مسئلہ جنس فطرہ کی سات ہین۔ گندم۔ جو۔ کشمش۔ خرما۔ برنج۔ شیر

و کشک۔ پس فطرہ نکالنا ہر ایک ان سات اشیا سے کافی ہی اور مقدار فطرہ احتیاطا ساڑہی تین سیر

بمبری کا ہی۔ اور اگر قیمت مذکور کی دیو تو بہی کافی ہے اور سوا اجناس مذکورہ کے کوئی دوسری جنس غذا

و جواری و نخود وغیرہ کو نہین دے سکتا ہی مگر قوت جبکہ غالب اوسکا یا اوسکی گاؤں ہووے کہ ہم صورتین جائز ہے۔

جاننا چاہیئے کہ وجوب فطرہ واجبات موقتہ سے ہی اور وقت فطرہ کا بعد رویت ہلال شوال کی ہے بعد از غروب کے

تا وقت نماز عید یعنی زوال اور تاخیر وقت مذکور سے جائز نہیں ہے باوجود اختیار کے مگر جبکہ وقت مذکور میں
فطرہ کو نکال کر علیحدہ رکھے کسی شخص مستحق کیواسطے اور وہ موجود نہو تو بعد ازان اوس مستحق کو پہونچا دے اگرچہ
وقت مذکور گذر گیا ہو تو اس صورت میں ضرر نہیں رکھتا ہے اگر باوجود مستحق نہ پہونچا دے و فطرہ علیحدہ نکال کر
رکھے پس وہ شخص اس صورت میں ضامن ہے اگر فطرہ تلف ہو جاوے اور اگر وقت مذکور میں فطرہ کوئی شخص نہ نکالے پس بعد ازان چاہیے
وہ کہ مقدار فطرہ کو بقصد قربت کے مستحق کو دیوے اور شرایط مستحق کے یہہ ہیں کہ مسلمان و اثنا عشری ہووے اور فقیر ہووے
اور شخص مجہول الحال کو اور فاسق کو نہ دیوے بنا بر اشتراط عدالت کے اور جو واجب النفقہ اوسکا ہووے اوسکو فطرہ نہ دیوے
اور اسیطرح سے جائز نہیں ہے دینا فطرہ عامی کا سادات کو و بالعکس جائز ہے اور اسیطرح سے جائز ہے دینا فطرہ سید کا سید کو اور
غیر سید کو اور جو شخص کہ سید ہووے اور فطرہ اپنی عیال کا نکالے اگرچہ وہ غیر سید ہووین اوس فطرہ کو سید لے سکتا ہے اور اگر
بالعکس یعنی جو وہ شخص غیر سید ہووے اور عیال اوسکے سید ہووین پس اوسکے عیال کے فطرہ کو سید نہیں لے سکتا ہے اور
بہتر ہے افضل مستحقین سے وہ شخص ہے جو اہل علم اور اہل تقوی سے ہووے اور ذوی القرابت ہووے و بعد اوسکے فقرا ہمسایہ
اور فقیر کو ایک فطرہ سے کم نہیں دیسکتا ہے مگر جبکہ فقراء بہت سے ہووین اور مقدار فطرہ اون سبکو کافی نہووے۔
والسلام علی من اتبع الہدی ترکیب نماز عید کی یہہ ہے۔ بعد نیت کے تکبیرۃ الاحرام کہے
اور رکعت اول میں بعد حمد کے سورہ والشمس و ضحی پڑھے کہ مستحب و افضل ہے و الا جو سورہ چاہے پڑھے اور پانچ
قنوت پڑھے بعد تکبیروں کے اور رکعت دوم میں بعد حمد کے سورہ ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھے کہ افضل ہے والا جو سورہ چاہے
پڑھے و بعد ازان چار قنوت پڑھے بعد چار تکبیروں کے سوا تکبیرات مستحبہ کے جو واسطے رکوع کے بجا لاتا ہے اور یہہ نو تکبیر اور نو
قنوت واجب اس نماز کے ہیں اور دعاء قنوت بہتر یہہ ہے اسطرح سے پڑھے۔ دعاء قنوت

اللہم اہل الکبریاء والعظمۃ واہل الجود والجبروت واہل العفو والرحمۃ واہل
التقوی والمغفرۃ اسئلک بحق ہذا الیوم الذی جعلتہ للمسلمین عیدا ولمحمد
صلی اللہ علیہ وآلہ ذخرا وشرفا ومزیدا ان تصلی علی محمد وآل محمد وان
تدخلنی فی کل خیر ادخلت فیہ محمدا وآل محمد وان تخرجنی من کل سوء
اخرجت منہ محمدا وآل محمد صلواتک علیہ وعلیہم اجمعین۔ اللہم انی
اسئلک خیر ما سئلک بہ عبادک الصالحون واعوذ بک مما استعاذ منہ
عبادک المخلصون فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مختصر کیفیت نماز و روزہ وغیرہ واجبات نماز گیارہ ہین انمین ۵ واجب رکن ہین (۱) قیام در حالت تکبیرۃ الاحرام اور قیام اُسے کہتے ہین کہ دونون پیر برابر ہون (۲) تکبیرۃ الاحرام (۳) قیام متصل برکوع (۴) رکوع (۵) دونون سجدے ہین انمین سے ایک اگر عمداً ترک ہو تو نماز باطل ہے اور سہواً مین محل باقی ہے تو بجالائے اور جو محل گزر گیا تو نماز باطل نہین ہوتی تدارک اُسکا آگے آئیگا اور ۶ جو واجب غیر رکن ہین (۱) پڑھنا دونون سورون و تسبیح اربعہ کا (۲) ذکر رکوع و سجود (۳) اپنے مقام پر ہر واجب کا بجالانا (۴) پے درپے واجبات کو ادا کرنا (۵) تشہد (۶) سلام آخری انمین سے ایک بھی عمداً ترک ہو تو اول کا حکم ہے اور اگر سہواً ترک ہوا ہے اور محل بھی گزر گیا ہے تو نماز صحیح ہوگی لیکن جو وہ سہو شدہ تشہد یا سجدہ ہے تو اُسکو فوراً بعد از سلام بہ نیت واجب بجالا کے دو سجدے سہو کے اِسطور کرے بعد نیت بغیر تکبیرۃ الاحرام کے سجدہ مین کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اِسطور دوسرا سجدہ بھی کرکے کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

ترکیبات نماز اگر یہ یاد نرہے تو بنابر احوط کے نماز باطل ہوگی وہ یہ ہین کہ ۲ یا ۳ رکعتی نماز مین شک ہو تو وہ نماز باطل ہے اور ۴ رکعتی مین بھی پہلی یا دوسری رکعت مین شک ہو تو وہ بھی نماز باطل ہے اور اگر بعد کی رکعتون مین شک تو اُسکی آٹھ صورتین ہین (۱) یہ کہ بعد دونون سجدون کے شک ہے ۲ و ۳ رکعت مین تو ۳ رکعت پر بنا رکھکے نماز تمام کرے اور ایک رکعت نماز احتیاط کی استادہ ایک سورہ سے پڑھے (۲) شک ۳ و ۴ مین ہو تو ۴ پر بنا رکھکے نماز تمام کرکے ایک رکعت احتیاط کی پڑھے (۳) شک ۲ و ۴ مین بعد دونون سجدون کے ہو تو ۴ پر بنا رکھکے نماز تمام کرکے ۲ رکعت احتیاط کی کھڑے ہوکے پڑھے (۴) شک ۲ و ۳ و ۴ مین بعد دونون سجدون کے ہو تو ۴ پر بنا رکھکے نماز تمام کرکے ۲ رکعت نشستہ اور ۲ کھڑے ہوکے پڑھے (۵) شک ۴ و ۵ مین بعد دونون سجدون کے ہو تو ۴ پر بنا رکھکے نماز تمام کرکے ۲ سجدہ سہو کے کرے اور اگر یہ شک قبل از رکوع کے ہے تو بیٹھ جائے اور ۴ پر بنا رکھکے نماز تمام کرکے ایک رکعت احتیاط کی پڑھے (۶) شک حالت قیام مین ۳ و ۵ مین ہو تو بیٹھ جائے اور جو حکم تیسرے شک کا ہے بجالائے (۷) شک حالت قیام مین ۳ و ۴ و ۵ مین ہو تو بیٹھ جائے اور جو حکم چوتھے شک کا ہے بجالائے

(۸) شک حالت قیام مین ۴ و ۵ و ۶ مین ہو تو بیٹھ جائے اور حکم پانچوین شک کا ہی بجالائے اور
کثیر الشک کے شک کا اعتبار نہین ہی اور یوم الشک کو روزہ رکھنا بقصد شعبان مستحب ہے
اگر چاند ہوا ہی اور بعدہ معلوم ہوا تو وہ روزہ ماہ صیام مین شامل ہوگا اور روزہ کے معنے یہ ہین کہ
باز رکھنا ہی مفطرات سے اور وہ چند چیزین ہین کہ جنمین قضا و کفارہ ہی بسبب طول نہین لکھا اور شب اول اگر
نہر جاری مین غسل کرے اور ۳۰ چلو سر پر ڈالے تو سال بھر تک طہارت باطنی کے ساتھ رہتا ہی اور خارش
بدن نہین ہوتی اور زیارت امام حسینؑ اس شب یا ۱۵ شب یا آخر شب پڑھے تو گناہون سے
پاک ہوتا ہی اور ثواب حج اور عمرہ کا ملتا ہی **ثواب افطار** ایک شخص کے روزہ کھلوانیکا وقت افطار کے
ثواب ایک بندہ آزاد کرنیکا ہی اور آمرزش گناہ گذشتہ ہی اگرچہ ایک دانہ خرما اور نصف خرما سے
یا تھوڑے پانی سے ہو اور جو مومن افطار کریگا اُسکو ثواب عظیم ملیگا اسلیے کہ اُسنے برادر مومن کو مسرور
کیا اور وہ محتاج ثواب کا تھا اُسکی حاجت برلایا اور حاجت برآری مومن کا ثواب افطار
کرانے سے بھی زیادہ ہی **دعای افطار** جو وقت افطار اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ
اَفْطَرْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ پڑھے تو سب روزہ دارون کا ثواب اُسکو ملیگا **ایضًا**
اگر ... انا انزلناہ وقت افطار و وقت سحر پڑھے تو ثواب اُسکا یہ ہی کہ گویا راہ خدا مین
شہید ہوا ہی اور مذکور ہی کہ بعد از ہر نماز یہ دعا پڑھے تو روز قیامت تک گناہ اُسکے بخشے جائینگے
اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْ عَلٰی اَھْلِ الْقُبُوْرِ السُّرُوْرَ اَللّٰھُمَّ اَغْنِ کُلَّ فَقِیْرٍ اَللّٰھُمَّ اَشْبِعْ کُلَّ جَائِعٍ
اَللّٰھُمَّ اکْسُ کُلَّ عُرْیَانٍ اَللّٰھُمَّ اقْضِ دَیْنَ کُلِّ مَدْیُوْنٍ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ کُلِّ مَکْرُوْبٍ
اَللّٰھُمَّ رُدَّ کُلَّ غَرِیْبٍ اَللّٰھُمَّ فُکَّ کُلَّ اَسِیْرٍ اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ کُلَّ فَاسِدٍ مِنْ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ اشْفِ کُلَّ مَرِیْضٍ اَللّٰھُمَّ سُدَّ فَقْرَنَا بِغِنَاکَ اَللّٰھُمَّ غَیِّرْ سُوْءَ حَالِنَا بِحُسْنِ حَالِکَ
اَللّٰھُمَّ اقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور
خطبۂ نبویہ مین مذکور ہی کہ اس ماہ مین ایک آیت کے پڑھنے کا ثواب ثواب ختم قرآن کا ہی
غیر ماہ مین چاہیے کہ مومنین بہت تلاوت کرین اور ثواب اُسکا ہدیہ کرین چہاردہ معصوم ؑ کو

اور پھر وہ ثواب اپنے اموات کو بخشیں کہ خداوند کریم ہر مرتبہ ثواب دُونا کرتا جائیگا اور ہم سوروں میں کہ
سجدہ واجب ہی وہ ہیں حٰمٓ سجدہ ۔ الٓمٓ سجدہ ۔ والنجم ۔ اقرأ ہی اور باقی سجدے سنت ہیں
دعا سجدہ قرآن یہ ہی سَجَدْتُ لَكَ رَبِّ تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَا مُسْتَكْبِرًا عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا مُسْتَنْكِفًا
وَلَا مُتَعَظِّمًا بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِيلٌ خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ اور اس سجدہ میں رُو بقبلہ ہونا ضروری نہیں ہے
اور مذکور ہی کہ ہر شب اس دعا کو پڑھے تو چالیس برس کے گناہ عفو ہوتے ہیں اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذَا
الشَّهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي اَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْاٰنَ وَافْتَرَضْتَ عَلٰى عِبَادِكَ فِيهِ الصِّيَامَ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنِي حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي عَامِي هٰذَا وَفِي كُلِّ عَامٍ وَاغْفِرْ لِي
تِلْكَ الذُّنُوبَ الْعِظَامَ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُهَا غَيْرُكَ يَا رَحْمٰنُ يَا عَلَّامُ دعا سحر يَا مَفْزَعِي عِنْدَ
كُرْبَتِي وَيَا غَوْثِي عِنْدَ شِدَّتِي اِلَيْكَ فَزِعْتُ وَبِكَ اسْتَغَثْتُ وَبِكَ لُذْتُ لَا اَلُوذُ
سِوَاكَ وَلَا اَطْلُبُ الْفَرَجَ اِلَّا مِنْكَ فَاَغِثْنِي وَفَرِّجْ عَنِّي يَا مَنْ يَقْبَلُ الْيَسِيرَ وَيَعْفُو
عَنِ الْكَثِيرِ اِقْبَلْ مِنِّي الْيَسِيرَ وَاعْفُ عَنِّي الْكَثِيرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي
اَسْئَلُكَ اِيمَانًا تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَيَقِينًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهُ لَنْ يُصِيبَنِي اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِي
وَرَضِّنِي مِنَ الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا عُدَّتِي فِي كُرْبَتِي وَيَا صَاحِبِي فِي شِدَّتِي
وَيَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي وَيَا غَايَتِي فِي رَغْبَتِي اَنْتَ السَّاتِرُ عَوْرَتِي وَالْاٰمِنُ رَوْعَتِي وَالْمُقِيلُ
عَثْرَتِي فَاغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ **اعمال شب قدر** جو اس شب عبادت کرے
زیادہ ہزار مہینے کی عبادت کا ثواب ہی اور گناہ اُسکے بخشے جائینگے اگرچہ موافق عدد ستاروں کے شمار کے
ہوں اور تینوں شب غسل سنت ہی اور ہر شب ۲ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد حمد کے ۷ مرتبہ
قل ہو اللہ پڑھے اور بعد سلام کے ۷۰ مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ کہے **عمل قرآن** قرآن مجید
کھولکر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِيهِ وَفِيهِ اسْمُكَ الْاَكْبَرُ وَاَسْمَاؤُكَ
الْحُسْنٰى وَمَا يُخَافُ وَيُرْجٰى اَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ عُتَقَائِكَ مِنَ النَّارِ وَتَقْضِيَ حَوَائِجِي لِلدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ بعدہ سر پر رکھکر کہے اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذَا الْقُرْاٰنِ وَبِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَهُ بِهِ وَبِحَقِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ

مَدحتہٗ فیہ وبحقّک علیھم فلا احدا اعرف بحقّک منک پس دس دس مرتبہ یہ کہے

بِکَ یا اللہ۔ بمحمدٍ۔ بعلیٍّ۔ بفاطمۃَ۔ بالحسنِ۔ بالحسینِ۔ بعلیِّ بن الحسینِ۔ بمحمدِ بن علیٍّ

بجعفرِ بن محمدٍ۔ بموسیٰ بن جعفرٍ۔ بعلیِّ بن موسیٰ۔ بمحمدِ بن علیٍّ۔ بعلیِّ بن محمدٍ۔ بالحسنِ بن علیٍّ

بالحجّۃ؏ پس جو حاجت رکھتا ہو طلب کرے اور زیارت امام حسینؑ کی پڑھے اور ۱۹ و ۲۱ شب کو بھی یہی اعمال

لیکن زیادہ کرے ۱۰۰ مرتبہ استغفر اللہ ربّی واتوب الیہ اور ۱۰۰ مرتبہ اللّٰھمّ العن قتلۃ

امیرِ المؤمنینَ؏ اور یہ دعا پڑھے اللّٰھمّ اجعل فیما تقضی وتقدّرُ من الامرِ المحتومِ وفیما

تفرُقُ من الامرِ الحکیمِ فی لیلۃِ القدرِ من القضاءِ الّذی لا یُرَدُّ ولا یُبدَّلُ ان تکتبنی

من حُجّاجِ بیتکَ الحرامِ المبرورِ حجُّھُمُ المشکورِ سعیُھُمُ المغفورِ ذنوبُھُمُ المکفّرِ عنھم

سیّئاتُھُم واجعل فیما تقضی وتقدّرُ ان تطیلَ عمری وتوسّعَ علیَّ فی رزقی وتفعلَ بی

فی جمیعِ اموری ما ھو خیرٌ لی فی دنیایَ وآخرتی یا ارحمَ الرّاحمینَ پس حاجتیں اپنی

خدا سے طلب کرے اور ۲۳ شب کو طور اوّل اعمال ہیں مگر ۱۰۰ رکعت بھی وارد ہے اگر قضا نمازیں ہوں

تو انکو بجائے اسکے ادا کرے اور حم سجدہ اور سورہ حم دخان و عنکبوت و روم اور ۱۰۰۰ مرتبہ انا انزلنا

پڑھے نماز عیدین بجماعت امام میں مستحب ہے دو رکعت ہے پہلی میں پانچ تکبیریں اور دوسری میں چار تکبیریں ہیں

اور بعد ہر تکبیر کے اللّٰھمّ اھلَ الکبریاءِ والعظمۃِ واھلَ الجودِ والجبروتِ واھلَ العفوِ والرّحمۃِ

واھلَ التقوی والمغفرۃِ اسئلکَ بحقِّ ھذا الیومِ الّذی جعلتہٗ للمسلمینَ عیداً ولمحمّدٍ

صلّی اللہ علیہ وآلہٖ ذخراً ومزیداً ان تصلّیَ علی محمّدٍ وآلِ محمّدٍ وان تُدخلنی فی کلِّ

خیرٍ ادخلتَ فیہ محمّداً وآلَ محمّدٍ وان تخرجنی من کلِّ سوءٍ اخرجتَ منہ محمّداً وآلَ

محمّدٍ صلواتُکَ علیہ وعلیھم اجمعینَ اللّٰھمّ انّی اسئلکَ خیرَ ما سئلکَ بہٖ عبادُکَ الصّالحونَ

واعوذُ بکَ ممّا استعاذَ منہ عبادُکَ المخلصونَ

باسمہ سبحانہ طالب این دو ورقہ ماخوذ است از رسائل عملیہ و کتب معتبرہ ادعیہ واللہ الموفق حررہ ابوالحسن بن علی الرضوی

لا الٰہ الا اللہ العلی العظیم عبدہٗ ابوالحسن محمد بن علی بن صفدر الرضوی

احسنت احسنت احسن اللہ الیک وافاض بجال مراحمہ علیک حررہ بیمناہ علی محمد بن سلطان العلماء

سید علی محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
وخاتم النبین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین
امابعد بندہ حقیر خادم شریعت نبوی سید ابوالحسن الحسینی ابن
سید نیاز حسن مرحوم الحسینی حشرہما اللہ معہ موالیہما الاکرمین نے بحسب
التماس بعض مومنین مقدسین کے چند مسائل بیانمین احکام
فطرہ کے زبان اردو مین بحسب فتواے سرکار حجتہ الاسلام
آغا شیخ محمد حسن مامعانی مدظلہ العالی کے مرتب کیا تاکہ فائدہ اسکا
عام ہووے۔ **امابعد** قال اللہ تعالیٰ قد افلح من تزکی
وذکر اسم ربہ فصلی بتحقیق کہ رستگار ہوا وہ شخص جو
کہ زکوٰۃ دیا یعنے فطرہ دیا اور یاد کیا اوس نے اپنے پروردگار
کو اور نماز عید بجالایا جاننا چاہیئے کہ زکوٰۃ فطرہ واجب ہے
اور ترک کرنا اوسکا باوجود تحقق شرائط وجوب کے گناہ کبیرہ
ہے اور یہہ زکوٰۃ فطرہ شرط قبول روزہ ماہ مبارک رمضان
ہے اور مثال اس کی ایسی ہے کہ جو شخص محمدؐ و آل محمدؐ پر
نماز مین درود نہ بھیجے پس نماز اوس کی قبول نہین ہوتی
اسی طرح سے جو شخص فطرہ نہ دیوے روزے اوس کے
قبول نہین ہوتے ہین اور جیساکہ زکوٰۃ مال باعث
پاکیزگی مال ہے اور مال کو تلف ہونے سے

محفوظ رکھتا ہے چنانچہ حدیث مین ہے کوئی مال دریا
مین اور صحرا مین تلف نہین ہوتا مگر بوجہہ نہ دینے
زکوۃ کے اسی طرح سے فطرہ زکوۃ بدن ہے بدن کو
پاکیزہ کرتا ہے سائر کثافات معنویہ سے اور محفوظ رکھتا
ہے اوس شخص کو تمام بلاؤن سے دوسرے سال
تک جیسا کہ حضرت صادق علیہ السلام نے معتب سے
جو وکیل خرچ تھا حضرت کا فرمایا کہ فطرہ تمام ہمارے
عیال اور غلامون وکنیزون کا دے اور کسی شخص
کو ترک نہ کر کیونکہ مین ڈرتا ہون ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص
عرصہ ایک سال مین مرجاوے بوجہہ فطرہ نہ دینے
کے جاننا چاہیئے کہ زکوۃ فطرہ مین شرط ہے کہ مکلف
بالغ ہو اور عاقل ہو اور آزاد ہو پس واجب
نہین ہے فطرہ طفل پر اور مجنون پر اور غلام وکنیز پر
مگر یہہ کہ یہہ اشخاص عیال کسی دوسرے کے ہوین
پس اوس شخص پر فطرہ دینا اوسکا لازم ہے اور
واجب ہے اور مال طفل سے اور مال مجنون سے
فطرہ دینا ولی پر مستحب نہین ہے اور جو شخص کہ بیہوش
ہوجاوے قبل از دخول شب عید کے فطرہ دینا اوس پر
واجب نہین ہے اگرچہ شب کو وہ ہوش مین آوے

اور شرط ہے وجوب فطرہ مین کہ مکلف غنی ہووے
اور مراد غنی سے یہہ ہے کہ قادر ہووے خرچ سیالانہ
پر اپنے اور عیال کے بالفعل یا بالقوۃ اور جو شخص
فقیر ہووے فطرہ دینا اوسپر مستحب ہے و اگر وہ شخص
فقیر چند عیال رکھتا ہووے پس ایک فطرہ کو دست
بدست کر کے کسی دوسرے فقیر کو دیدیوے و اگر
ندیوے کسی دوسرے کو بلکہ شخص آخر جو فقیر ہے
وہ خود لے لیوے تو بھی جائز ہے اور چاہیے کہ ہر
شخص انمین سے بوقت فطرہ دینے کے دوسرے کو
نیت فطرہ کے کرے کیونکہ فطرہ مستقلہ سمجھا جاتا ہے
اور ولی صغیر صغیر کے طرف سے نیت کرے۔ اور
جو شخص فقیر غنی ہووے بعد از غروب کے یا مجنون
عاقل ہووے بعد از غروب کے یا طفل بالغ ہووے
یا بندہ آزاد ہووے بعد از غروب کے پس ان میں
سے کسی شخص پر فطرہ واجب نہین ہے اور اسی طرح
سے اگر کوئی طفل بعد غروب کے پیدا ہووے یا کوئی
شخص مہمان ہووے بعد غروب کے یا کوئی بندہ مملوک
ہووے بعد غروب کے پس فطرہ انکا بھی واجب
نہین ہے ہان اگر یہہ امور مذکورہ قبل از غروب

یا مقارن بغروب حاصل ہوین ان تمام صورتون مین
فطرہ اون کا واجب ہے پس واجب ہے نکالنا
فطرہ کا ہر شخص بالغ و عاقل پر اپنے طرف سے اور
اپنے عیال کے طرف سے اور اوس شخص کے
طرف سے جس کو نفقہ دیتا ہو خواہ وہ شخص واجب النفقہ
ہووے یا نہ ہووے خواہ وہ شخص عزیز اپنا ہووے
یا اجنبی ہووے آزاد ہووے یا بندہ ہووے صغیر ہووے
یا کبیر ہووے مرد ہووے یا عورت مسلمان ہووے
یا کافر ان جملہ اشخاص کا فطرہ واجب ہے۔
مسئلہ۔ اگر زوجہ کسی شخص کی شب عید کو
منجملہ اوس کے اعیال سے ہووے مثل اس کے
کہ وہ صرف منکوحہ ہووے اور ہنوز نوبت شوہر کے گھر
مین آنے کے نہ آوے اور نہ مہمان کسی دوسرے
شخص کے پاس ہووے پس احوط ہے اس صورت مین
کہ ایسی زوجہ منکوحہ کا بھی فطرہ دیوے ۔
مسئلہ۔ اشخاص واجب النفقہ کسی شخص کے
اگر عیال دوسرے شخص کے ہوین پس واجب
نہین ہے اوس شخص پر فطرہ دینا و اگر عیال کسی
دوسرے شخص کے نہ ہوین پس اس صورت

مین فطرہ اون کا دینا چاہیئے۔

مسئلہ۔ فطرہ دینا مہمان کا واجب ہے اور غذا کہانا مہمان کا شرط نہین ہے وجوب فطرہ مین پس اگر شخص مہمان شب عید کو اوس کے گھر مین آوی اور کوئی چیز نہ کھاوے فطرہ اوس کا صاحب منزل پر واجب ہے۔

مسئلہ۔ جو شخص کسی کے گھر مین بقصد سیر اور ملاقات کے آوے نہ بقصد کہانے کے اور کوئی چیز نہ کہاوے پس فطرہ اوس کا لازم نہین ہے ہان اگر اتفاقاً کوئی چیز کھا لیوے فطرہ دینا اوس کا احوط ہے۔

مسئلہ۔ ہرگاہ مہمان اور مہمان دار دونو مہمان ہووین کسی شخص کے اور دعوت مین اوس کے قبل غروب آفتاب کے جاوین فطرہ دونو کا اوس شخص غیر پر واجب ہے والا صاحب مہمان پر واجب ہے۔

مسئلہ۔ جو شخص شب عید کو یعنے بعد از غروب آفتاب کسی کے گھر مین آوے فطرہ اوسکا لازم نہین ہے اگرچہ غذا کہاوے۔

مسئلہ۔ اور جو شخص کسی کے گھر مین ہووے

قبل از غروب کے نہ بعنوان مہمانی کے پس ایسا
شخص اگر اوس کے مکان مین کوئی چیز کہائے یا
یہہ کہ قصد صاحب خانہ کا اوس شخص کو اطعام کا ہوے
شب کو پس فطرہ اوسکا صاحب خانہ پر لازم نہین
ہے جیساکہ اگر کوئی شخص کسی کے گھر مین جاوے
کسی کام کے لئے اور قصد اوس کا اور صاحب خانہ
کا اطعام کا نہ ہوے اور اتفاق ایسا ہوا کہ وہ شخص
اوس کے گھر مین شب تک رہ گیا اوسوقت صاحب
خانہ نے اوس کو اطعام کیا پس اس صورت مین
بھی فطرہ اوس شخص کا صاحب خانہ پر لازم نہین
ہے ہان احوط ہے کہ دو نو شخص فطرہ دیوین اگرچہ
اقوی یہہ ہے کہ فطرہ اوسکا صاحب خانہ پر واجب
نہین ہے بلکہ خود اوس شخص پر واجب ہے۔
مسئلہ۔ جو شخص قبل دخول شب عید کسی کے
واسطے کہانا بہیجے اور وہ شخص اوس کو کھاوے یا
یہہ کہ کوئی شخص فقیر کو کہانا دیوے پس فطرہ اوسکا
اوس شخص پر کہ جس نے کہانا بہجا یا فقیر کو دیا واجب
نہین ہے۔
مسئلہ۔ جو شخص متکفل ہوے کسی شخص کا اور

وہ دوسرے گہر مین رہتا ہووے پس اگر اس طرح سے
اوس کا تکفل کرے جس طرح سے عیال واجب النفقہ
کا تکفل کرتا ہے یعنے کہانا صبح اور شام کو اوس کو
دیوے اور پوشاک اوس کو دیوے پس فطرہ
اوس کا متکفل پر واجب ہے اور اگر اس طرح سے
تکفل نکرے بلکہ کچھہ خرچ اوسکو دیدیا کرتا ہووے
پس فطرہ اوسکا واجب نہین ہے۔
مسئلہ۔ فطرہ اجیر اور نوکر کا مستاجر پر اور آقا
پر واجب نہین ہے اور اگر نوکر سے شرط نفقہ کی ہووے
پس اگر کہانا اور کپڑا اوس کا اور تکفل اوسکا
مثل عیال واجب النفقہ کے کرے فطرہ اوسکا وہ شخص
منفق دیوے حکم اوس کا حکم مہمان کا ہے و اگر
نفقہ اجیر و نوکر کو مثل عیال واجب النفقہ کے ندیوے
پس فطرہ اوس کا مستاجر و آقا پر واجب نہین
ہے۔
مسئلہ۔ جس شخص کا فطرہ بوجہہ مہمان ہونے
کے دوسرے شخص پر واجب ہوجاوے پس خود اوس
شخص سے فطرہ کا نکالنا ساقط ہے۔
مسئلہ۔ اگر مہماندار فقیر ہووے اور مہمان غنی ہووے

پس اوس کا فطرہ مہماندار پر سے ساقط ہے ولکن خود مہمان پر اپنے نفس کا فطرہ دینا واجب ہے۔

مسئلہ۔ علم حاصل ہونا مہمان کو کہ مہماندار نے اوس کے طرف سے فطرہ دیا ہے لازم نہین ہے۔ بلکہ اگر شک رکھتا ہووے مہمان مہماندار کے فطرہ دینے پر اس صورت مین بھی فطرہ دینا مہمان پر سے ساقط ہے بلکہ اگر علم بھی حاصل ہووے کہ مہماندار نے فطرہ اوسکا نہ دیا اس صورت مین بھی مہمان پر سے فطرہ کا نکالنا ساقط ہے بنا بر اقوی کے۔

مسئلہ۔ اگر مہمان اپنا فطرہ خود دیوے پس مہماندار سے اوسکا فطرہ ساقط نہ ہوگا اگر وہ غنی ہووے اور مہمان فقیر ہووے۔

مسئلہ۔ اگر زوجہ و شوہر دونون غنی ہووین اور زوجہ اپنا فطرہ خود دیوے پس شوہر سے اوسکا فطرہ ساقط نہ ہوگا و اگر زوجہ غنی ہووے اور شوہر اوسکا فقیر ہووے پس فطرہ شوہر کا زوجہ پر لازم ہے۔

مسئلہ۔ اگر شوہر فقیر بہ تکلف زوجہ کے طرف سے جو غنی ہووے فطرہ دیوے زوجہ پر سے فطرہ ساقط ہو جاوے گا۔

مسئلہ۔ اگر شوہر غنی ہووے اور زوجہ بہ تکلف شوہر کے طرف سے فطرہ ادا کرے کافی نہین ہے مگر جب کہ اذن شوہر کا ہووے اور احوط یہہ ہے کہ اس صورت مین مقدار فطرہ کو زوجہ ملک مین شوہر کے دیگر کسی فقیر کو دیوے۔

مسئلہ۔ اگر زوجہ عیال شوہر نہ ہووے مثل اسکے کہ کنیز ہووے کسی شخص کی پس فطرہ اوس کا شوہر پر بہی ساقط ہے۔

مسئلہ جو زوجہ کہ ناشزہ ہووے فطرہ اوس کا شوہر پر واجب نہین ہے۔ جس طرح سے کہ نفقہ اوس کا واجب نہین ہے ہان اگر باوجود ناشزہ ہونے کے نفقہ زوج کہاتی ہووے پس اس صورت مین حکم اوسکا حکم مہمان کا ہے فطرہ اوس کا لازم ہے۔

مسئلہ۔ اگر صاحب عیال مسافر ہووے چاہئے کہ فطرہ اپنے عیال کا دیوے اسی طرح اگر عیال اوس کے غائب ومسافر ہودین چاہئے کہ فطرہ اونکا دیوے۔

مسئلہ۔ ہرگاہ شخص غائب مفقود الخبر ہووے فطرہ اوس کا دینا احوط ہے۔

مسئلہ - جو طفل کہ شکم مادر مین ہووے اوسکا فطرہ دینا لازم نہین ہے ہان اگر قبل از غروب پیدا ہوی فطرہ اوس کا واجب ہے واگر بعد غروب پیدا ہووے فطرہ اوسکا واجب نہین ہے ہان مستحب ہے۔

فائدہ - بیان مین جنس فطرہ کے ہی۔

مسئلہ - جو چیز کہ قوت غالب نوع انسان کا ہووے مثل غلات اربعہ یعنے خرما وگندم وکشمش وجو کے اور برنج کے اور جواری اور نخود اور عدس اور شیر اور کشک کے۔ اور خیار اور چقندر وخربزہ وشیرہ کو اور مثل اس کے جو چیزین ہووین اگرچہ قوت غالب ہووے اوس بلد کا یا اوس شخص کا فطرہ مین نہین دیسکتا ہے۔

مسئلہ - جس شخص کا قوت غالب گندم ہووے وہ شیر دیسکتا ہے اور اسی طرح سے بالعکس۔

مسئلہ - جس شخص کا قوت غالب پست ہووے واجب نہین ہے اوسپر کہ بالاتر اور بہتر جو قوت ہووے وہ دیوے اور جس شخص کا قوت غالب بہتر وبالاتر ہووے مثل گندم کے جائز ہے کہ وہ جو اور اوس سے پستر جو چیز ہووے دیوے۔

مسئلہ افضل اجناس خرما ہے حتی یہہ کہ اخبار مین وارد ہے کہ ایک صاع خرما بہتر ہے ایک صاع طلا سے و بعد اوس کے کشمش ہے۔

مسئلہ۔ جائز ہے قیمت دینا عوض مین ہر جنس کے اجناس مذکورہ سے۔

مسئلہ۔ مقدار فطرہ کی ایک صاع ہے جمیع اجناس مذکورہ سے اور ہر صاع نہ رطل کا ہوتا ہے اور ہر رطل اٹھ مثقال و یک ربع مثقال صیرفی کا ہوتا ہے پس صاع چہہ سو چودہ مثقال و ربع مثقال صیرفی کا ہوتا ہے۔ اور بحساب ہند کے ایکصاع ساڑہی تین سیر منبر کا ہوتا ہی

فائدہ۔ بیان مین کیفیت استخراج فطرہ اور مستحق فطرہ کے ہے۔

مسئلہ۔ وقت وجوب فطرہ کا وقت غروب آفتاب ہے روز آخر ماہ رمضان سے۔

مسئلہ جائز نہین ہے مقدم دینا فطرہ کا وقت وجوب فطرہ سے۔

مسئلہ۔ افضل اوقات اخراج فطرہ کا روز عید ہے قبل نماز عید تک اور آخر وقت اوّل ظہر روز عید ہے اگرچہ بنا بر احوط تاخیر کرنا نماز عید سے جائز نہین

ہے پس اگر قبل نماز عید کے فطرہ خارج نہ کرے پس
بنا بر احتیاط کے بقصد قربتہ اوس کو دیوے۔

مسئلہ۔ واجب ہے اخراج کرنا فطرہ کا بقصد
ادا کے۔

مسئلہ۔ مستحق فطرہ فقراء ارحام ہین بنا بر افضلیت
کے و بعد اون کے فقراء ہمسایہ و بعد اون کے جو
شخص صالح و افضل ہووے۔

مسئلہ۔ فطرہ ہاشمی کا ہاشمی لیسکتا ہے اگرچہ
عیال اوس شخص کی ہاشمی نہ ہووین۔

مسئلہ۔ کمتر ایک فطرہ سے ایک فقیر کو دینا جائز
نہین ہے۔ واللہ اعلم بالصواب فقط۔

تمت

پلے دربے پڑہنا کہین) نہ یہہ کہ عرف مین کہین کہ ٹہیرتے ٹہیرتے پڑہا۔ نماز احتیاط کے نیت مین ان شرائط کے ضرورت ہے۔ اول تعین کرنا ایک یا دو رکعت کا دوم ارادہ کرنا کہڑے ہوکے یا بیٹھ کے ادا کرنیکا سوم تعیین نماز
احتیاط پڑہنے کا۔ اصل نماز تمام ہوتی ہے بدون عمل مین لانے منافیات نماز مثل اکل و شرب و قہقہہ و تکلم غیر از قرآن شریف و استدبار از قبلہ وغیرہ کے فوراً بغیر اذان و اقامت کے نیت کرے کہ ادا کرتا ہون دو رکعت
یا ایک رکعت نشستہ یا استادہ نماز پڑہتا ہون واسطے احتیاط کے واجب قربۃً الی اللہ ہر چند نیت مین قصد وجوب شرط نہین ہے لیکن ترک نکرنا احوط ہے۔ اور تلفظ کرنا نیت کا واسطے نماز احتیاط کے
جائز نہین ہے بلکہ قلباً تصور نیت کا کرے۔ بعد نیت کے تکبیر کہے کے صرف سورہ فاتحہ پڑہکر رکوع و سجود مین جاوے اگر ایک رکعتی ہے تو تشہد و سلام ہے مثل اصل نماز کے کہکر نماز تمام کرے اور اگر دو رکعتی ہے
تو مثل پہلی رکعت کے دوسری رکعت بغیر قنوت و سورہ کے پڑہے اور تشہد و سلام کہکر نماز تمام کرے۔ چاہے سورہ الحمد آہستہ پڑہے اور احوط یہہ ہے کہ بسم اللہ بھی بہ آواز بلند نہ پڑہے۔ جس مصلے پر نماز
احتیاط کا پڑہنا ذمہ ہوگیا ہو اور اسنے نماز احتیاط کو ترک کیا اور اصل فریضہ کا اعادہ کرے کہ جسمین شک کیا تہا تو کفایت کرتا ہے اور صحیح ہے اگر ابطال عمل کرے۔ مگر گنہگار ہے ایسا عمل نکرے یعنے نماز احتیاط بجالاوے۔ اور جس شخص کو
نماز فریضہ کی بلاد رکعتون مین شک ہووے اور بنا اوس شک پر رکھہ کر نماز کو تمام کرے اور بعد ختم نماز کے چاہا کہ نماز احتیاط بجالاوے اوسوقت یقین حاصل ہوا کہ اصل نماز اوسکی تمام تہی پس اس
صورت مین نماز احتیاط کی کوئی احتیاج نہین ہے و اگر اثناء نماز احتیاط مین خواہ ایک رکعتی ہو یا دو رکعتی یقین حاصل ہوئی اصل نماز کے تمام ہونیکا پس اس صورت مین نماز احتیاط کا تمام کرنا مستحب ہے
اور اسی طرح اگر یقین حاصل ہو اصل نماز کے ناقص ہونیکا قبل نماز احتیاط بجالانیکے پس چاہیئے کہ رکعت ناقصہ کو بجالاوے اگر کوئی مبطل جو عمداً و سہواً مبطل نماز ہو عمل مین نہ لایا ہووے۔ اگر بعد نماز
احتیاط پڑہنے کے سمجہا کہ یہہ عمل موافق نہوا مثلاً دو رکعت نشستہ اور دو رکعت استادہ ادا کیا بعدہ مطلع ہوا کہ اصل فریضہ کے ایک رکعت کم تہی تو احتیاط یہہ ہے کہ ایک رکعت ناقص کو ادا کرے بلکہ اصل نماز کا اعادہ
کرنا احوط ہے اگرچہ صحت اسکی بیوجہ نہین ہے اور بہتر تمام صورتون مین شک کے اعادہ کرنا نماز کا ہے جبکہ اصل نماز کے ناقص ہونیکا علم حاصل ہو خواہ بعد نماز احتیاط کے ہو یا اثناء نماز احتیاط مین اور جو شخص نماز احتیاط
مین سہواً کلام بیجا کرے یا سلام بیجا کہے اُس کے واسطے سجدہ سہو بجالانا واجب ہے بلکہ تمام منافیات وغیرہ کا حکم جیسا اصل نماز مین ہوتا ہے ویسا ہی اسمین بھی ہے تیسرا بیان جنکی باعث دو سجدہ سہو واجب ہوتے
ہین وہ پانچ چیزین ہین پہلے بہولنا ایک سجدہ کا دو سجدون سے دوسرے بہولنا تشہد کا تیسرے شک کرنا چار و پانچ مین بعد کامل ہونے سجدون کے چوتھے سلام نماز کہنا غیر محل پر پانچوین بیجا بات کرنا
اگر وہ سواے ذکر قرآن شریف و دعا کے ہووے تو کلام ہوجاتا ہے سوا ان پانچ محل کے مثل اس کے کہ کہڑا ہو بیٹہنے کی جگہہ مین یا بیٹہے کہڑے ہونیکی جگہہ مین بلکہ واسطے ہر زیادتی و کمی کے یعنے بحول اللہ
بیجا اور تسبیحات اربعہ بیجا اور تکبیر بیجا اگر کہا ہو تو بعد نماز کے دو سجدے سہو واسطے ہر ایک کے احتیاطاً بجالاوے بقصد قربۃً الی اللہ نہ بقصد وجوب **طریقہ سجدہ سہو ادا کرنیکا**۔ واجب ہے کہ بعد از اصل نماز کے
نیت کرے کہ دو سجدے کرتا ہون واسطے زیادتی یا کمی کے جو واقع ہوئی ہے نماز مین مجہہ سے قربۃً الی اللہ) اور سجدہ مین یہہ ذکر بسم اللہ و باللہ وصلی اللہ علی محمد و آل محمد یا آنکہ بعد از بسم اللہ و باللہ
اللهم صلی علی محمد و آل محمد یا السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ پڑہے اور دونون سجدون سے فارغ ہوکر تمام تشہد مثل اصل نماز کے پڑہے بعدہ ایک سلام کہے مثل السلام علیکم
و رحمۃ اللہ و برکاتہ کے لیکن تشہد مین وحدہ لا شریک لہ اور سلام مین و رحمۃ اللہ و برکاتہ بقصد احتیاط پڑہے نہ بقصد وجوب اگر نماز مین ایک سجدہ بہول گیا یہانتک کہ دوسری رکعت کر بقیہ فریضہ کو تمام کرے
اور رکوع کے قبل تک [illegible] **چوتہا بیان شک** [illegible] شک جسکا اعتبار نہین
رکہتا ہے کثیر الشک عبارت ہے اس سے کہ جسے عرف مین شکی کہین۔ فرق درمیان شک اور مظنہ کے یہہ ہے کہ شک دونون جانب مساوات رکہتا ہے جسقدر فکر کرے اسکا خیال کسی طرف نجائے اور تحیر مین رہے۔ اگر ایکطرف
احتمال زیادہ ہو اور دوسرے جانب کم تو جو زیادہ ہے اسکو مظنہ و گمان کہتے ہین اور جو کم ہے اسکو وہم کہتے ہین جو ایکطرف ہو دوسرے طرف بالکل نہو اسکو یقین کہتے ہین مثلاً مصلے شک کرے کہ ایک رکعت ہے یا دو رکعت
تہوڑا تامل اور فکر کیا اسکا گمان دو رکعت پر ہوا تو یہہ مظنہ ہے۔ مظنہ اثناء نماز مین حکم یقین کا رکہتا ہے اور بعد نماز کے شک کا حکم رکہتا ہے جسوقت مصلی شک کرے بعد اکمال سجدتین کے درمیان دو اور تین کے اور
بناء تین پر رکہکے استادہ ہوکر ایک رکعت بھی پڑہا جو چار ہو ہنوز رکوع مین نہین گیا اسی مظنہ دو پر ہوا تو چاہیئے رکعت کو منہدم کرے اور بناء دو پر رکہکے بیٹھہ جاوے اور تشہد پڑہے اور استادہ ہو
باقیماندہ نماز کو تمام کرے اور بعد سلام کے دو سجدے سہو واجب قیام بیجا کیلئے بجالاوے بقصد احتیاط نہ بقصد وجوب۔ جسوقت مصلی شک کرے درمیان تین و چار کے حال قیام مین اور بناء چار پر رکہا
بعدہ یقین کیا کہ اس رکعت مین جو استادہ ہوا تہا ایک سجدہ نہین کیا تو اس صورت مین نماز باطل ہے چاہیئے کہ برہم کرے نماز کو اور از سر نو پڑہے۔ شک بعد از سلام کے اعتبار نہین رکہتا ہے مثلاً صبح کے نماز
مین سلام کہا بعدہ شک کیا کہ آیا ایک رکعت پڑہا ہون یا دو تو اعتنا ایسے شک پر نکرے اور اسکی نماز صحیح ہے اور ایسا ہی حکم ہے تمام نمازون مین۔ اور اعتنا شک پر نہین کرنا بعد فراغ نماز کے ایسی صورت
مین ہے کہ ایکطرف شک صحیح ہووے جیسا کہ مثال مذکور مین ہے و اگر دونون طرف شک کے باطل ہون تو نماز باطل ہے مثلاً بعد فراغ نماز صبح کے شک کرے کہ وہ نماز ایک رکعت ہوئے یا تین رکعت تو اس صورت
مین وہ نماز باطل ہے اور واجب ہے کہ اسکا اعادہ کرے۔ اگر کسی نے عمل باحتیاط کیا اور شک کیا کہ یہہ نماز احتیاط اصل نماز کی کمی کی موافق ہوئی یا نہین تو اعتنا اس شک پر نکرے۔ **پانچوان بیان شک کرنا سواے**
رکعتون کے جسوقت مصلی کوئی ایک فعل مین افعال نماز کے شک کرے خواہ وہ فعل رکن نماز ہو یا غیر رکن اور اوسکا وقت نگزرا ہو تو واجب ہے بجالانا مثلاً قبل رکوع شک کرے کہ قرات کیا یا نہین یا بعد کہ
رکوع کے قبل ختم ہونے سجدے کیلئے شک کرے کہ رکوع کیا یا نہین یا قبل درست بیٹہنے تشہد کے واسطے یا سیدہا کہڑا ہو گیا ہو رکعت کے لئے کہ جس رکعت مین تشہد نہین پڑہا جاتا ہے شک کرے کہ سجدہ کیا یا نہین تو لازم ہے
وہ فعل کو ادا کرے و اگر شروع دوسرے فعل کو کیا ہو تو اُسکا بجالانا لازم نہین ہے مثلاً اثناء قرات مین شک کیا کہ تکبیرۃ الاحرام بجالایا یا نہین یا سجدون مین شک کرے کہ رکوع یا نہین یا تشہد پڑہنے مین شک
کرے کہ سجدے کئے یا نہین یا بعد تشہد کے کہڑا ہو اور شک کرے کہ سجدے کئے یا نہین تو یہ شک اعتبار نہین رکہتا ہے اور جیسا کہ بعد تجاوز محل کے شک اعتبار نہین رکہتا ہے ویسا
ہی بعد گزرنے وقت نماز کے بھی شک اعتبار نہین رکہتا ہے مثلاً نماز ظہر و عصر کا وقت گزر گیا اور مغرب کا وقت داخل ہوگیا اور مصلے نے شک کیا کہ نماز ظہرین پڑہا ہون یا نہین تو ایسی شک کا اعتبار
نہین ہے۔ جسوقت مصلی کوئی ایک فعل نماز کو کہ جسمین شک واقع ہوا ہو محل پر ادا کرے اور بعدہ ظاہر ہووے کہ اسکو بجالایا تہا اگر وہ فعل رکن نماز ہے تو نماز باطل ہے اور اگر سواے رکن نماز کے ہے تو نماز درست ہے
مگر احتیاطاً دو سجدے سہو بعد نماز کے ادا کرے واسطے ہر زیادتی و کمی کے **چہٹا بیان ارکان نماز مین** نماز کے ارکان چار ہین اول تکبیرۃ الاحرام جو نیت کے بعد اللہ اکبر کہتے ہین دوسرے قیام در حال تکبیرۃ الاحرام
اور متصل رکوع کے یعنے آمادگی رکوع کیوقت لیکن سورون کو پڑہتے وقت کہڑے رہنا اور قیام بعد رکوع کے رکن نہین ہے بلکہ واجبات سے ہے تیسرے رکوع چوتہے سجود یعنی دونون سجدے ملکے رکن ہے اور ان دو
سجدون مین سے ایک سجدہ رکن نہین ہے بلکہ جزو رکن ہے۔ پس اگر کوئی رکن کو ارکان سے زیادہ کرے یا کم اگرچہ سہواً بھی ہو تو نماز باطل ہوتی ہے بخلاف واجب غیر رکنی کے کہ اگر سہواً ترک اسکا ہوا ہو تو نماز باطل
نہین ہوتی ہے نیت رکن نہین ہے بلکہ شرط وجودی ہے نماز کے واسطے فقط

بسم [illegible] جناب عالیشان والا دودمان معظم و مکرم محی مجلیہ علم و عمل سعید ازلی میر احمد علی موسوی
من احفاد رئیس العلماء والمحدثین جناب سید نعمت اللہ جزائری اعلی اللہ مقامہ نے یہ جدول مسائل شکیات وغیرہ کی موافق فتاوی سرکار حجۃ الاسلام آخوند ملا محمد فاضل شرابیانی
دام ظلہ کے بہو تحریر فرمائی نظر سے احقر کے گزری۔ ماشاء اللہ یہہ مختصر مسائل کثیرہ پر محتوی ہے عمل کرنا اسپر بلاشک صحیح ہے اور عامل عند اللہ ماجور و مثاب ہے۔ خداوند عالم
بانی کو اس عمل خیر کے اجر عظیم عنایت فرمائے فقط مرقوم ۱۴ شعبان المعظم سنہ ۱۳۱۲ حررہ سید ابوالحسن الحسینی